INTERNATIONAL URDU MONTHLY
KHILAFAT-E-RASHDA
Faisalabad Pakistan

بانی: امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید

اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو آپس میں تفرقہ نہ ڈالو (القرآن)

ماہنامہ سپاہِ صحابہؓ پاکستان کا ترجمان

خلافتِ راشدہ

محرم/صفر ۱۴۱۴ھ، جولائی/اگست ۱۹۹۳ء
فیصل آباد (پاکستان)

اللہ کی قسم جو کام عمرؓ نے کر دیے ہیں اُن کو میں تبدیل نہیں کروں گا (حضرت علیؓ)

حضرت عثمانؓ اتنے مظلوم ہیں کہ فیصل آباد انتظامیہ نے اُن پر کیے گئے مظالم بیان نہیں کرنے دیے

اقوام متحدہ صرف امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے کام کرتی ہے!

سرگودھا میں یوم فاروق اعظمؓ پر تمام کاروبار بند رہا۔

مُجتہدین شیعہ بھی تعزیہ کو حرام کہتے ہیں!

اسلام کے نام پر برسرِ اقتدار جماعت کا تیسرا بجٹ بھی سُودی نظام پر مبنی ہے (مولانا محمد اعظم طارق)

مولانا محمد اعظم طارق کے مشترکہ پارلیمنٹ سے خطاب کے دوران سناٹا چھا گیا۔ بی بی سی

اگر آپ صدیق اکبرؓ کی صحابیت کے منکر کو کافر نہیں سمجھتے تو میں تمہیں مسلمان سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوں

○ (مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ) ○

ایسی اتحاد بین المسلمین کمیٹی جس میں شیعہ شامل ہو اس سے سپاہِ صحابہؓ کا کوئی تعلق نہیں

○ (قائدین سپاہِ صحابہؓ) ○

فاروقِ اعظمؓ سیمینار اسلام آباد کی مکمل رپورٹ

جب میں نے بلدیہ کا چارج سنبھالا تھا تو تنخواہوں کیلئے رقم موجود نہ تھی چارج چھوڑا تو تقریباً ایک کروڑ روپے کی بچت موجود ہے

○ (چوہدری سلطان محمود سابق چیئرمین بلدیہ جھنگ) ○

Scanned with Cam

توجہ فرمائیے

سابقہ شمارہ میں یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ ماہنامہ خلافت راشدہ کے تمام انتظامی امور آئندہ جماعت کے مرکزی دفتر محلہ حق نواز شہید" جھنگ صدر سے نمٹائے جائیں گے اور تمام خط و کتابت بشمول ترسیل رقوم وغیرہ بھی اسی پتہ پر کی جائے گی۔ اس کے باوجود ماہنامہ خلافت راشدہ سے متعلقہ ڈاک ہمیں ادارہ اشاعت المعارف فیصل آباد سے موصول ہوئی ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ آئندہ اس پتہ پر رابطہ فرمائیں۔

انچارج ماہنامہ خلافت راشدہ

مرکزی دفتر سپاہ صحابہؓ۔ محلہ حق نواز شہید"

جھنگ صدر۔ فون ۳۴۹۱-۰۴۷

یہ رسالہ سپاہ صحابہؓ کا ترجمان ہے۔ آپ کا اپنا رسالہ ہے آپ اس کا شدت سے انتظار فرماتے ہیں۔ اس کے معیار کو بہتر بنانے اور اشاعت میں باقاعدگی پیدا کرنے کیلئے ہمیں آپ کے درج ذیل تعاون کی ضرورت ہے۔

۱۔ زیادہ سے زیادہ سالانہ خریدار بنائیے۔ سالانہ خریدار بننے کیلئے مبلغ -/۱۰۰ روپے پیشگی آنا ضروری ہیں۔

۲۔ تمام ایجنسی ہولڈران اپنے بقایا جات کی فوری ادائیگی فرمائیں اور رسالوں کی تعداد کو بھی بڑھائیں لیکن رسالوں کی واپسی سے پرہیز فرمائیں۔ پہلے ہی مناسب تعداد کا آرڈر ارسال فرمائیں۔ پچاس سے زائد رسالہ جات کو ایک سے زیادہ بنڈلوں میں ارسال کیا جاتا ہے اگر ایک بنڈل موصول ہو جائے تو باقی بنڈلوں کو خود ڈاکخانہ سے تلاش فرما لیا کریں تاکہ بروقت موصول ہو سکیں۔

۳۔ زیادہ سے زیادہ اشتہارات حاصل کریں لیکن اشتہار کی رقم نقد آنا ضروری ہے۔ اشتہارات کے نرخ مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔	آخری صفحہ (چار یا چار سے زیادہ رنگوں میں)	مبلغ -/۲۰۰۰ روپے
ب۔	اندرون ٹائٹل (ایک رنگ میں)	مبلغ -/۱۲۰۰ روپے
ج۔	عام مکمل صفحہ	مبلغ -/۱۰۰۰ روپے
د۔	عام نصف صفحہ	مبلغ -/۶۰۰ روپے
ہ۔	عام چوتھائی صفحہ	مبلغ -/۳۰۰ روپے
و۔	۲ انچ X ۲ انچ	مبلغ -/۱۰۰ روپے

۶ ماہ یا اس سے زائد مدت کے اشتہارات پر ۲۵ فیصد رعایت کی جائے گی۔

۴۔ خط و کتابت فرماتے وقت سالانہ خریدار و ایجنسی ہولڈران اپنا حوالہ نمبر ضرور لکھیں۔

مجلس منتظمہ ماہنامہ خلافت راشدہ

Scanned with Cam

رجسٹرڈ نمبر ۳۷۷ جی

ماہنامہ خلافتِ راشدہ

شمارہ نمبر ۴، محرم۔ صفر ۱۴۱۴ھ جولائی اگست ۱۹۹۳ء، جلد نمبر ۴

بانی
مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ
زیر سرپرستی
مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی
سرپرست اعلیٰ سپاہِ صحابہؓ

زیر نگرانی: مولانا محمد اعظم طارق ایم۔ این۔ اے نائب سرپرست اعلیٰ سپاہِ صحابہؓ

مدیر اعلیٰ: ـــــــ انجینئر طاہر محمود

مجلس مشاورت

مولانا عبدالحفیظ مکی، مولانا سیف الرحمٰن صاحب، مکہ مکرمہ، مولانا صاحبزادہ عبدالباسط جدہ، مولانا محمد ضیاء القاسمی، مولانا محمد صدیق ہزاروی العین، مولانا عبدالواحد بلوچ دبئی، محمد یوسف مجاہد، علامہ علی شیر حیدری، مولانا مجاہد الحسینی، مفتی عبدالخالق آزاد کشمیر، قاری محمد نواز بلوچ گوجرانوالہ، مولانا مسعود الرحمٰن درانی چارسدہ، مولانا نیاز محمد ناطق بالحق کوئٹہ، محمود اقبال

اندرون ملک نمائندگان

اسلام آباد: مولانا غلام محمود، قاری محمد ایوب • لاہور: عبدالرحمٰن انقلابی • کراچی: شیخ شہزادہ عالم کوئٹہ: اعجاز احمد قیصرانی • جھنگ: محمد یوسف تبسم • سرگودھا: قاری احمد علی معاویہ، جلال پور پیروالا: مولانا عبدالرحمٰن جامی • پسرور: امتیاز احمد بھٹی • فیصل آباد: محمد احسان شجاع آباد: ثناء اللہ ساجد • چنیوٹ اعجاز احمد قاسمی • ٹوبہ ٹیک سنگھ: اظہر اقبال • مظفر گڑھ: زبیر احمد صدیقی

بیرون ملک نمائندگان

دوبئی: ملک نور محمد اعوان • ابوظہبی: ممتاز ایوب • برطانیہ: حافظ عبدالحمید ہانگ کانگ: محمد طیب قاسمی • بنگلہ دیش: حبیب الرحمٰن • سعودی عرب: ظہیر الاسلام فجی: قاری عبداللطیف نعمانی • امریکہ: حافظ عمر فاروق۔

بدل اشتراک

سالانہ ۱۰۰/- روپے، غیر ممالک کے لیے ۶۰۰/- روپے سالانہ
متحدہ عرب امارات ۱۰۰/- درہم، سعودی عرب ۱۰۰/- ریال

قیمت فی شمارہ: ۹ روپے

معاون مدیر
مولانا محمد الیاس بالاکوٹی

مجلس منتظمہ
ایم آئی صدیقی، شیخ حاکم علی
ملک عمر فاروق

معاون خصوصی
محمد اقبال صدیقی

سرکولیشن منیجر
قاری عبدالغفار سلیم

قانونی مشیران

محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ
چوہدری مختار احمد ایڈووکیٹ
حافظ احمد بخش ایڈووکیٹ

اردو کمپوزنگ پروگرام "سقراط"

انجینئر طاہر محمود نے الرفیق افضال پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے طبع کروا کر دفتر ماہنامہ "خلافتِ راشدہ" اشاعت المعارف ریگ روڈ فیصل آباد سے شائع کیا۔

Scanned with Ca

آئینۂ مضامین

اداریہ ۳

انٹرویو

چوہدری سلطان محمود ایم۔آئی صدیقی ۷
سابق چیئرمین بلدیہ جھنگ سے انٹرویو

تعزیہ کی شرعی و تاریخی حیثیت، محمد شعیب قریشی ایبٹ آباد ۱۱

سیرت و کردار

امیر المومنین، امام العادلین، حضرت عمر فاروق رضؓ ۲۱
مولانا محمد الیاس بالاکوٹی

نواسۂ رسول، شہید کربلا، حضرت حسین ابن علی رضؓ ۲۳
مولانا مجاہد الحسینی

اسلامی مساوات محمد اقبال صدیقی ۲۴

موافقت علیؓ بر اقدامات عمرؓ ۴۱

خطاب قائد جھنگوی شہید ۲۵
یکم جون ۱۹۸۹ء کو شجاع آباد کی تاریخی تقریر
مرسلہ عبدالمجید قریشی

جماعتی کارکردگی

اظہار تشکر، حاجی میر احمد چیئرمین بلدیہ جھنگ و شیخ محمد اشفاق کی رہائی ۲۰

یکم محرم یوم فاروق اعظم پر احتجاجی جلوسوں کی رپورٹ ۲۰
ایم۔آئی صدیقی

سپاہ صحابہ پنجاب کے انتخابات ۲۲

مرکزی سالار اعلیٰ کا تقرر ۲۲

شیخ حاکم علی مرکزی صدر کا کارکنوں کے نام پیغام ۲۲

سپاہ صحابہ جولائی ۱۹۹۲ء کے آئینہ میں، محمد تقی عثمانی ۲۴

فاروق اعظم سیمینار اسلام آباد، حافظ مظہر اقبال اعوان ۳۰

ضروری وضاحت، محمد یوسف مجاہد ۳۲

وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف سے ملاقات ۳۲
محمد یوسف مجاہد

مولانا محمد اعظم طارق ایم۔این۔اے کا خنزکہ پارلیمنٹ سے ۳۲
تہلکہ خیز خطاب ایم آئی صدیقی

وعلیکم السلام ایم۔آئی صدیقی ۳۶

کرم الحسینی کے واقعات پر قرارداد ۳۷

مولانا محمد اعظم طارق کا قومی اسمبلی میں بجٹ پر خطاب ۴۲
وسیم انجم ہاشمی جھنگ

قائد سپاہ صحابہ کا دورہ پشاور، قاضی خورشید الحسن ۴۵

ملکی سیاسی صورتحال پر مولانا محمد اعظم طارق کا تبصرہ ۴۶
ایم۔آئی صدیقی

دیگر مضامین

سن ہجری اور ہماری ذمہ داریاں ۳۸
قاری محمد سعید الرحمٰن علوی

کلام منظوم

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ۴۷
سید سلمان احمد عباسی ٹوبہ

مومن کی پہچان، شہادت علی طاہر جھنگوی ۴۸
مرسلہ حافظ محمد ادریس قاسمی

Scanned with Cam

اداریہ

ماہ محرم اور امن وامان

الحمد اللہ ماہ محرم کا پہلا عشرہ تقریباً پورے ملک میں عمومی طور پر امن وامان سے گزر گیا ان ایام کو امن وامان سے گزرانے کے لئے حکومت کو کیا کیا پاپڑ بیلنے پڑے یہ ایک لمبی چوڑی کہانی ہے۔ ابتدائے قیام پاکستان سے اس ملک میں یہ ہوتا چلا آرہا ہے۔ کہ ماہ محرم کی آمد سے تقریباً ایک ماہ قبل حکومت محرم کو امن وامان سے گزارنے کے لئے تیاریاں شروع کر دیتی ہے۔ تحصیل ضلع ڈویژن اور صوبہ کی سطح پر تمام مکاتب فکر کے نمائندگان پر مشتمل میٹنگیں بلائی جاتی ہیں۔ انتظامیہ معمول کے تمام کام موخر کر دیتی ہے۔ امن بھائی چارہ اور رواداری اپنانے کے لئے قومی ذرائع ابلاغ پر کروڑوں روپے کے اشتہارات دئے جاتے ہیں۔ محرم پلان کے عنوان پر کئی کئی سو صفحات کی کتابیں چھپوائی جاتی ہیں۔ بہت سے شہروں اور قصبات میں فوج طلب کر لی جاتی ہے۔ بغیر کسی اشتعال کے سول کرفیو لگا کر اہل تشیع کے ماتمی جلوس فوج اور پولیس کی بھاری نفری کی موجودگی میں گزارے جاتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ ماتمی جلوس کے شرکاء دس پندرہ آدمی ہوتے ہیں لیکن ان پر فوج اور پولیس کی نفری سینکڑوں کی تعداد میں متعین ہوتی ہے۔ بعض مرتبہ ملک کے سرحدی حالات انتہائی کشیدہ ہوتے ہیں ادھر ماہ محرم آجاتا ہے ملک کی سرحدات کی حفاظت کے لئے فوج کا سرحدوں پر رہنا انتہائی ضروری ہوتا ہے لیکن محرم کے سلسلہ میں حکومت کے انتہائی غلط اور غیر منطقی طریقہ کار کی وجہ سے فوج کو محرم گزارنے کے لئے شہروں میں متعین کر دیا جاتا ہے۔ اس غلط طریق کار کی وجہ سے حکومت کو کروڑوں روپے خرچ کرنے پڑتے ہیں رات دن پریشانی اٹھانی پڑتی ہے۔ کرفیو اور دیگر رکاوٹوں کی وجہ سے عوام کو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس کے باوجود ہر سال کہیں نہ کہیں شیعہ سنی فسادات واقع ہو جاتے ہیں جن کے اثرات دیگر شہروں تک پھیل جاتے ہیں اور کافی عرصہ تک محسوس ہوتے رہتے ہیں۔

آج تک جتنی بھی حکومتیں آئیں سب نے یہی طریقہ اختیار کیا لیکن محرم میں شیعہ سنی فسادات کی بنیادی وجوہات تلاش کر کے ان کا قابل عمل حل تلاش نہیں کیا گیا غور طلب بات یہ ہے کہ اس ملک میں دیگر مذاہب بھی موجود ہیں حسن ابدال' ننکانہ صاحب اور لاہور میں ہر سال کافی تعداد میں بھارت اور دیگر ممالک سے سکھ آتے ہیں اور اپنی مذہبی تقریبات و عبادات میں شرکت کرتے ہیں۔ ہندو اپنے تہوار مناتے ہیں عیسائی کرسمس اور دیگر تہوار مناتے ہیں گرجا گھروں میں اپنی عبادت کرتے ہیں لیکن کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ان مواقع پر مسلمانوں سے کبھی مذہبی فساد ہوا ہو۔ بڑی عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے ملک میں شیعہ بھی روزانہ اپنی عبادت گاہوں میں اذان دیتے ہیں اگرچہ اس اذان کے بعض الفاظ سے اہل سنت کی دل آزاری بھی ہوتی ہے۔ وہ روزانہ اپنی عبادت گاہوں میں بقول انکے نماز پڑھتے ہیں. لیکن کبھی اس روزانہ کے عمل پر شیعہ سنی فسادات برپا نہیں ہوتے نہ ہی ان کی عبادت گاہوں پر روزانہ پولیس کا پہرہ ہوتا ہے اہل تشیع کی کوئی الگ کالونیاں نہ ہیں۔ انہیں محلوں اور بستیوں میں اہل سنت کے ساتھ ہی ان کے مکانات ہیں اکٹھے رہتے ہیں ایک دوسرے سے خرید و فروخت کرتے ہیں لیکن جب محرم آتا ہے تو حکومت کو انتہائی پریشانی لاحق ہو جاتی ہے۔ شیعہ سنی فسادات کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے آخر سارا سال یہ کیوں نہیں ہوتا۔ محرم میں ہی کیوں ہوتا ہے۔

دراصل محرم میں اہل تشیع اپنی عبادت گاہوں سے باہر نکل کر اہل سنت کی اکثریتی آبادی میں ماتمی جلوس نکالتے ہیں اور دوران جلوس یا قبل از جلوس بعض ایسی حرکات کرتے ہیں جو فسادات کا سبب بنتی ہیں مثلاً بعض مقامات پر اہل تشیع کسی جماعت کے جھنڈے اتارنے پر اصرار کرتے ہیں کسی بورڈ کے جس پر صحابہ کرامؓ کے نام لکھے ہوتے ہیں اتارے جانے کی ضد کرتے ہیں کسی دروازے یا گلی کے نام پر اعتراض کرنا شروع کر دیتے ہیں اور اس حد تک ضد کرتے ہیں کہ انتظامیہ جب تک ان کی بات نہ مانے وہ جلوس آگے بڑھانے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ بعض اوقات جلوس گزر جانے کے بعد صحابہ کرام کے ناموں والے کسی بورڈ یا دروازہ پر جوتے مارتے ہیں یا ایسی ہی کوئی اور کمینی حرکت کرتے ہیں جس سے اشتعال پیدا ہوتا ہے انتظامیہ ان دنوں میں نفسیاتی طور پر اہل تشیع سے اتنی مرعوب ہوتی ہے کہ ان کی ہر ناجائز بات بھی ماننے کے لئے تیار ہوتی ہے اور اہل سنت کے قائدین کی بلاجواز گرفتاریاں ۔ پابندیاں زبان بندیاں' داخلہ بندیاں نظر بندیاں کی جاتی ہیں اہل تشیع تو اتنی تنگ نظری کا مظاہرہ کریں کہ صحابہ کرامؓ کے نام تک برداشت نہ کریں اور اہل سنت سے یہ توقع کی جائے کہ وہ اپنی اکثریتی آبادی والے علاقوں سے اہل تشیع کے تبرا کرنے والے اور فسادات پھیلانے والے جلوسوں کو برداشت کریں۔ اور رواداری اور بھائی چارہ کا مظاہرہ کریں۔ ایسی صورتحال میں شیعہ سنی فسادات کا آغاز ہوتا ہے اگر محرم کے ایام میں اہل تشیع اپنی عبادات اور رسومات کو اپنی عبادت گاہوں کے اندر محدود رکھیں۔ باہر نہ

Scanned with Cam

نکالیں تو پیشے پورا سال ان کی عبادت گاہیں پر امن رہتی ہیں۔ کوئی پولیس کا پہرہ نہیں ہوتا ایسے ہی محرم میں امن وامان کا کوئی مسئلہ پیدا نہ ہو۔ اگر ماتمی جلوس اہل تشیع کے نزدیک عبادت ہیں اور ان کے بغیر ان کے مذہب کی تکمیل نہیں ہوتی۔ تو ایران اور بہت سے ممالک میں اہل تشیع کھلے عام ماتمی جلوس نہیں نکالتے اگر ان کی عبادت میں کوئی کمی واقع نہیں ہوتی تو پاکستان کے اہل تشیع کی عبادت میں کیا کمی واقع ہو گی۔ ایران تو تمام دنیا کے شیعوں کے لئے مقتدا و قابل تقلید ہے حکومت پاکستان سے گزارش ہے کہ وہ اس پرانے ناسور کا جرات کر کے ایک ہی مرتبہ مکمل آپریشن کرے اور اس طریقہ کار کو مکمل طور پر بدلے ماتمی جلوس کے سلسلہ میں ایران کے طرز عمل کو سامنے رکھ کر پاکستان کے شیعوں کو اس بات کا پابند کیا جائے۔ کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کے اندر اپنی مجالس منعقد کریں اور صحابہ کرامؓ کے خلاف تحریری اور تقریری طور پر تبرا بازی کا مکمل سدباب کر دیا جائے تو اس بات کی گارنٹی دی جا سکتی ہے کہ شیعہ سنی فسادات کا دروازہ ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گا۔

مظلوم مدینہ کانفرنس فیصل آباد

۱۸ جون ۱۹۹۳ء کو سپاہ صحابہ فیصل آباد نے پیپلز کالونی ڈی گراؤنڈ میں امام مظلوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سیرت بیان کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کرنے کا پروگرام بنایا۔ جس کی بہت زیادہ پبلسٹی کی گئی۔ کانفرنس سے حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی حضرت مولانا محمد اعظم طارق اور دیگر علماء کرام نے خطاب کرنا تھا۔ مذکورہ علاقہ میں اس سے قبل کوئی مذہبی کشیدگی نہ تھی۔ کوئی اشتعال نہ تھا۔ کوئی امام باڑہ قریب نہ ہے سپاہ صحابہ نے اس علاقہ کے لوگوں کی مرضی کے مطابق یہ پروگرام رکھا تھا۔ لیکن فیصل آباد کی انتظامیہ نے اس کانفرنس کو روکنے کا پروگرام بنایا۔ جماعت کے قائدین نے ہر چند انتظامیہ کو کانفرنس پر امن رکھنے کی یقین دہانی کرائی اور اجازت دینے کی درخواست کی لیکن انتظامیہ اپنی ضد پر قائم رہی بلاوجہ کانفرنس روکے جانے پر سپاہ صحابہ نے احتجاج کیا تو انتظامیہ نے پیپلز کالونی میں ہی ایک مسجد میں کانفرنس کرنے کی آخری رات اجازت دی جہاں فوری طور پر انتظامات نہیں کئے جا سکتے تھے ڈی گراؤنڈ میں پانی چھوڑ دیا گیا مقررہ وقت تک پیپلز کالونی میں ہزاروں افراد اکٹھے ہو چکے تھے۔ اور ان کا اصرار تھا کہ انتظامیہ ڈی گراؤنڈ میں ہی جلسہ کرنے کی اجازت دے۔ فیصل آباد انتظامیہ نے جلسہ کو روکنے کے لئے پولیس کی بھاری نفری مکمل ہتھیاروں سے لیس متعین کر رکھی تھی۔ جگہ جگہ ناکہ بندی تھی۔ آخر پولیس نے آنسو گیس کے گولے پھینک کر اور فائرنگ کر کے عوام کو منتشر کیا۔ بہت سے لوگ گرفتار کر لئے۔ آنسو گیس کی وجہ سے حضرت مولانا ضیاء القاسمی بے ہوش ہو گئے۔ مولانا محمد اعظم طارق کے ہاتھ زخمی ہو گئے۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب نے علالت کے باوجود جس طرح کارکنوں کا ساتھ دیا اس سے کارکنوں کے بڑے حوصلے بلند ہوئے انہوں نے اسلاف کی یاد تازہ کر دی۔

فیصل آباد انتظامیہ نے کثیر تعداد میں علماء و کارکنان کو گرفتار کر لیا جس میں بریلوی مکتب فکر کے ممتاز عالم دین مولانا خادم حسین رضوی بھی گرفتار کر لئے گئے۔ مولانا خادم حسین رضوی پر مقامی پولس نے تشدد کر کے حضرت عثمانؓ پر ظلم کرنے والوں کی یاد تازہ کر دی۔ سپاہ صحابہ فیصل آباد کی طرف سے احتجاجی تحریک چلانے کا اعلان کیا گیا تو فیصل آباد انتظامیہ کے پاؤں کے نیچے سے زمین سرکنے لگی مولانا ضیاء القاسمی اور مولانا ضیاء الرحمن فاروقی صاحب کی منت سماجت کر کے تمام گرفتار شدگان کی رہائی کے وعدہ پر تحریک کو رکوا لیا گیا۔ آخر قائدین کی عمدہ حکمت عملی کے باعث چند دنوں میں تمام کارکن رہا ہو گئے۔ چیف سیکرٹری پنجاب کی بدنیتی کہہ لیں یا صحیح حالات معلوم کرنے میں عدم دلچسپی اس نے بیان دیا کہ فیصل آباد میں سپاہ صحابہ کے کارکنوں سے ممنوعہ اسلحہ برآمد ہوا ہے یہ بات قطعاً خلاف واقعہ تھی۔ جس کا جماعتی قائدین نے سخت نوٹس لیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر وہاں کانفرنس ہو جاتی تو کونسی قیامت آجاتی۔ کیا پورے ملک میں اس قسم کی کانفرنسیں منعقد نہیں ہوتی رہتیں۔ کیا پورے ملک میں مذکورہ علماء کرام کی تقاریر نہیں ہوتیں۔ کیا اس سے چند دن بعد ہی فیصل آباد میں ہی کارخانہ بازار میں ایک بہت بڑے اجتماع سے ۷ محرم کو انہی قائدین نے خطاب نہیں کیا۔ اور کوئی گڑ بڑ نہیں ہوئی۔ افسر شاہی کب تک اپنی ناعاقبت اندیشیوں سے پر سکون حالات کو خراب کرتی رہے گی۔ ہر مسئلہ میں رکاوٹ پیدا کرنا اپنی انا کا مسئلہ بنانا اور اپنی قوت کا اظہار کرنا دانش مندی نہیں مظلوم مدینہ حضرت عثمانؓ اتنے مظلوم ہیں کہ فیصل آباد انتظامیہ نے ان پر کئے گئے مظالم بیان نہیں کرنے دئے ان پر اب بھی ظلم کیا گیا بہرحال فیصل آباد کے کارکنوں کے حوصلے قابل تعریف ہیں خصوصاً اس کانفرنس کے انعقاد کے لئے جو محنت محمد زبیر بٹ نے کی وہ انتہائی قابل ستائش ہے۔

Scanned with CamScanner

عراق کے انٹیلی جینس ہیڈ کوارٹر پر امریکی حملہ

حال ہی میں امریکی حکومت نے انتہائی سفاکانہ اور ظالمانہ طریقہ سے عراقی انٹیلی جنس ہیڈ کوارٹر پر بلاجواز حملہ کیا جس سے متعدد افراد ہلاک اور زخمی ہو گئے۔ املاک کو بھاری نقصان پہنچا۔ امریکہ نے عراقی حکومت پر سابق امریکی صدر جارج بش پر نام نہاد حملہ کا الزام لگا کر یہ کارروائی کی ہے۔ امریکی حکومت کی اس ظالمانہ کارروائی کی تمام عالم اسلام نے مذمت کی ہے حتی کہ امریکہ کے اتحادی حلیف یورپی ممالک بھی کھل کر امریکہ کی حمایت نہ کر سکے۔

تنظیم اقوام متحدہ تمام رکن ممالک کی تنظیم ہے اور ہر رکن کے مساوی حقوق ہیں تنظیم اقوام متحدہ کا فرض ہے کہ کسی بھی ملک کے ساتھ زیادتی ہو وہ ظالم کے خلاف سخت عملی کارروائی کرے خواہ ظالم کتنا ہی طاقتور کیوں نہ ہو۔ تنظیم اقوام متحدہ کو مظلوم ملک کی حمایت میں اور ظالم کے خلاف کی جانے والی کارروائی میں تمام ممالک کی اخلاقی حمایت حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح بڑے سے بڑا ملک پوری دنیا سے تنہا نہیں لڑ سکتا۔ لیکن افسوس کا مقام ہے کہ تنظیم اقوام متحدہ نے دوہرا معیار اپنا رکھا ہے وہ مظلوم کی حمایت میں اقدامات نہیں کرتی۔ بلکہ امریکی مفادات کے تحفظ کے لئے اقدامات کرتی ہے۔ خصوصا مسلم ممالک کی حمایت میں کسی غیر مسلم ظالم ملک کے خلاف کارروائی بھی نہیں کی جاتی۔ ہر ممکن تاخیری حربے اختیار کئے جاتے ہیں اور صرف زبانی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ مہینوں بلکہ سالوں مہلت دی جاتی ہے۔ بلکہ غیر مسلم ظالم ممالک کو اسلامی ملک پر قبضہ کرنے کا پورا پورا وقت دیا جاتا ہے۔ اس ظالم ملک کے خلاف صرف مذمتی قرارداد یا زبانی جمع خرچ کیا جاتا ہے۔ بوسنیا کا معاملہ سب کے سامنے ہے۔ سربیا کے خلاف کیا اس پیمانہ کی کارروائی ہوئی جیسی چند سال قبل عراق کے خلاف کی گئی تھی۔ کیا کشمیر کے مسئلہ میں بھارت پر اقوام متحدہ کی طرف سے کبھی فوج کشی کی گئی۔

مسلم ممالک کو یہ توقع ہی نہیں رکھنی چاہئے۔ کہ تنظیم اقوام متحدہ مسلم ممالک اور غیر مسلم ممالک کو ایک نظر سے دیکھے گی الکفر ملۃ واحدۃ کے مصداق تمام غیر مسلم ممالک ایک ہیں۔ مسلم ممالک کو اپنے ساتھ ملائے رکھنے کی خاطر زبانی بیانات کی حد تک مسلم ممالک کا ساتھ دیتے ہیں ورنہ باہمی مشورہ سے مسلم ممالک پر ظلم کے منصوبے بنائے جاتے ہیں تاکہ مسلم ممالک مضبوط ہو کر دوبارہ پورے عالم کے حکمران نہ بن جائیں امت مسلمہ نے ابتدائی دور میں اللہ اور اس کے رسول کی مکمل اطاعت میں زندگی گزارنے کی برکت سے اس وقت کی سپر طاقتوں ایران و روم کو بھی فتح کر لیا تھا۔ دور حاضر میں بھی افغانستان کا جہاد اسی نہج پر کیا گیا۔ جس سے دور حاضر کی ایک سپر طاقت روس کو خدا کی نصرت و حمایت سے تہس نہس کر دیا گیا۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ امت مسلمہ مکمل طور پر ہر شعبہ زندگی میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے تاکہ نصرت خداوندی شامل ہو۔ عرب ممالک کے بہت سے مجاہدین نے افغانستان کے جہاد میں عملی طور پر حصہ لیا اور وہ نقشہ اپنی آنکھوں سے دیکھا جو اسلاف کے متعلق صرف کتابوں میں پڑھا تھا چنانچہ انہوں نے نہ صرف اپنی زندگیوں میں بلکہ دوسروں کی زندگیوں میں بھی دین کو مکمل طور پر نافذ کرنے کا فیصلہ کیا۔ ان مجاہدین نے اپنے ممالک میں واپس جا کر اپنے اہل وطن کو اس بات کی دعوت دی کہ وہ جبتک اپنی زندگی کے ہر شعبہ میں مکمل اطاعت الٰہی کو اختیار نہیں کریں گے۔ امریکہ اسرائیل اور دیگر غیر مسلموں کے ہاتھوں ذلیل ہوتے رہیں گے ان کی اس وزنی دلیل اور مشاہدہ کے بعد تمام مسلم ممالک میں انکی تائید میں ایک ذہن بننا شروع ہو گیا ہے جس کو امریکہ نے بھی اپنی انٹیلی جنس کے ذریعہ محسوس کر لیا ہے چنانچہ اس ذہن کو ختم کرنے کے لئے اپنی تابع نام نہاد مسلم حکومتوں کو بنیاد پرستی کے عنوان سے ان کے خلاف کارروئی کرنے کا حکم دیا ہے چنانچہ پاکستان نائیجریا' الجزائر' مصر اور کئی دیگر ممالک نے ایسے افراد جو نیک نیتی سے پوری امت مسلمہ کی بھلائی چاہتے ہیں کے خلاف بنیاد پرستی کا الزام لگا کر سخت ترین کارروائیاں کی ہیں۔ جو کہ انتہائی افسوس اور دکھ کی بات ہے مسلم ممالک کی حکومتیں اگر صحیح رخ پر نہیں سوچیں گی تو خود بھی امریکہ و دیگر غیر مسلم ممالک کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہوتی رہیں گی اور اپنے عوام کو بھی ذلیل و رسوا کراتی رہیں گی۔ چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر امتی خواہ حاکم ہو یا رعایا کسی بھی شعبہ زندگی سے تعلق رکھتا ہو یورپی تہذیب سے اپنے دل میں نفرت پیدا کرے۔ تاکہ اسلام کی محبت کے لئے دل میں جگہ خالی ہو سکے اور اس پر عمل پیرا ہونا آسان ہو سکے۔

Scanned with Cam

غیر جانبدارانہ تفتیش کیجئے

عاشورہ کے موقع پر اور عاشورہ کے بعد ملک کے مختلف مقامات پر جو چند ناخوشگوار واقعات پیش آئے۔ سپاہ صحابہؓ ان کی بھرپور مذمت کرتی ہے۔ کوٹری' شادیوال ضلع گجرات داتے والی ضلع گوجرانوالہ' مری' لاہور' رحیم یار خان وغیرہ کے افسوسناک واقعات کا سپاہ صحابہؓ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے اہل تشیع کی جانب سے زیادتی کئے جانے پر علاقہ کے افراد کی طرف سے جو رد عمل ظاہر ہوا وہ ایک منطقی نتیجہ تھا اگر انتظامیہ اہل تشیع کو حدود و قیود سے باہر نہ نکلنے دیتی تو یہ واقعات پیش نہ آتے مولانا ضیاالرحمن فاروقی اور مولانا اعظم طارق ایم این اے پہلے ہی ان واقعات سے جماعت کی لاتعلقی کا اظہار کرچکے ہیں

کراچی میں سپاہ صحابہؓ کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن محمود احمد صدیقی کو اہل تشیع نے فائرنگ کرکے شہید کردیا سپاہ صحابہؓ اس پر انتہائی غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے اور اس بات پر تشویش کا اظہار کرتی ہے کہ عاشورہ کے بعد پے در پے واقعات کسی سازش کے تحت ملک کو مذہبی فسادات کی بھٹی میں جھونکنے کا منصوبہ تو نہیں سپاہ صحابہؓ حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ تمام واقعات کی غیر جانبدارانہ تفتیش کرکے اصل مجرمان اور تمام سازشی عناصر کو کیفرکردار تک پہنچایا جائے۔

انتقال پر ملال

عبدالحکیم ضلع خانیوال کی بزرگ شخصیت حضرت مولانا قاری تاج محمد صاحب ۸۰ سال کی عمر میں مورخہ ۲۳ جون ۱۹۹۳ء بروز جمعرات انتقال فرما گئے۔ ان کی نماز جنازہ بروز جمعہ دارالعلوم کبیروالا کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد انور صاحب نے پڑھائی۔ ہزاروں افراد نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔

مرحوم جامع مسجد شیخاں والی عبدالحکیم میں طویل عرصہ تک خطابت کرتے رہے ہیں۔ حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے قرأت کے استاد تھے۔ اس کے علاوہ بہت سے علماء کرام کے استاد تھے مرحوم نے دو بیوہ اور ایک لڑکی چھوڑی ہے۔ سپاہ صحابہؓ مرحوم کے انتقال پر رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ اور ان کے پس ماندگان کے غم میں برابر کی شریک ہے۔ اللہ پاک ان کی مغفرت فرماکر درجات بلند فرمائے۔ پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ اور امت مسلمہ کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے۔

سپاہ صحابہؓ کے مرکزی ناظم نشرواشاعت مولانا عبدالمجید ہزاروی کی والدہ محترمہ جو کہ ملک کے معروف عالم دین سابق ایم این اے مولانا عبدالحکیمؒ کی اہلیہ تھیں بمقتضائے الٰہی انتقال فرماگئیں۔ مرحومہ طویل عرصہ سے بیمار تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

سپاہ صحابہؓ سرگودھا کے قائد مولانا شیر محمد کے بھائی مولانا جان محمد رحلت فرماگئے مرحوم سپاہ صحابہ کے مشن کی کامیابی کے لئے بڑی محنت فرما رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر کو منور فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

جامع مسجد الخیر ملتان کے خطیب مولانا محمد اسحاق جالندھری مشیت ایزدی انتقال فرماگئے مرحوم حضرت جھنگوی شہیدؒ سے انتہائی محبت رکھتے تھے اور ان کی شہادت کے بعد سپاہ صحابہؓ کے موجودہ قائدین کا بھی ہروقت بھرپور ساتھ دیا۔ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی قائد سپاہ صحابہؓ نے ان کے گھر جاکر تعزیت کی۔

ادارہ ماہنامہ خلافت راشدہ تمام سوگواران سے تعزیت کرتا ہے اور ان کے غم میں برابر کا شریک ہے۔

(ایڈیٹر)

Scanned with CamScanner

چوہدری سلطان محمود سابق چیئرمین بلدیہ جھنگ سے انٹرویو

جب میں نے چارج سنبھالا تو عملہ کو تنخواہیں دینے کے لیے رقم نہ تھی جب چارج دیا تو تقریباً ایک کروڑ روپے کی بچت موجود تھی

(انٹرویو نگار ایم آئی صدیقی)

چوہدری سلطان محمود وائس چیئرمین بلدیہ جھنگ تقریباً ڈیڑھ سال تک بطور قائم مقائم چیئرمین کام کرتے رہے ہیں اب جبکہ چیئرمین حاجی منیر احمد شاہد صاحب جیل سے رہا ہو کر تشریف لا چکے ہیں۔ اور چوہدری سلطان محمود صاحب اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو چکے ہیں۔ ادارہ نے مناسب سمجھا کہ انکی ڈیڑھ سالہ کارکردگی پر قارئین کرام کے لئے انکا انٹرویو پیش کیا جائے۔

ا۔ آپ سپاہ صحابہؓ میں کب اور کیوں شامل ہوئے۔۔

چوہدری سلطان محمود صاحب) مولانا حق نواز جھنگوی صاحب سے میرا تعلق ۱۹۸۰ء میں قائم ہوا ۱۹۸۵ء میں جب سپاہ صحابہؓ کی بنیاد رکھی پہلے روز ہی جن ۲۹ افراد نے سپاہ صحابہ کی بنیاد رکھی میں ان میں شامل تھا۔

سپاہ صحابہؓ کے جھنگ کے شہری صدر کب منتخب ہوئے۔

چوہدری صاحب= جماعت جب کافی پھیل گئی تو مولانا حق نواز صاحب نے اس کی مزید باڈیاں قائم کرنے کا فیصلہ فرمایا چنانچہ شہری سطح کی باڈی کا پہلا انتخاب ۱۹۸۷ء میں ہوا جس میں میں بلا مقابلہ صدر منتخب ہوا۔ شہری باڈی کے اس انتخاب پر مولانا حق نواز جھنگوی صاحب بڑے مطمئن تھے۔ اور اس وقت سے ابتک بدستور میں شہری صدر کے طور پر فرائض انجام دے رہا ہوں۔

س = مولانا حق نواز صاحب نے ۱۹۸۸ء میں ایم این اے کا انتخاب لڑا تو آپ کے ذمہ کیا کام لگایا گیا۔

ج = مولانا صاحب کے حلقہ این اے ۶۸ میں سے جو شہری حلقہ ۶۵ پی پی بنتا تھا اس کے تمام جلسوں اور کارنر میٹنگز اشتہارات کی ترتیب اور لگوانا پولنگ ایجنٹوں کا تقرر اور ان کی تربیت اور پولنگ کے روز تمام انتظامات بحیثیت شہری صدر ہونے کے میرے ذمہ لگائے گئے اور مجھے فخر ہے کہ شہری حلقہ سے مولانا نے بڑی بھرپور اکثریت حاصل کی اس کے بعد مولانا ایثار القاسمی شہید اور میاں اقبال حسین شہیدؒ اور مولانا محمد اعظم طارق امت برکاتہ کے انتخابات میں بھی ہر مرتبہ میں نے مذکورہ بالا فرائض سرانجام دئے اور الحمد اللہ ہر مرتبہ میری کارکردگی پہلے سے بہتر رہی جو کہ الیکشن نتائج سے ظاہر ہے۔

س = بلدیاتی الیکشن لڑنے کا جماعت نے فیصلہ کیوں کیا۔ اور آپ کے کے خیال میں یہ فیصلہ صحیح ثابت ہوا یا غلط۔

ج = بلدیاتی انتخابات ہمارے موجودہ سیاسی نظام میں بنیادی حیثیت رکھتے ہیں جب جماعت نے ایم این اے اور ایم پی اے کے انتخابات میں حصہ لے لیا تو پھر ضروری تھا کہ بلدیاتی انتخابات کے ذریعہ اپنے شہر کے عوام کی خدمت صحیح طور پر کرنے کے لئے اپنے ہی آدمیوں کو آگے لایا جائے۔ تاکہ شہر پر طویل عرصہ سے مسلط ظالم سرمایہ داروں سے نجات حاصل کی جا سکے اور ہماری سیاسی پوزیشن بھی مستحکم کی جا سکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ فیصلہ صحیح تھا اس کے بڑے مفید اثرات برآمد ہوئے۔

س = آپ نے بلدیاتی انتخابات میں کیا کردار ادا کیا۔

ج = جماعت نے بلدیاتی انتخابات کے لئے ہر شہر میں موجود دیگر ہم خیال سیاسی و مذہبی گروپوں پر مشتمل ایک جھنگوی گروپ قائم کیا جھنگوی گروپ کی طرف سے امیدواروں کو ٹکٹیں دی گئیں۔ اس کے لئے ایک چھ رکنی کمیٹی قائم کی گئی جس میں میں بھی شامل تھا۔ جماعت نے سابقہ انتخابات میں میرے تجربہ کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا کہ میں کسی حلقہ سے انتخاب نہ لڑوں۔ بلکہ تمام حلقوں کو سنبھالوں۔ اور اللہ کے کرم سے جھنگوی گروپ نے بڑی واضح اکثریت حاصل کی۔ بعد میں جھنگوی گروپ نے مجھے لیبر سیٹ پر امیدوار نامزد کر دیا اور میں بلا مقابلہ لیبر سیٹ پر بلدیہ کا کونسلر منتخب ہو گیا اور پھر بلا مقابلہ وائس چیئرمین منتخب ہو گیا۔ جبکہ جناب حاجی منیر احمد شاہد جنہوں نے جیل میں کونسلر کا انتخاب جیتا تھا ان کو بلا مقابلہ چیئرمین منتخب کیا گیا لیکن کیونکہ حاجی منیر احمد شاہد صاحب جیل میں تھے اس لئے میں نے قائم مقام چیئرمین کی حیثیت سے فرائض سنبھال لئے۔

س = آپ کتنا عرصہ بطور چیئرمین کام کرتے رہے۔ اس دوران آپ نے شہر کی ترقی کے لئے کون سے نمایاں کام کئے۔

ج = میں ڈیڑھ سال تک بطور چیئرمین کام کرتا رہا۔ جس وقت جھنگوی گروپ نے چارج سنبھالا تو بلدیہ شدید مالی بحران کا شکار تھی کیونکہ مسلسل

Scanned with Cam

دو سال سے مولانا حق نواز جھنگوی اور دیگر قائدین و کارکنان کی شہادت سے شہر میں کاروباری اور امن عامہ کے حالات بڑے خراب رہے تھے۔ سابقہ چیئرمین جو تقریبا مسلسل بارہ سال سے بلدیہ کنٹرول کرتا رہا تھا اور ایم پی اے بھی رہا تھا اس نے بلدیاتی فنڈز کو اپنے ایم پی اے کے انتخابات میں سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے بے دریغ استعمال کیا تھا۔ جس کی وجہ سے بلدیہ جھنگ تقریبا ۶۷ لاکھ روپے کی مقروض تھی۔ حتی کہ ہمارے پاس عملہ کی تنخواہیں دینے کے لئے بھی رقم موجود نہ تھی پورے ڈیڑھ سال میں ہم ایک مرتبہ بھی پورے عملہ کو یکمشت تنخواہوں کی ادائیگی نہ کر سکے۔ شہر کے غیر یقینی حالات کی وجہ سے تمام ٹھیکہ جات بار بار کینسل کرنے کے باوجود اتنی رقم تک نہ پہنچ سکے۔ جتنی عام حالات میں توقع کی جا سکتی تھی اس کی وجہ سے ترقیاتی کاموں کے لئے ہمارے پاس ۹۳-۹۲ کے بجٹ میں کوئی گنجائش نہ تھی۔ اسکے باوجود انتہائی ضروری قسم کے معمول کے کام مثلا سٹریٹ لائٹ اور سیوریج کی دیکھ بھال و مرمت وغیرہ پر تقریبا دو لاکھ روپے خرچ کئے گئے۔ جھنگ سٹی کے سیوریج سسٹم کی کئی سال سے ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ دو کروڑ روپے کے حکومت پنجاب سے فنڈز دستیاب ہو جانے کے باوجود جس کا ۲۵ فیصد بلدیہ جھنگ نے ادا کرنا تھا کام صرف اس بناء پر شروع نہ ہو رہا تھا کہ ڈسپوزل ورکس کے لئے جگہ دستیاب نہ تھی چنانچہ میں نے اس مسئلہ کو اولیت دیتے ہوئے ۳ کنال ۲ مرلہ جگہ کا بندوبست کیا اور سیوریج سسٹم کے کام کا آغاز ہوا۔ ڈسپوزل ورکس کا سنگ بنیاد بھی میں نے ہی رکھا۔

میونسپل پارک بالمقابل ڈی سی ہاؤس کا کام مجھ سے پہلے شروع ہو چکا تھا اس پر تقریبا ۷ لاکھ روپے خرچ ہو چکے تھے۔ کچھ فنڈز بلدیہ نے مہیا کرنے تھے جو کہ دستیاب نہ ہونے اور سابقہ چیئرمین کی عدم دلچسپی کی وجہ سے کام بند پڑا تھا اس طرح خرچ شدہ رقم بھی ضائع ہو جانے کا خطرہ تھا چنانچہ میں نے شہری ضرورت اور رقم کا ضیاع روکنے کی غرض سے بلدیہ سے مطلوبہ فنڈ مہیا کئے اور آج اس پارک کا کافی حد تک کام مکمل ہو چکا ہے۔

جھنگ میں سابقہ فسادات کے دوران بلدیہ کی تین گاڑیاں جل گئی تھیں ان کا معاوضہ ڈی سی جھنگ کی سفارش پر پنجاب حکومت نے ادا کیا۔ اور ہم نے اس رقم سے ایک عدد ٹریکٹر اور تین عدد ٹرالیاں خریدیں جن کی صفائی کے نظام کے لئے اشد ضرورت تھی جو کہ انشاء اللہ جولائی میں پہنچ جائیں گی اس کے علاوہ نکاسی آب کے لئے چار عدد پیٹر انجن بھی خریدے گئے۔ اس کے علاوہ دو عدد سائرن مسجد حق نواز شہید جھنگ صدر اور مسجد ایثار القاسمی شہید جھنگ سٹی کے لئے مہیا کئے گئے تاکہ رمضان المبارک میں سحری و افطار کے وقت بجائے جا سکیں۔ بلدیہ کی اپنی مسجد کی تزئین و آرائش اور گرم پانی کے لئے گیزر مہیا کیا گیا اسکی ٹینکی بھی تعمیر کرائی گئی۔ سٹیلائٹ ٹاؤن میں واٹر سپلائی کے لئے نئے دو بور کرائے جانے کی ہاؤس سے منظوری حاصل کی گئی ٹھیکہ بھی دے دیا گیا۔ شہر میں صفائی کے کام کے لئے صفائی کا عملہ بہت کم تھا چنانچہ ہم نے ۶۳ آدمی مزید بھرتی کئے جن میں ۱۳ سیور مین بھی تھے۔

بلدیہ کی طرف سے سٹیلائٹ ٹاؤن میں ایک نیا ماڈل پرائمری سکول برائے طلباء و قائم کیا گیا جس میں وہاں کے عوام نے بھی خاطر خواہ معاونت کی مولانا محمد الیاس بالا کوٹی صاحب نے اس سلسلہ میں نمایاں کردار ادا کیا اس سکول کے لئے فرنیچر عوام نے اپنی مدد آپ کے تحت مہیا کیا۔

س = چوہدری صاحب آپ کے دور میں صفائی کے نظام میں بہتری کی صورت پیدا نہیں ہوئی اس کی کیا وجوہات ہیں۔

ج = بلدیہ کے پاس کل ۶ ٹریکٹرز ہیں جن میں سے ایک بالکل ناکارہ تھا اس کو نیلام کر دیا گیا جس کا متبادل ابھی تک مہیا نہیں کیا جا سکا۔ دو عدد ٹریکٹرز ایم ایف ۲۱۰ ہیں جن کے اصل فاضل پرزہ جات پورے ملک میں کہیں دستیاب نہ ہیں۔ ملت ٹریکٹرز کمپنی نے اس ماڈل کو بالکل بند کر دیا ہے۔ مذکورہ ٹریکٹرز کی بڑے پیمانہ پر مرمت کی ضرورت تھی ہم نے کوشش کی کہ ان مطلوبہ پرزہ جات کو مقامی طور پر تیار کرا کر ان کو چالو کرایا جا سکے لیکن ان میں کامیابی نہیں ہوئی۔ اب صرف تین ٹریکٹرز قابل عمل باقی بچے ہیں جبکہ ٹرالیاں ۷۰ ماڈل ہیں ان کی کچھ ضروری مرمت کرا کر ان سے کام لیا گیا لیکن کبھی کوئی ٹرالی جواب دے جاتی تھی کبھی کوئی نئے ٹریکٹر ٹرالی خریدنے کی پوزیشن میں بلدیہ نہ تھی اس کے علاوہ شہر میں سیوریج سسٹم کی تعمیر میں جو کہ پہلے سے تعمیر شدہ ہے بہت سے ٹیکنیکی نقائص ہیں جن کی وجہ سے پانی کے بہاؤ میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے۔ سیوریج کا مین سسٹم شہر میں ۱۹۷۸ء میں قائم کیا گیا تھا جو کہ اس وقت کی ضرورت کے مطابق تھا اب جبکہ ۱۵ سال مزید گزر گئے ہیں مزید مین لائنوں اور متبادل لائنوں کی ضرورت ہے جب تک وہ مہیا نہیں کی جاتیں مسئلہ کا مستقل حل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے لئے کثیر رقم کی ضرورت ہے اس کے باوجود ہم نے ہر ممکن کوشش کرکے زیادہ سے زیادہ پیٹر انجن استعمال کر کے مسئلہ حل کرنے کی کوشش کی ہے۔

س = بلدیہ نے آپ کے دور میں دیگر رفاہی کاموں میں کیا کردار ادا کیا۔

ج = ستمبر ۱۹۹۱ء میں تاریخ کا بدترین سیلاب آیا اگرچہ وہ بلدیاتی حدود میں نہیں آیا لیکن دیہاتوں سے بہت سے افراد شہر میں آ گئے جس کی وجہ سے شہر میں مختلف بیماریاں پھیلنے کا اندیشہ تھا اگرچہ بلدیہ کی سیلاب زدگان کی بحالی کی ذمہ داری براہ راست بلدیہ پر نہ تھی اس کے باوجود بلدیہ نے

Scanned with Cam

بھالی کا کام کرنے والی مختلف تنظیموں خصوصاً پورے ملک سے سپاہ صحابہؓ کی طرف سے امدادی سامان پہنچانے والی ٹیموں کے لئے رابطہ کا کام کیا لوگ حکومتی کیمپوں پر اعتماد نہیں کرتے تھے اور خود بھی فلڈ میں پھنسے ہوئے افراد تک پہنچ نہیں سکتے تھے چنانچہ وہ چاہتے تھے کہ ان کا امدادی سامان معتمد ہاتھوں میں پہنچے۔ الحمدللہ بلدیہ جھنگ پر کیونکہ سپاہ صحابہؓ کا کنٹرول تھا اور اس نے ۱۸ ہزاری تریموں ہیڈ۔ ڈالانوالہ موڑ گڑھ موڑ جھنگ سٹی ہرل پور کے مقامات پر فلڈ ریلیف کیمپ قائم کئے تھے جہاں سے وہ ٹرالیوں اور کشتیوں کے ذریعے دور دور تک پانی میں پھنسے ہوئے لوگوں تک سامان پہنچاتی تھی۔ بلدیہ جھنگ نے بلدیہ کے دفتر میں ایک مین کیمپ قائم کیا تھا جہاں لوگوں سے سامان وصول کر لیا جاتا تھا اور پھر حسب ضرورت خوراک لباس ادویات اور نقد رقوم فلڈ کیمپوں میں پہنچایا جاتا تھا یہ کیمپ تقریباً ڈیڑھ ماہ تک کام کرتے رہے۔ اس میں موبائل ڈسپنسریاں بھی شامل تھیں بلدیہ کیمپوں کے ذریعے تقریباً ایک کروڑ روپے سے زائد کا سامان تقسیم کیا ہمارے ریکارڈ میں سامان کے ۱۲۰ ٹرک درج ہیں اسکے علاوہ ہائی ایس ویگنیں وغیرہ کافی تعداد میں ہیں۔ بلدیہ کے ریلیف کیمپوں کی معاونت فیصل آباد، لاہور، ٹوبہ، ساہیوال و دیگر شہروں کی مختلف تنظیموں خصوصاً سپاہ صحابہؓ کا شکریہ ادا کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ جنہوں نے جھنگ کے عوام کی مصیبت کے وقت خاطر خواہ تعاون کیا۔ اور بلدیہ جھنگ پر اعتماد کرتے ہوئے اس کے ذریعے سامان پہنچایا۔ بلدیہ جھنگ کی اس کارکردگی کو موقع پر موجود فوج کے افسران اور ضلعی انتظامیہ نے بھی سراہا۔ اس موقعہ پر حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق صاحب شیخ حاکم علی صاحب مرکزی صدر سپاہ صحابہؓ محمد یوسف مجاہد صاحب مرکزی جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہؓ بلدیہ کے کونسلرز و دیگر عملہ نے بھی جا جا کر لوگوں تک سامان پہنچایا سب سے پہلے روڈو سلطان ہماری گاڑی پہنچی جس میں فاروقی صاحب بھی موجود تھے۔ انتظامیہ اور دیگر ادارے بعد میں پہنچے پہلے ہم نے راستہ بنایا۔ بعد میں مولانا ضیاء الرحمن فاروقی صاحب نے حسن کارکردگی کی سندات بھی تقسیم کیں اسکے علاوہ بلدیہ نے حق نواز جھنگوی شہید فری آئی کیمپ الجلیہ، آئی اینڈ جنرل ہسپتال میں قائم کیا۔ جہاں آنکھوں کے مفت آپریشن کئے گئے اور دیگر ادویات اور عینکیں بھی مفت فراہم کی گئیں۔

اس کے علاوہ بلدیہ نے مستقل طور پر جھنگوی شہید بلڈ ڈونرز سوسائٹی کے تعاون سے ایک جھنگوی شہیدؒ بلڈ بنک قائم کیا ہے جس کا افتتاح کیا جا چکا ہے ابتدائی کام شروع ہو چکا ہے عنقریب خون محفوظ کرنے کا بندوبست بھی کر لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے اپنی گرانٹ سے ساڑھے چھ لاکھ روپے عنایت فرمائے ہیں۔ جس سے ایک ایمبولینس اور خون محفوظ کرنے کے لے مخصوص ریفریجریٹر اور دیگر سامان خریدا جائے گا۔

س = آپ نے حاجی منیر احمد شاہد کی رہائی میں کیا کردار ادا کیا۔

ج = جماعت نے متعدد مرتبہ مقامی انتظامیہ ڈویژنل انتظامیہ اور صوبائی و مرکزی حکومت سے وہ وفود کی صورت میں ملکر جماعت کے بے گناہ کارکنان خصوصاً حاجی منیر احمد شاہد کے خلاف قائم ناجائز مقدمات کی واپسی اور ان کی رہائی کے لئے کوششیں کی ہیں جو کہ اب بھی جاری ہیں۔ میں بھی ان وفود میں شامل ہو کر کئی مرتبہ حکومتی نمائندوں سے ملتا رہا ہوں۔ اور حاجی منیر احمد شاہد کی رہائی کے لئے کوشش کرتا رہوں۔ ہمارا موقف شروع ہی سے یہ تھا کہ وہ تمام مقدمات میں بے گناہ ہیں۔ آخر وہ عدالتوں کے ذریعہ اپنی بے گناہی ثابت کرکے آج رہا ہو چکے ہیں۔

س۔ اخبارات میں بعض کونسلرز اور آپ کے درمیان اختلافات کی خبریں آتی رہی ہیں ان کی حقیقت کیا ہے۔ مجھ سے بنیادی طور پر ان کونسلرز کے درمیان کوئی اختلاف نہ ہے ان کونسلر نے ناجائز مفادات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن میں نے ان کی بات نہ مانی جس کو انہوں نے اختلاف کا رنگ دے دیا۔

س = آپ کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ آپ نے بلدیاتی فنڈز خرد برد کر کے فیکٹری لگائی ہے۔

ج = یہ بات قطعاً غلط ہے میں نے بلدیہ کا ایک پیسہ بھی خرد برد نہیں کیا۔ جس کا جواب میں کھلی کچہری میں بھی دے چکا ہوں۔ اور ہر وقت اپنے محاسبہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتا ہوں۔ محض الزام تراشی مناسب نہ ہے الزام ثابت ہو جائے تو جماعت جو سزا میرے لئے متعین کرے میں بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ رہی فیکٹری کی بات میری والدہ نے تقریباً دس ایکڑ رقبہ فروخت کر کے اور مزید سمال انڈسٹرز ڈاس کارپوریشن سے قرض حاصل کر کے ایک ویونگ فیکٹری میں چوتھا حصہ لیا ہے۔ اس فیکٹری میں کل ۲۴ پاور لومز ہیں اس طرح ہمارے حصہ میں صرف ۶ پاور لومز آتی ہیں جو کہ ایک متوسط آدمی کا گزارہ کرنے کے لئے بھی ناکافی ہیں۔

س۔ بعض اخبارات کی خبر کے مطابق آپ نے حاجی منیر احمد شاہد کے آنے کے بعد بجٹ اجلاس میں اپوزیشن لیڈر کا کردار ادا کیا اس کی حقیقت کیا ہے۔

ج = بلدیہ کا ۱۹۹۳-۹۴ء کا بجٹ ہم حاجی منیر احمد شاہد کی رہائی سے قبل تیار کر چکے تھے جس میں ترقیاتی کاموں کے لئے ۸۷ لاکھ روپے مختص کئے گئے تھے حاجی منیر احمد صاحب نے آکر دوبارہ بجٹ تیار کرایا اور کچھ غیر ضروری اخراجات کے لئے رقم مختص کرنے کی وجہ سے ترقیاتی کاموں کے لئے رقم کم رکھی گئی حاجی منیر صاحب کیونکہ ابھی نئے

Scanned with Cam

نئے آئے ہیں ان کو بلدیاتی امور کی تفصیلات پر عبور حاصل کرنے میں کچھ وقت لگے گا ان کے عملہ کے کچھ افراد اور کچھ مفاد پرست اور ناتجربہ کار کونسلر نے غلط رہنمائی کی۔ طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ بجٹ اجلاس سے قبل پارٹی کی میٹنگ ہوتی ہے جس میں پارٹی کو اعتماد میں لیا جاتا ہے لیکن کسی وجہ سے حاجی منیر صاحب بجٹ اجلاس سے قبل پارٹی میٹنگ نہ بلا سکے۔ اس لئے بجٹ اجلاس میں ہمیں ان غلطیوں کی نشاندہی کرنی پڑی۔ اس تنقید کا مقصد کوئی اپوزیشن گروپ قائم کرنا نہ تھا میرا کوئی الگ گروپ نہ ہے میں جماعتی پالیسی کے تابع ہوں اس تنقید کا مقصد اصلاح اور جھنگ کے عوام کی بہتری تھا نشاندہی کے باوجود ہم نے بجٹ پاس کرنے میں پورا تعاون کیا آج بھی ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے جو نشاندہی کی تھی وہ درست تھی بلکہ اب تو حاجی منیر صاحب نے بھی اس بات کو تسلیم کر کے آئندہ ضمنی بجٹ میں ان کو دور کرنے کا وعدہ فرمایا ہے رائے کے اختلاف کو مخالفت قرار دیا جانا دانشمندی نہیں ہے جھنگوی گروپ پوری طرح متحد ہے قومی اور صوبائی بجٹوں میں بھی حزب اقتدار پارٹی کے ارکان اپنے اختلاف رائے کا حق استعمال کرتے ہیں اور اپنی تجاویز پیش کرتے ہیں۔

س = حاجی منیر صاحب کو چیئرمین بنے تقریباً ایک ماہ ہو گیا ہے ان کی کارکردگی پر آپکا کیا تبصرہ ہے۔

ج۔ حاجی منیر احمد شاہد صاحب کیونکہ ابھی ناتجربہ کار ہیں۔ شروع شروع میں ان کو کچھ مفاد پرست عناصر نے غلط لائن پر لگانا چاہا۔ لیکن جماعت کے احباب خصوصاً مولانا ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے ان کو اونچ نیچ سمجھائی غلط لوگوں کی نشاندہی کی اب الحمد اللہ وہ پہلے سے بہتر پوزیشن میں ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ وہ جماعتی پالیسیوں پر کاربند رہیں گے اور اس طرح انشاء اللہ میرا بھی انکو مکمل تعاون حاصل رہے گا۔

س= چوہدری صاحب اس کے علاوہ آپ مزید کچھ کہنا چاہیں گے۔

ج = ہم نے شہر کے مختلف چوکوں بازاروں سڑکوں گلیوں وغیرہ کے نام صحابہ کرامؓ کے نام پر تجویز کئے ہاؤس سے ان کی منظوری حاصل کی۔ ڈی سی صاحب نے بھی فوارہ چوک کا نام حق نواز شہید چوک رکھا جانے کے لئے اپنی منظوری دے دی ہے اور حتمی منظوری کے لئے صوبائی حکومت کو کیس بھیج دیا ہے میں نے جب بلدیہ کا چارج لیا تھا اس وقت تنخواہوں کے لئے رقم موجود نہ تھی اور جب چارج چھوڑ تو بلدیہ کے پاس ایک کروڑ روپے کی بچت موجود ہے جو کہ ترقیاتی کاموں کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے اور اس دوران صوبائی حکومت نے بڑی جدوجہد کے بعد ۲۰ لاکھ روپے کی صوبائی گرانٹ منظور کی جو کہ بلدیہ کے اکاؤنٹ میں آچکی ہے اس کے لئے کئی مرتبہ ڈپٹی کمشنر اور کمشنر سے میں نے رابطے کئے تب جا کر گرانٹ ملی۔

میرے دور میں بلدیہ کے تمام تعلیمی اداروں اور بلدیہ کے دفتری عملہ کو یوم صدیق اکبرؓ کے موقع پر عام تعطیل دے دی گئی نیز طلباء کے درمیان حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت امیر معاویہؓ کی سیرت پر تقریری مقابلے منعقد کرائے جائے گئے۔ کاروان ناموس صحابہ رحیم یار خان سے چل کر جب جھنگ پہنچا تو میں نے اور میرے کونسلروں نے اس کا فقید المثال استقبال کیا۔ اور تالاب کمیٹی میں ایک شاندار جلسہ منعقد کرایا ضلعی انتظامیہ کی زبردست رکاوٹوں اور لاٹھی چارج کے باوجود ٹوبہ روڈ ریلوے پھاٹک سے تالاب کمیٹی تک لوگوں کے جم غفیر کی وجہ سے دو گھنٹے میں جلوس پہنچا۔

معذرت

سابقہ شمارہ میں کتابت اور پیسٹنگ کی غلطیوں کی وجہ سے صفحات کی ترتیب غلط ہو گئی تھی۔ نیز مولانا مجاہد الحسینی صاحب کے مضمون "حضرت عثمانؓ دنیا اور آخرت کے کامیاب تاجر" میں ایک روایت حضرت علیؓ کی بجائے حضور اکرمؐ سے منسوب ہو گئی جو کہ کتابت کی غلطی تھی۔ اس پر ادارہ مولانا مجاہد الحسینی اور دیگر قارئین سے معذرت خواہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی کا طلبگار ہے۔

موجودہ مجلس منتظمہ کو رسالہ کا چارج مئی کے آخر میں ملا ہے۔ اس طرح مئی کا شمارہ تو کجا جون کا شمارہ بھی جون کے شروع میں شائع کرنا ممکن نہ تھا۔ مئی، جون کے مشترکہ شمارہ کی ترسیل سے جون کے آخر میں فارغ ہوئے اور اس طرح جولائی کا شمارہ جولائی کے آخر سے قبل ممکن نہ تھا۔ اس طرح قارئین کو ہر ماہ کے آخر تک انتظار کرنا پڑا۔ چنانچہ موجودہ شمارہ کو صرف چند روز اور موخر کر کے جولائی اور اگست کا مشترکہ شمارہ بنا کر اگست کے شروع میں شائع کیا جا رہا ہے تاکہ آئندہ ہر ماہ کے پہلے ہفتہ میں رسالہ شائع ہو سکے اور قارئین انتظار کی کوفت سے بچ سکیں۔ قارئین سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

اہم اطلاع

انشاء اللہ آئندہ شمارہ میں بلدیہ جھنگ کے موجودہ چیئرمین حاجی منیر احمد شاہد کا انٹرویو شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)

Scanned with Cam

تعزیہ کی شرعی و تاریخی حیثیت

محمد شعیب قریشی، ایبٹ آباد

اللہ تعالیٰ کا یہ آخری صحیفہ جو آخری پیغمبر سید الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتار اگیا اس میں اصولاً ہر مسئلہ پر رشد و ہدایت کی تعلیم موجود ہے۔ ہمارے متنازعہ مسائل اور اختلافات کو حل کرنے والا سب سے معتبر قاضی یہی کتاب اللہ ہے اس سے اوپر کی عدالت ہی کوئی نہیں۔ آیئے دربار قرآن سے فیصلہ کرالیں کہ آیا مال جان عزت اولاد احباب اور بزرگوں پر مصائب و آلام نازل ہونے پر صبر جمیل اور سکوت اختیار کرنا چاہئے۔ یا رونا پیٹنا آہ وفغاں یا تعزیہ کرنا چاہئے۔ لفظ صبر اور صابر وغیرہ کا استعمال قرآن پاک میں تقریباً ۱۰۰ مرتبہ آیا ہے۔ صبر کے لغوی معنی بند ہو جانا جم جانا اور رونے پیٹنے سے رکنا ہیں۔ اس صبر کے باب میں ہم صرف ۴۳ دلائل پر اکتفا کرتے ہیں اگرچہ مومن کے لئے قران کا ایک لفظ ہی کافی ہے۔ ترجمہ شیعہ مولوی مقبول کا ہے

واستعینوا بالصبر والصلاۃ (بقرہ ۵)

اور تم اللہ سے مدد مانگو صبر اور نماز کے ذریعے (بقرہ)

یاایھاالذین امنو استعینوا بالصبر والصلواۃ ان اللہ مع الصابرین۔ (پ ۲ ع ۳)

اے ایمان والو! صبر اور صلواۃ کے ذریعے مدد مانگو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

ولا تقولو لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات بل احیاء ولکن لاتشعرون (ایضاً)

اور جو لوگ راہ خدا میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے۔

ولنبلونکم بشی من الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس الثمرات بشر الصبرین۔ (ایضاً)

اور پھلوں کے نقصان سے آزمائیں گے (اور اے پیغمبر) ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دو جو مصیبت پڑنے کے وقت یہ کہتے ہیں کہ بیشک ہم اللہ ہی کے ہیں اور ہم اسی کے حضور پلٹ کر جانے والے ہیں۔

اولئک علیہم صلوات من و بھم ورحمتہ واولئک ھم المھتلون (ایضاً)

یہی وہ لوگ ہیں جن پر ان کے پروردگار کی جانب سے صلواۃ اور رحمت ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ ان متصل چار آیتوں میں شہداء کے متعلق ہمیں تعلیم یہ دی گئی ہے کہ ان کو نہ مردہ جانو نہ مردوں کا سلوک کرو بلکہ درحقیقت وہ زندہ ہیں مگر ان کی زندگی تیجا دسواں، برسی منانا، تعزیہ کرنا، ضریح اور قبر کی تشبیہ بنانا۔ ماتم کی مجلس منعقد کرنا۔ اس کے لئے جائے مخصوص بنانا اور چٹائی پھوڑی بچھانا وغیرہ۔ امور بطور دلالت اس آیت کے ناجائز ٹھہرے کیونکہ قدیم وجدید عرف عام میں، یہ سب ماتمی مردوں کے ساتھ خاص ہیں اور شہید کو مردہ کہنا یا مردوں کا سا سلوک کرنا روا نہیں۔

والصبرین فی البلساء و الضراء وحین البلس

اور تنگدستی میں اور بیماری میں اور لڑائی میں صبر کرنے والے ہوں۔ (۱۷۷)

ربنا افرغ علینا صبرا و ثبت اقدامنا (پ ۲ ع ۱۶)

اے ہمارے پروردگار! ہم کو پورا صبر عنایت فرما اور قدم جمائے رکھ۔ (ایضاً)

فما وھنو لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفو وما استکانو واللہ یحب الصابرین۔ (پ ۴ ع ۶)

پھر خدا کی راہ میں جو مصیبت ان پر پڑی نہ اس سے انہوں نے ہمت پست کی نہ بودا پن ظاہر کیا اور نہ دشمن کے آگے گڑگڑائے اور اللہ صبر کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

بلی ان تصبرواوتتقو ویاتو کم من فورھم (ایضاً) (پ ۴ ع ۴)

ہاں اگر تم صبر کرو اور نافرمانی سے بچو اور دشمن تمہیں یکایک آلیں (تو اللہ کی مدد آئے گی)۔

وان تصبرو تتقوافان ذالک من عزم الامور (پ ۴ ع ۱۰)

اور اگر تم صبر کرو گے اور پرہیزگار ہوں گے تو یہی تو پختگی کے کاموں میں سے (ایک بات) ہے۔

یاایھاالذین امنو اصبرو وصابرو (پ ۴ ع ۱۱)

اے ایمان والو صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر دلاؤ۔

Scanned with Cam

لصبروا علی ماکذ بو اوذوا حتی اتھم نصرنا (پ ۷ ع ۱۰)

پس انہوں نے اپنے جھٹلائے جانے اور تکلیف دیے جانے پر صبر کیا جب تک ان کے پاس ہماری مدد نہ آئی۔

قل موسی لقومہ استعنو باللہ واصبرو (پ ۹ ع ۵)

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا تم اللہ سے مدد مانگو اور صبر کرو۔

واصبروا ان اللہ مع الصابرین۔ (پ ۱۰ ع)

اور تم صبر کرو بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

واصبرو فان اللہ لایضیع اجرالمحسنین (پ ۱۲ ع ۱۰)

اور صبر کرو بے شک اللہ نیکو کاروں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔

قل بل سولت لکم انفسکم امراً فصبر جمیل واللہ المستعان علی ماتصفون (پ ۱۲ ع ۱۳)

بلکہ کسی بڑی کارروائی پر تمہارے نفسوں نے ورغلا کر تم کو آمادہ کیا لہٰذا صبر بہتر ہے اور جو کچھ تمہارا بیان ہے اس کے متعلق خدا ہی سے مدد مانگتا ہوں۔

ماتمی فرقہ کا یہ کہنا کہ حضرت یعقوب علیہ اسلام نے لخت جگر کی جدائی پر رونا پیٹا اور ماتم شروع کیا۔ اور افترا بر پیغمبر ہے۔ بلکہ آپ نے بنص قرآنی صبر جمیل اختیار فرمایا نہ صرف شکائت زبان پر لائے نہ آواز سے روئے اور نہ بین کیا البتہ دلبند جگر میں پیوست ہو گیا آنکھیں اس کے اثر سے سفید ہو گئیں تو کبھی کبھی جناب الٰہی میں یوں فریاد کرتے۔

انما اشکو بثی وحزنی الی اللہ

کہ میں اپنی پریشانی اور رنج و غم کی شکائت خدا ہی سے کرتا ہوں" (پ ۱۳ ع ۴) رب تعالیٰ سے مناجات میں اظہار حزن اور غم کا بوجھ اس کے سپرد کرنے کی شرعاً اجازت ہے۔ عوام کے سامنے رونے پیٹنے اور ماتمی جلوس نکالنے کی سنت حضرت یعقوب علیہ اسلام نے نہیں بنائی۔ ہم نے شیعہ سے نہیں سنا کہ وہ ہر وقت بغیر ایام مخصوصہ محرم، غم حسینؓ میں ڈوبتے رہتے ہوں اور آنکھیں سفید کر دی ہوں۔

شیعہ مولوی مقبول اس جگہ حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ صبر جمیل وہ ہے جس میں آدمیوں کے سامنے کوئی شکوہ و شکائت نہ کی جائے۔

الذین صبروا وابتغاء وجہ ربھم (پ ۱۳ ع ۹)

اور جن لوگوں نے پرور دگار کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے صبر کیا۔

سلام علیکم بما صبر تم فنعم عقبی الدار (پ ۱۳ ع ۹)

بعوض تمہارے صبر کرنے کے تم پر سلامتی ہو دیکھو تمہارا انجام کار کیسا اچھا ہوا۔

ولنصبرن علی ما اذیتمونا (پ ۱۳ ع ۱۴)

اور جو تکلیف تم ہم کو پہنچاتے ہو ہم ان پر ضرور صبر کریں گے۔

سواء علینا اجزعنا ام صبرنا (پ ۱۳ ع ۱۵)

ہمارے لئے دو حالتیں برابر ہیں خود ہم روئیں پیٹیں یا صبرو سکوت اختیار کریں

الذین صبروا وعلی ربھم یتوکلون (پ ۱۴ ع ۱۲)

وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا اور جو لوگ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔

ولنجزین الذین صبروا اجرھم باحسن ماکانو یعملون (پ ۱۴ ع ۱۹)

اور جن لوگوں نے صبر کیا اور اس کا اجر ہم ضرور اس سے کہیں بہتر عطا کریں گے جیسے کہ وہ عمل کیا کرتے تھے۔

ثم ان ربک للذین ھاجروا من بعد مافتنو ثم جاھدوا وصبروا ان ربک من بعدھا لغفور رحیم (پ ۱۴ ع ۲۰)

پھر ضرور تمہارا پروردگار ان لوگوں کے واسطے جنہوں نے آزمائے جانے کے بعد اپنے گھر چھوڑ دئے پھر جہاد کیا اور صبر کیا۔

واصبر وماصبرک الا باللہ (پ ۱۴ ع ۲۲)

اور اے رسول صبر کرو اور تم سے صبر نہ ہو گا مگر اللہ ہی کی مدد سے۔

قل ستجد نی ان شاء اللہ صابر ولااعصی لک امراً" (پ ۱۵ ع ۲۱)

موسیٰ علیہ الصلواۃ السلام نے عرض کی کہ اگر اللہ نے چاہا آپ مجھے صبر کرنے والا ہی پائیں گے اور میں کسی معاملہ میں آپ کی فرمانی نہیں کروں گا۔

واسماعیل وادریس وذالکفل کل من الصابرین۔ (پ ۱ ع ٦)

اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل ان میں ہر ایک صبر کرنے والا تھا۔

والصابرین علی ما اصابھم (پ ۱۷ ع ۱۲)

(بشارت دو ان کو) کہ جو مصیبت ان پر پڑتی ہے اس پر صبر کرنے والے ہیں۔

انی جزیتھم الیوم بما صبروا انھم الفائزون۔

آج جیسا کہ انہوں نے صبر کیا تھا ان کو میں نے جزاء دی کہ وہ کامیاب ہیں (پ ۱۸ ع ٦)

یہی وہ لوگ ہیں جن کو بوجہ اس کے کہ انہوں نے صبر کیا دوہرا اجر دیا جائے گا۔

Scanned with CamScanner

ان فی ذلک لآیات لکل صبار شکور(پ ۲۱ ع ۱۳)

بے شک ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں۔

ومایلقھا الاالذین صبروا وما یلقھا الا ذوحظ عظیم(پ ۲۴ ع ۱۹)

اور اس خصلت (بدی کا دفعیہ اچھائی سے کرنا) کے قبول کرنے کی توفیق سوائے ان لوگوں کے جنھوں نے صبر کیا ہے۔ اور کسی کو نہیں ملے گا۔

ولمن صبرو غفروا ان ذلک لمن عزم الامور(پ ۲۵ ع ۵)

اور البتہ جو صبر کرے اور بخش دے تو اس میں شک نہیں کہ یہ معاملہ کی پختگی میں داخل ہے۔

ولنبلونکم حتی نعلم المجاہدین منکم والصابرین ونبلو اخبار کم(پ ۲۶ ع ۸)

اور ہم تمہاری آزمائش ضرور کریں گے۔ یہاں تک کہ ہم میں سے جہاد کرنے والوں کو سمجھ لیں اور صبر کرنے والوں کو سمجھ لیں اور تمہاری خبروں کو جانچ لیں۔

فاصبرلحکم ربک ولا تکن کصاحب الحوت (۲۹ ع ۴)

اب تم اپنے پرور دگار کے فیصلہ کے انتظار میں صبر کرو اور مچھلی والے کے مانند نہ ہو جانا۔

فاصبر صبر "جمیلا" (پ ۲۹ ع ۷)

اور لوگ جو کچھ بھی کہتے ہیں اس پر صبر کرو اور ان کو خوبی کے ساتھ چھوڑ بیٹھو۔

وجزاھم بماصبرواجنتہ وحریرا" (پ ۲۹ ع ۱۹)

اور جیسا کہ انہوں نے صبر کیا اور اس کے عوض میں ان کا بدلہ جنت اور ریشمی لباس ہیں۔

ثم کان من الذین امنواوعملو الصلحت وتوا صوابالصبر وتوا صوابالمرحمتہ(پ ۳۰ بلد)

پھر وہ ان لوگوں میں سے ہوتا جو ایمان لائے ہیں اور ایک دوسرے کو صبر کرنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کو رحم کرنے کی تاکید کرتے رہتے ہیں۔

الاالذین امنوا وعملو الصلحت وتواصوابالحق وتوابالصبر(پ ۳۰ عصر)

(انسان خسارے میں ہے) سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے اور ایک دوسرے کو حق کی پیروی کی تاکید کرتے رہے اور ایک دوسرے کو صبر کی وصیت کرتے رہے۔

حرمت تعزین پر صریح آیات

وان عاقبتم فعاقبو بمثل عوقبتم بہ ولئن صبرتم لھو خیرللصابرین اور اگر بدلہ تو اتنا ہی بدلہ لو جتنی کہ تم پر سختی کی گئی اور اگر صبر کرو تو وہ صبر کرنے والوں کے لئے بہت ہی اچھا ہے۔

واصبر وماصبرک الا باللہ ولاتحزن علیھم

اور اے رسولؐ صبر کرو اور تم سے صبر نہ ہو گا۔ مگر اللہ ہی کی مدد سے (شہدائے احد) کے متعلق رنج نہ کرو۔

یہ دونوں آیتیں باتفاق مفسرین' غزوہ احد کے متعلق نازل ہوئی ہیں۔ ۷۰ پروانہائے شمع محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع اور اعلاء کلمتہ اللہ کے لئے کفار کی تلواروں اور نیزوں سے حضور علیہ الصلواۃ والسلام کے سامنے خاک و خون میں تڑپ گئے حتی کہ آپ کے چچا مبارک سید الشہداء حضرت حمزۃ رضی اللہ عنہ بھی انتہائی بے دردی سے شہید کئے گئے۔ ناک کان کاٹ کر آپ کا مثلہ کیا گیا۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر غم کا پہاڑ ٹوٹا فرط اور جوش انتقام سے فرمایا اگر اگلے سال ہمیں کفار پر غلبہ نصیب ہوا تو ہم ان کے ۷۰ آدمیوں کے ساتھ یہ سلوک کریں گے تو آیت کریمہ نے آپؐ کی آتش غم و انتقام پر رحمت کا پانی چھڑکا۔ صرف بالمثل انتقام کی اجازت ملی پھر صبر کو بہترین فرمایا۔ شہداء پر غم کھانے کو ممنوع قرار دیا اگر نالہ وغم اور تعزیہ وغیرہ کی اسلام میں قدرے بھی گنجائش ہوتی تو کبھی بھی قرآن کریم آپؐ کے انتہائی جذبات پر قدغن نہ لگاتا بلکہ غم اور سوگ منانے کی اجازت دیتا مگر جب تین دن سے زیادہ سید الشہداء پر رونا ممنوع ہو گیا (سیرت ابن ہشام) چالیسواں یا سالانہ برسی اور تعزیہ کا تو عہد نبویؐ میں تصور ہی نہ تھا۔ تو آپؐ کے مہکتے پھول حضرت حسینؓ اور آپ کے ساتھیوں کا غم منانے' تعزیہ کرنے کی بھی اسلام میں گنجائش نہیں چہ جائیکہ تعزیہ کی رسومات کو بنیاد بنا کر بدعات کا قلعہ تعمیر کر لیا جائے۔

ولا یعصینک فی معروف فبایعھن واستغفرلھن اللہ(پ ۲۸ ع ۸)

اور کسی نیکی میں تمہاری نافرمانی نہ کریں تو ان کی بیعت قبول کر لو اور ان کے حق میں خدا سے مغفرت مانگو۔

یہ سورت ممتحنہ کی اس آیات کا آخری ٹکڑا ہے" کہ اے نبیؐ! جب تمہارے پاس ایمان والی عورتیں بیعت ہونے آئیں تو ان شرائط پر ان سے بیعت لیں کہ وہ کسی چیز کو اللہ کا شریک (درذات و صفات) نہ بنائیں گی(مثلاً جن' فرشتہ' پیر پیغمبر' شہید اور مقبول خدا کی یاد

گاروں جن میں ہمر' بت' تعزیہ' علم دلدل' ضریح تیغ' ورلت' پتھر و مٹی کی تختیہ وغیرہ شامل ہے)

۲۔ کسی چیز کو چوری نہ کریں گی۔

۳۔ اور زنا نہ کریں گی۔

۴۔ اور اولاد کو قتل نہ کریں گی۔

۵۔ از خود کسی پر بہتان والزام نہ تھوپیں گی۔ اور کسی بھی نیکی میں آپ کی مخالفت نہ کریں گی۔

آیات مذکورہ کا خلاصہ =

مندرجہ بالا تمام آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب ہماری پیاری اور محبوب چیز ختم ہو جائے تو ہمیں اس پر صبر کرنا چاہئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی شہداء پر صبر کرنے کا فرمایا گیا اور حزن و ملال سے منع کیا گیا اور تین دن سے زیادہ کسی صحابی پر آنسو نہیں بہائے گئے۔ ان آیات سے یہ بات عیاں ہوگئی کہ تعزیہ کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ ان شبہات کے دیکھنے سے غم تازہ ہوتا ہے۔ اور شیعہ بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے رونا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں جو کہ جائز نہیں۔ قرآن ہمیں تعزیہ کرنے کی بجائے صبر کرنے کا حکم دیتا ہے۔

تعزیہ بدعت ہے =

بدعت کا لفظ بدع بدیعا" نئی اور انوکھی چیز ہونا سے ماخوذ ہے گو ازروئے لغت ہر نئی چیز اور نئی بات کو بدعت کہا جاتا ہے۔ مگر اصلاح شرع اور عرف مذہبی میں بدعت کا لفظ مذموم معنوں میں ہی استعمال ہوتا ہے مذکورہ بالا ارشادات پیغمبرؐ سے بدعت کی تعریف یہی مستنبط ہوتی ہے کہ ہر وہ قول یا عمل جس کا ثبوت کتاب اللہ حضرت پیغمبر اور ارشادات صحابہ سے نہ ہو اور محض اپنی رائے سے ایجاد کر کے قابل ثواب اور جزو دین سمجھ کر اس کی اتباع کی جائے تو وہ بدعت ہے سنی و شیعہ علما بھی تقریباً اسی مفہوم پر مشتمل تعریف کرتے ہیں۔ کہ

بدعت ہر وہ کام ہے جس کی اصل ادلہ شرعیہ سے ثابت نہ ہو یا عہد رسول عہد صحابہ و عہد تابعین میں باوجود مقتضی کے اس کا ثبوت نہ پایا جاتا ہو مگر اسے دین سمجھ کر کیا جائے۔

علماء کی تعریفات لکھنے کی حاجت نہیں۔ یہاں صرف جدید نسیم اللغات اردو سے تعریف نقل کی جاتی ہے۔ اور ضخیم مجموعہ لغت وادب کے مرتبین سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنوی' سید قاسم رضا نسیم امروہوی' آغا محمد باقر نبیرہ آزاد ہیں۔ تینوں مذہب شیعہ کے مستند عالم و ادیب ہیں اس ادب و لغت کی کتاب میں بھی انہوں نے اپنے مذہب کی اشاعت پر اور موید اہل سنت امور سے احتزازم پر کمال زور و تعصب ثابت کر دکھایا ہے۔ خیران شیعہ ادباء نے "بدعت" کے تحت یہ ترجمہ و تعریف کی ہے۔

"مذہب میں کوئی ایسی نئی بات نکالنا جس سے اصول میں فرق پڑتا ہو۔ حرام' ناجائز کفر' رخنہ' ظلم' ایجاد اور جھگڑا ہے۔

وہی مذہب ہے اپنا بھی جو قیس و کوہکن کا
تھا نئی راہ افتراء ہے کب بھلا مومن نے بدعت
کی (نسیم اللغات صفحہ ۳۹ مطبوعہ شیخ غلام علی لاہور)

تو مندرجہ بالا شیعہ علماء کی تعریف کی بناء پر تعزیہ بدعت ٹھہرا کیونکہ اس کا ثبوت خیرالقرون کے علاوہ شیعہ کے اماموں کے ادوار میں بھی نہیں ملتا۔

تعزیہ شرک ہے =

شہدائے کربلا کی یاد گاروں (یعنی تعزیہ) کے ساتھ تقدس و تقرب کا وہی طریق کار شیعوں نے اپنایا ہوا ہے جو قریش مکہ اپنے بزرگان اسلام کی یاد گاروں کے ساتھ کیا کرتے تھے۔ مثلاً ابراہیم علیہا اسلام شہید مظلوم کا بت ہبل نامی کعبہ کی چھت پر رکھا گیا تھا اور نعرہ یا ہبل انصرنا لگایا جاتا تھا۔ حضرت ابراہیم اسماعیل علیہاالسلام کے مجسمے کعبہ شریف میں نصب تھے۔ اور ان سے بھی مدد مانگا کرتے تھے۔ بعینہ شیعہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے روضہ اقدس کی شبیہہ اور ان کے گھوڑے کی طرف منسوب ایک گھوڑا تیار کر کے (جسے یہ تعزیہ کہتے ہیں) یا علی مدد کے ساتھ ساتھ یا حسینؓ مدد کے نعرے لگاتے اور ورد کرتے ہوئے جلوس نکالتے ہیں۔ قرآن میں اللہ نے ایسے ہی مجسموں اور شبیہوں کو صنم اور وثن سے تعبیر فرمایا ہے کیونکہ شرک کی ابتداء ہمیشہ ان مجسموں' شبیہوں اور قبروں سے ہوئی ہے۔ کیونکہ یہ مجسمے اور شبیہات نیک اور اولیاء اللہ کی طرف منسوب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی تعظیم کی جاتی ہے بندوں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ملاپ کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ اور ان محبوبان الٰہی کی یاد گاروں کو سامنے رکھ کر ان کو حاضر و ناظر اور عالم الغیب جان کر ان کی یاد گاروں کے آگے جھکتے دعائیں مانگتے' چومتے' نذر و نیاز دیتے اور قربانی چڑھاتے ہیں اولاد مانگتے اور منتیں مانتے ہیں' جو کہ ازروئے قرآن اور حدیث واضح شرک ہے۔ اور مندرجہ

Scanned with Cam

بالا تمام باتیں بدرجہ اتم شیعوں کے تعزیہ کے اندر موجود ہیں اور شیعہ انھیں پوجتے اور انھیں نفع و نقصان کا مالک سمجھتے ہیں۔کہ

و یعبدون من دون اللہ مالا یضرھم ولا ینفعھم ویقولون ھولا شفعاء ناعنداللہ قل اتنبون اللہ بمالا یعلم فی السموات ولا فی الارض سبحانہ و تعالی عمایشر کون (یونس ع ۲)

وہ اللہ کو چھوڑ کر ان کو پوجتے ہیں جو ان کو نہ کوئی ضرر پہنچائیں اور نہ کوئی نفع بخشیں اور کہتے ہیں کہ یہ خدا کے پاس ہمارے سفارشی ہیں۔ تم یہ کہہ دو کہ تم خدا کو اس چیز سے آگاہ کرتے ہو جسے وہ آسمان میں جانتا ہے اور نہ زمین میں اور جن چیزوں کو وہ اس کا شریک ٹھہراتے ہیں اس کی ذات اس سے منزہ اور بلند ہے۔

(ترجمہ شیعہ مقبول)

الحاصل مشرکین مکہ اور خاندان نبویؐ کے کافر قریش کے شرک کی حقیقت یہی تھی کہ اللہ کے نیک بندوں کی یادگاریں بناتے، تعظیم بجا لاتے، دعا مانگتے، اولاد اور حاجات طلب کرتے۔ منتیں مانتے، چڑھاوے دیتے، چومتے، جھکتے، اور پیشانی ٹیکتے مشکلات کے وقت ان کے آگے روتے دھوتے تھے۔ ان کو حاضر و ناظر عالم و الغیب، متصرف در کائنات اور مشکل کشا جانتے تھے۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی کو غیراللہ کی پرستش اور عبادت قرار دیا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ وہ خدا کو سب سے بڑا معبود مانتے ہیں اور مقربین (ان کی یادگاروں) کی اس عبادت کو اللہ کی عبادت و تقرب اور سفارش کا ذریعہ جانتے تھے۔ بالکل اسی طرح تعزیہ میں شیعہ اللہ کے نیک بندوں حضرت حسینؓ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور منتیں مانتے اور ان کے آگے روتے ہیں۔ اسی کو اللہ نے شرک و کفر قرار دیا ہے۔ ہر صنعت و حرفت اور فن کے سانچے ڈیزائن اور نمونے بدلتے ہیں مگر حقیقت نہیں بدلا کرتی۔ اب اگر مقرب بزرگوں کی یادگاریں، مجسم صورت اور بت کی شکل کی نہیں بنائی جاتی۔ بلکہ قبر، تعزیہ، روضہ، ضریح، ذوالجناح، علم، تابوت، تخت، اور براق، (ان کی تفصیل آگے آرہی ہے) کی شکل میں اپنے ہاتھ سے بنائی جاتی ہے اور اس کے ساتھ وہ تمام امور بالا کئے جاتے ہیں۔ یا جاہل سنی انہی عقائد کے ساتھ بزرگان دین کے مزارات، عبادت گاہوں یا اور یادگاروں پر جاتے ہیں تو اس کے شرک ہونے میں شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے۔ کیا شرک صرف انسانی مجسمہ و بت کے ساتھ ہی خاص ہے؟ پھر کیوں قرآن پاک نے فرشتوں، پیغمبروں، خصوصاً حضرت عزیز و عیسیٰ و موسیٰ علیہم السلام کے متعلق مذکورہ بالا عقائد و افعال بجا لانے والوں کو صراحۃً مشرک اور کافر کہا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم کی بشارت دی ہے۔ الغرض انبیاء کرام کی تعلیمات و سنن سے بے خبر انسان بڑا بھولا ہے۔ وہ غیر شعوری طور پر شرک کرتا ہے، علماء شیعہ ،علماء بدو پیران و سوء ان سادہ لوحوں سے خوب شرک کرتے ہیں اور سمجھنے سمجھانے کا موقع ہی نہیں دیتے۔ کلام اللہ پڑھ کر شرک کی تردید کرنے والوں اور سنت پیغمبر کے فرمانبرداروں کو ناصبی، وہابی اور گستاخ مشہور کرتے ہیں۔ یہ شیعہ قریش کے پیرو کار اور ابو طالب کے ایمان کے دعویدار وہی پرانا مذہب رکھتے ہیں۔

بدل کے بھیس آتے ہیں زمانے میں لات و منات

شیعہ انبیاء کرام کی مقدس سیرتوں سے مسئلہ تعزیہ کو اجاگر کریں یا کم از کم آئمہ اہل بیت کرام کے ارشادات صریح پیش کریں اور ان ارشادات پر ان کا عمل تواتر سے ثابت ہو کہ وہ ہر سال صرف عشرہ محرم میں ماتمی مجالس قائم کرتے تھے، سینہ کوبی و نوحہ خوانی کرتے تھے۔ تعزیہ اس کی شبیہہ، ضریح و علم بناتے تھے۔ یا ذوالجناح کا جلوس نکالتے تھے اور لوگوں سے ان چیزوں کی تعظیم کرواتے تھے۔ نیز دسواں بیسواں چہلم وغیرہ رسومات معینہ کرتے تھے۔ اگر کتب صحاح اربعہ شیعہ میں ان چیزوں کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اور آئمہ اہل بیت سے (معاذ اللہ) صحیح ثبوت ہو تو بے شک شیعہ حضرات اپنے مخصوص حلقوں اور حدود میں شب و روز اسی میں مصروف رہیں اور تحفظ تعزیہ کی بھی رٹ لگاتے رہیں دعا ہے کہ اسی محبوب مشغلہ میں دنیا میں ان کا خاتمہ اور آخرت میں بعثت ہو۔

لیکن اگر قرآن و حدیث نبویؐ اور حضرات اہل بیتؓ کے ارشادات میں اور ان کی پاکیزہ سیرتوں میں ذرہ بھر بھی اس کا ثبوت نہ ہو اور نہ ہی ثبوت ممکن ہے تو اہم اہل تشیع کے لیڈران اور مجتہدین سے اہل بیت کرامؓ کے نام پر ہی ایہ اپیل کرتے ہیں کہ اگر انہی میدان محشر کی سخت گرمی کے وقت چہار معصومین (اشیعہ) کی موجودگی میں بدرگاہ ذوالجلال میں پیشگی کا یقین ہے تو خدارا اسلام پر، اور اس کی آل اولاد پر یہ اتہام ہرگز نہ لگائیں ان کا دامن مبارک ان بدعات سیئہ اور خصائل جاہلیہ سے پاک ہے۔ نیز

Scanned with Cam

حضور اکرمؐ کے اس اس فرمان کو مدنظر رکھیں کہ

من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار (مشکوٰۃ)

جس نے میری طرف عمداً غلط بات منسوب کی۔ پس وہ اپنا ٹھکانہ جہنم بنالے (او کما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نیز عوام اور ارباب اقتدار کو بھی یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ یہ تعزیہ یا عزاداری محرم ہمارا مذہبی شعار ہے ۔اس کا قانونی تحفظ ہونا چاہئے۔ اور مطلقاً ہر جگہ ہمیں بجا لانے کی اجازت ہونی چاہئے۔ مگر نہ یہ اسلام ہیں نہ اسلام کی تعلیم سے ہیں ان کو جزو اسلام ماننا دراصل اسلام محمدی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا کفر و انکار ہے۔ ایسی بدعات و کفریات کو مذہبی شعار جان کر تحفظ یا اشاعت کی اپیل کرنے والوں کو سنگین سزائیں ملنی چاہئیں۔

الغرض جس شخص کے دل میں ذرہ بھر بھی سرکا دو عالم حضرت محمد نبی مکرم رسول محترم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور آپؐ کے اہل بیت کے ساتھ سچی عقیدت و اطاعت ہے یا وہ آئمہ اہل بیتؑ کو واقعی سچا جانتا ہے تو اس کے لئے مندرجہ بالا حقائق کافی ہوں گے۔ ہاں اگر کوئی منافق ہو صرف مسلمانوں میں محفوظ رہنے میں اپنے مفاد کی خاطر قرآن و سنت کا نام لیتا ہے یا اہل بیت سے دعویٰ الفت، یزید و بنی امیہ سے دشمنی کی خاطر حب علی در بغض معاویہ کا مصداق ہے یا چونکہ اپنے مذہب کی بنیاد انہی رسوم جاہلیہ اور پروپیگنڈہ پر تعمیر شدہ ہے انہیں چھوڑنے پر مذہب شیعہ اور ملت جعفریہ کا وجود تشخص معدوم ہو جائے گا یا پھران کی حرمت و بندش تسلیم کرنے سے زعماء قوم اور پیشوایان مذہب کی رونق دوکان ختم ہو جائے گی۔ اور ہر قسم کے فاسق و اوباش کو ٹکٹ جنت نہ ملنے سے شیعہ کی عددی طاقت کم ہو جائے گی۔ ایسی صورت میں سینکڑوں ارشادات صریحہ بر حرمت تعزیہ بھی نقل کر دئے جائیں تو شیعہ بھی سر تسلیم خم نہ کرے گا۔

آیئے اب شیعہ کے چھٹے امام حضرت جعفر صادق سے بھی فیصلہ سن لیں کہ آیا کسی شمات پر رونا پیٹنا یا تعزیہ کرنا چاہئے۔ یا منہ پر مہر سکوت لگا کر صبر کرنا چاہئے۔

"امام جعفر صادق فرماتے ہیں۔ جسے کوئی مصیبت آئے تو وہ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی مصیبت (یوم وفات) یاد کرے کیونکہ وہ عظیم ترین مصیبت تھی۔ (کافی باب التعزی)

عن ابی عبداللہ قال من ذکر مصیبتہ ولو بعد حین فقال اناللہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العلمین اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف علی افضل منھا کان الھمن الاجر مثل ماکان عند صدقۃ (کافی ج ۳ صفحہ ۲۲۴)

امام صادق فرماتے ہیں جو مصیبت یاد کرے اگرچہ کچھ مدت بعد ہو اور دعا پڑھے کہ ہم اللہ ہی کے لئے جیتے ہیں اور اس کی طرف لوٹنے والے ہیں اور سب تعریفیں اللہ پروردگار عالم کے لئے ہیں اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور اسے بہتر بدل دے تو اسے وہی ثواب ملے گا۔ جو پہلے والا تھا۔

تو ثابت ہو گیا کہ شیعوں کو امام جعفر صادق کے اقوال پر عمل کرتے ہوئے دس محرم یا اس سے پہلے جب شہداء کربلا کی یاد آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کو یاد کریں۔ کیونکہ یہ دنیا کا سب سے بڑا دکھ اور غم ہے۔ جب اس غم کو یاد کر کے صبر کرنے کا حکم دیا گیا تو شہداء کربلا کے دکھ میں تعزیہ کرنا شیعوں نے کہاں سے نکال لیا۔ اپنے امام کی موافقت کرتے ہوئے جب ایک مدت بعد آج بھی اگر ان کو شہداء کربلاء کی مصیبت یاد آئے تو تعزیہ کرنے کی بجائے امام صادق کی بتائی ہوئی یہ دعا

انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العلمین اللھم اجرنی فی مصیبتی واخلف علی افضل منھا

پڑھنی چاہئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے امام کی مخالفت کرتے ہوئے محرم میں یہ شیعہ تعزیہ کے جلوس نکال کر سینہ کوبی کرتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ صبر کرنے کی بجائے تعزیہ کے جلوس نکال کر رونے پیٹنے اور سینہ کوبی کے متعلق امام جعفر کیا فرماتے ہیں۔

امام جعفر صادق نے فرمایا =

لاینبغی الصیاح علی المیت ولاشق الثیاب وقال لایصلح الصیاح علی المیت لا ینبغی ولکن الناس لایعرلونہ والصبر خیر۔

(کافی صفحہ ۲۲۶)

میت پر چیخنا بین کرنا اور کپڑے پھاڑنا جائز نہیں۔ میت پر آواز سے رونا جائز نہیں اور نہ مناسب ہے لیکن لوگ اس مسئلہ کو جانتے نہیں حالانکہ صبر ہی بہتر ہے۔

تو بات واضح ہو گئی کہ اہل تشیع کو تعزیہ اور رونے دھونے کی بجائے بہتر چیز یعنی صبر کو

اپنانا چاہئے اگر ایسا نہ کریں گے تو بقول امام گنہگار ہوں گے اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں ہر مصیبت میں اگر تو صبر کرے تو تجھے ثواب ملے گا۔ گو تقدیر جاری ہو گی اور اگر تو رونے پیٹنے لگے تو تقدیر ہو کر رہے گی۔ ہاں تو صاحب وبال ہو گا۔ (نہج البلاغہ ج ۳ صفحہ ۲۲۴) تعجب ہے کہ آج مذہب شیعہ تعلیم امام کے بالکل برعکس ہو چکا ہے۔ کہ جو مروجہ تعزیئے کے جلوس میں بے صبری کا مظاہرہ کرتے ہوئے سینہ کوبی کرے گنہگار نہ ہے اور جو یہ سب کچھ کرے وہ صاحب اجر اور گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

مجتہدین شیعہ بھی تعزیہ کو حرام کہتے ہیں:

حقیقت و صداقت منہ سے نکل کر ہی رہتی ہے فی الجملہ دیانت دار قسم کے علماء شیعہ میں بھی ایسے ہیں جو ان بدعات کی علانیہ مذمت و تردید کرتے ہی۔ ماضی میں ایک الفت حسین صاحب ذمہ دار شیعہ عالم ہو گزرے ہیں انہوں نے شیعہ کے کفر و شرک کی اصلاح کے لئے ایک کتاب لکھی ہے اس کا نام " تنقیح المسائل" ہے۔ اس کے چند حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

"تعزیہ وغیرہ ہرگز مذہب آئمہ درست نہیں بلکہ بمنزلہ سوانگ ہے"
(تنقیح المسائل صفحہ ۱۷-۱۸)

ماتم حسین (یعنی تعزیہ) پر جو کچھ شیعہ کرتے ہیں یہ سب اسراف ہے سرو سینہ ماتم حسین میں پیٹنا بے فائدہ ہے۔ (ایضاً)

آگے صفحہ ۷۰ پر فرماتے ہیں " شادی قاسمؑ (جو تعزیہ کی ایک قسم ہے) بے اصل واقعہ ہے"

اور اصلاح الرسوم بکلام المعصوم صفحہ ۲۵۴ پر ہے۔ "تعزیوں کے سامنے شیرنی رکھنا حرام ہے۔ طوق اور زنجیر پہننا حرام ہے۔ علم اور تعزیہ کے سامنے زیارت پڑھنا حرام ہے" (ایضاً صفحہ ۲۹۶)

شیعان پنجاب کے معروف عالم مولانا محمد حسین ڈھکو نے شیعہ کی اکثریت کے شرک و بدعت سے نالاں ہو کر احسن الفوائد اور " عقائد الشیعہ" جیسی ضخیم کتابیں لکھی ہیں اور اکثر مدعیان تشیع کو مفوضہ (جن پر آئمہ نے صریح لعنت فرمائی ہے) اور شیخی العقیدہ بتایا ہے جن کا سرخیل شیخ احمد احسائی تھا اور اس نے غلو سے شرک و بدعت کو اہل تشیع میں رواج دیا اور بہت سے علماء اسلام نے اس کی تکفیر کی ہے۔ چنانچہ اس صاف گوئی سے ملک کے تمام شیعہ بھڑک اٹھے اور اسے وہابی اور گستاخ آئمہ بنا ڈالا۔ موصوف نے "اصلاح المجالس و المحافل " کے نام سے ایک رسالہ لکھا جو مجالس عزا سے بدعات و منکرات کے ازالہ میں ہمارے ضمیر کی آواز ہے۔ لہٰذا رسالہ مذکورہ کے چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

عشرت کنیم ز تعزیہ اش ے نہیم نام
حاشا کہ رسم و راہ محبت چنیں بود
(اصلاح المجالس والمحافل)

تعزیہ کی تاریخی حیثیت

آیئے مروجہ تعزیہ کا تجزیہ کریں اور اس میں کیا کیا بدعات ہیں اور کیسے معرض وجود میں آئیں ہم اپنے چشم دید یا شنیدہ امور بیان کرنے کی بجائے مستند اور بہتر یہی سمجھتے ہیں کہ ایک شیعہ فاضل کا مضمون جو اس موضوع پر اہم دستاویز ہے۔ ہدیہ قارئین کر دیں۔

شیعی پرچہ ماہنامہ المعرفت حیدر آباد بابت محرم ۱۳۸۹ھ میں مدیر حشمت علی ممتاز الافاضل نے غلام احمد فرقت کاکوروی شیعی کا مندرجہ ذیل مضمون شائع کیا۔

لفظ تعزیہ تعزیت سے نکلا ہے۔ جس کے معنی ماتم پرسی یا مرنے والے پر اظہار رنج و غم کے ہوتے ہیں ا۔ تعزیہ داری کے بارے میں ابھی تک پوری تحقیق و تدقیق کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ اس کی ابتداء کہاں سے ہوئی البتہ اس کے آغاز کے بارے میں ایک روایت یہ ضرور ہے کہ سب سے پہلا تعزیہ صاحب قرآن امیر تیمور نے رکھا تھا۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی جاتی تھی کہ تیمور کو حضرت امام حسینؓ سے بے حد عقیدت تھی اور وہ ہر سال کربلائے معلی روضہ اطہر کی زیارت کو جاتا تھا۔ ایک سال جنگ وجدال میں وہ اس قدر مصروف رہا کہ وہ زیارت نہ کر سکا۔ چنانچہ اس نے روضہ اقدس کی شبیہہ منگوا کر اس کو تعویذ کی صورت میں بنوا لیا اور اور اس کی زیارت سے تسکین حاصل کر لی۔ بہر حال جہاں عزا داری کا تعلق ہے اسکی ابتداء ایران میں عہد صفوی (نویں صدی ہجری) سے ہوئی اس کے بعد ہندوستان میں جب خاندان تغلق کا زوال شروع ہوا اور سلطنت کا شیرازہ منتشر ہوا تو جنوبی ہندوستان میں ایک حسن گنگو نامی نے بہمنی سلطنت کی بنیاد رکھی حسن گنگو چونکہ ایران کے بہمنی خاندان (شیعہ) سے تعلق رکھتا تھا اس لئے اس

Scanned with Ca

کی سلطنت بہمنی کہلائی۔ اس سلطنت کے سلاطین میں شیعہ اور سنی دونوں عقائد کے بادشاہ مصاحبین اور وزراء شامل رہے۔ اس لئے شمالی ہند میں تعزیہ داری رائج ہونے سے پہلے تعزیہ داری کا آغاز ان سی ہوا جب چودھویں صدی (عیسوی) کے آخر میں سلطنت بہمنی کو زوال ہوا اور وہ پانچ چھوٹی چھوٹی سلطنتوں شاہی اور بریدشاہی ریاستوں میں عادل شاہی، نظام شاہی، اور بریدشاہی ریاستوں میں اکثر شیعہ عقائد کے لوگ گزرے ہیں۔ بالخصوص شاہی سلطنت میں یوسف عادل شاہ اور قلی قطب شاہی سلطنت میں یوسف عادل شاہ اور قلی قطب شاہ نے تعزیہ داری کو باقاعدہ طور پر رواج دیا اور ان ریاستوں میں باقاعدگی کے ساتھ دس روز تک یعنی محرم سے دس محرم تک عزاداری ہوتی تھی اور تعزیئے رکھے جاتے تھے"

ماہنامہ المعرفت حیدر آباد بابت محرم ۱۳۸۹ھ)

تعزیہ کی اقسام

یہ تو تھی تعزیہ داری کی ابتداء اور تاریخ اب جہاں تک تعزیوں کی اقسام کا تعلق ہے اس کی آٹھ قسمیں ہیں جن کی شبیہہ بنا کر واقعہ کربلا کی یاد کو تازہ کیا جاتا ہے۔ یہ قسمیں مندرجہ ذیل ہیں۔

۱= تعزیہ، ۲ ضریح، ۳ مہندی، ۴ ذوالجناح، ۵ تابوت، ۶ براق، ۷ تحت، ۸ علم

تعزیہ = دراصل لکڑی کی کھپچیوں اور رنگین کاغذ کی مدد سے حضرت حسینؓ کے پورے روضے کی شکل میں بنایا جاتا ہے اس میں بالکل ویسے ہی گنبد اور مینار ہوتے ہیں جیسے روضہ اقدس میں ہیں اور اس کے اندر کاغذ کی دو قبریں ہوتی ہیں۔ ضریح اور تعزیہ میں فرق صرف اتنا ہے کہ ضریح روضے کے آدھے حصے کی شبیہہ ہوتی ہے اور تعزیہ پورے حصہ کی۔ ضریح میں گنبد اور مینارے عموماً نہیں ہوتے مگر اسے بھی تعزیہ کی طرح رکھا جاتا ہے۔

مہندی = اس کی شکل بالکل کشتی نما ہوتی ہے اور یہ ساتویں محرم کو جلوس کی شکل میں نکالی جاتی ہے۔ یہ حضرت قاسم کی شادی کی یادگار کے طور پر منائی جاتی ہے۔

ذوالجناح = اس گھوڑے کی شکل کو کہتے ہیں جس پر بیٹھ کر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کفار سے لڑتے تھے۔ اس میں ایک گھوڑے کو باقاعدہ طور پر فوجی گھوڑے کی شکل میں مختلف اسلحہ سے مسلح کیا جاتا ہے اور اس میں گھوڑے کی لگام زرہ بکتر سب چیزیں ہوتی ہیں اور اس کی جھول میں سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں جو اس گھوڑے کی یاد تازہ کرتے ہیں جو حضرت حسینؓ کے بعد میدان کربلا سے تنہا واپس ہوا تھا۔ عقیدت مند اس کو بوسہ دیتے ہیں اور باقاعدہ آنکھوں سے لگا کر حضرت حسینؓ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں اور منتیں مانتے ہیں۔

تابوت = اس پالنے کی تصویر کو کہتے ہیں جس میں حضرت علی اصغر لیٹے تھے۔ حضرت اصغرؓ حضرت حسینؓ کے شیر خوار بیٹے تھے جو میدان کربلا میں اشقیا کے تیروں سے شہید ہو گئے اس جھولے میں بھی سرخ رنگ کے دھبے ہوتے ہیں اور اس کے ساتھ بھی ماتم کرتے ہوئے لوگ جلوس کی شکل میں نکلتے ہیں اور واقعہ پر گریہ کرتے ہیں۔

علم = حضرت عباس علیہ السلام کی یاد میں نکالا جاتا ہے جو حضرت حسینؓ کی فوج کے جنرل تھے۔ اور اس واقعہ پر گریہ کرتے ہیں۔

براق = اس کی شکل بھی گھوڑے کے مانند ہوتی ہے۔ اس میں گھوڑے کے دھڑ میں ایک انسانی چہرہ لگا دیا جاتا ہے اور اس کے دو پر ہوتے ہیں اور شاید اس کی یاد دلاتا ہے کہ حضرت حسینؓ شہادت کے بعد اس گھوڑے پر بیٹھ کر جنت تشریف لے گئے تھے۔

تحت = یہ عموماً سنی حضرات (یعنی جاہل نام نہاد قرآن وسنت کی تعلیمات سے بے بہرہ لوگ) نکالتے ہیں اور یہ تحت شہروں کی بجائے قصبات کے لوگ اپنے یہاں رکھتے ہیں اور یہ بھی ساتویں محرم کو حضرت قاسم کی شادی کی یاد تازہ کرتا ہے۔

تعزیہ داری ہندوستان میں ہی باقاعدہ طور پر منائی جاتی ہے۔ اور تقریب کی شکل میں منائی جاتی ہے اور اس میں ہندوستان کے مختلف شہروں اور صوبوں میں مختلف رواج اور دستور ہیں۔

(ماہنامہ المعرفت حیدر آباد بابت محرم ۱۳۸۹ھ)

یہ تھے دنیائے امام باڑہ اور اہل تشیع کے اعمال خاصہ در محرم اور اب ہم پیش کرتے ہیں ایک اقتباس مجاہد اعظم سے جس کے مولف ایک شیعہ عالم ہیں۔

"تعزیئے جس طرح ہندوستان میں ہوتے ہیں کہیں بھی نہیں ہوتے۔ یہاں تک کہ ایران جو شیعوں کا خاص گھر ہے وہاں بھی اس کا رواج

Scanned with Cam

نہیں۔ ہندوستان کے طول و عرض میں ہر جگہ تعزیئے بنائے جاتے ہیں اور یہ شیعوں پر ہی منحصر نہیں بلکہ سنی (جہلاء) اور ہندو بھی اس رسم میں شریک ہیں۔ آخر اسکی ابتداء کب ہوئی۔ کس نے اور کیوں کی افسوس اس کے بارے میں تاریخ خاموش ہے۔

(مجاہد اعظم صفحہ ۳۳۳)

یہ تو تھی تفصیل امور تعزیہ کی جس کا موجد تاتاریوں کا مشہور ظالم وسفاک امیر تیمور لنگ تھا۔ (اس کی تفصیل گزر چکی ہے) جسے شیعہ صاحب قرآن (العیاذباللہ) اور بہت بڑی شخصیت جانتے ہیں یعنی تعزیہ داری میں شیعہ کا امام وہادی یہی ہے اور اسی کے نقش قدم پر پوری ملت جعفریہ گامزن ہے قیامت کے دن جب ہر گروہ (نص قرآنی) اپنے امام کے ساتھ جس کی اتباع ہو گی بلایا جائے گا تیمور لنگ اور شیعہ ایک قطار میں ہوں گے۔

بدعتی پر امام صادق کا فتویٰ =

گزشتہ صفحات میں یہ ثابت کیا جا چکا ہے کہ تعزیہ بنانا شرک وبدعت ہے۔ اب ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ شرک و بدعت پر شیعوں کے امام صادق کا فتویٰ نقل کر دیا جائے چونکہ شیعہ اس کو رد نہیں کر سکتے۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی ہے کہ یہ تعزیہ بدعت و شرک ہے مذہب آئمہ شیعہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اب جو شخص کسی بدعت پر اصرار کرے اس کے بانی کی تعظیم کرے اور پیروی بھی اور لوگوں کو اس کی دعوت بھی دے۔ ایسا شخص امام باقر اور جعفر صادق کے نزدیک مشرک ہے چنانچہ اصول کافی باب الشرک صفحہ ۳۹۷ ج ۲ سے چند احادیث ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ امام باقر سے برود عجلی نے پوچھا آدمی کم از کم کس چیز سے مشرک بنتا ہے۔ تو فرمایا جو گٹھلی کو کہے یہ کنکری ہے یا کنکری کو کہے یہ گٹھلی ہے پھر اس کی بات کی اتباع کرے۔ (یعنی معمولی سی غلطی پر اصرار کرے اور اسے دین بنائے)

۲۔ امام صادق سے ابو العباس نے پوچھا آدمی کس چیز سے کم از کم مشرک بنتا ہے۔ فرمایا جو ایک رائے اور نظریہ گھڑے پھر اسی پر لوگوں سے محبت رکھے اسی سے (اعراض کرنے پر) لوگوں سے دشمنی رکھے۔

۳۔ امام صادق نے اللہ کے اس ارشاد **(ومایومن اکثرھم باللہ الا وھم مشرکون)** کہ اللہ پر اکثر لوگ یوں ایمان لاتے ہیں کہ اس کے ساتھ شرک بھی کرتے ہیں) کہ تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ آدمی شیطان کی تابعداری میں غیر شعوری طور پر لگ کر شرک کرتا ہے۔

۴۔ امام صادق نے دوسری روایت میں اس سے شرک درعبادت کی بجائے شرک دراطاعت مراد لیا ہے اور ارشاد الٰہی "کہ لوگ اللہ کی عبادت ایک کنارے پر ہو کر کرتے ہیں" کی تفسیر میں آیات ایک (بدعتی) آدمی کے حق میں اترتی ہے اور اس کے (بدعت میں) تابعداروں پر بھی صادق آتی رہتی ہے میں نے کہا کہ ہر وہ شخص اس کا مصداق ہو گا جو آپ کے سوا کسی چیز کو بھی اپنا متقدا بنالے فرمایا ہاں کبھی ایسا عمل (تعلیم امام کے خلاف غیر کو اپنا متدار بنانا) خالص شرک ہو گا۔

تعزیہ بنانے والا خارج از اسلام ہے =

بلکہ تعزیہ سازی اور اس سے متعلقہ یاد گاروں کے متعلق تمام آئمہ کرام کا بڑا شدید فتویٰ ہے۔ ایسے شخص کو وہ خارج از اسلام کہتے ہیں۔ شیعہ کے ذمہ دار عالم شیخ صدوق من لا یحضرہ الفقیہ میں امام صادق سے راوی ہے۔

من جدد قبرا او مثل مثالا فقد خرج من الاسلام

(الفقیہ صفحہ ۴۸)

جو کوئی قبر پھر سے بنائے یا اس کی تشبیہ وشکل بنائے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔

پھر شیخ صدوق اس کی شرح فرماتے ہیں۔

من مثل مثالا انه يعنى به انه من ابدع بدعته و دعا اليها اووضع دينا فقد خرج من الاسلام وقولى فى ذالك قول ائمتى صلوات الله عليهم

(من لا یحضرہ الفقیہ صفحہ ۴۹)

جس نے قبر کی تشبیہ وشکل بنائی مراد عام یہ ہے کہ کوئی بھی بدعت ایجاد کی اور لوگوں کو اس کی دعوت دی یا کوئی نیا مذہب بنا لیا تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا اس بات میں میں وہی کہتا ہوں جو میرے تمام آئمہ نے فرمایا۔

حرمت تعزیہ و مجسم پر اس سے بڑھ کر کیا صریح فتویٰ ہو گا۔ شیخ صدوق کے زمانے میں تعزیہ کی بدعت ایجاد نہیں ہوئی تھی۔ ورنہ وہ تعزیہ کی اقسام کا فردا فردا رد کرتے۔

Scanned with Cam

اظہار تشکر

حاجی منیر احمد شاہد چیئرمین بلدیہ جھنگ کی رہائی

الحمد للہ چیئرمین بلدیہ جھنگ حاجی منیر احمد شاہد جو کہ کئی سال سے پس دیوار زنداں تھے اور ان کے خلاف کئی ایک ناجائز لیکن سنگین مقدمات قائم کئے گئے تھے آخر کار اپنی بے گناہی ثابت کرتے ہوئے رہا ہوگئے حاجی منیر احمد شاہد کو عدالت برائے انسداد دہشت گردی فیصل آباد نے دو مرتبہ دو مختلف مقدمات میں ۱۰ سال اور ۸ سال قید کی سزا سنائی تھی۔ لیکن ہائی کورٹ لاہور نے دونوں مقدمات میں باعزت طور پر بری کر دیا ہے۔ سپاہ صحابہؓ کے دیگر کارکنوں کے خلاف بھی اسی طرح ناجائز مقدمات قائم کئے گئے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ تمام کارکنوں کے خلاف قائم کئے گئے مقدمات فوراً واپس لے کر ان کو رہا کردے۔

حاجی منیر احمد شاہد چیئرمین بلدیہ جھنگ کو ادارہ ماہنامہ خلافت راشدہ مبارک باد پیش کرتا ہے۔ اور ان سے توقع رکھتا ہے کہ وہ اپنے پیش رو وائس چیئرمین بلدیہ جھنگ (سابقہ چیئرمین) چوہدری سلطان محمود کی طرح بلدیاتی امور میں مشن جھنگوی شہیدؒ کو اجاگر فرمائیں گے اور جھنگ میں سپاہ صحابہؓ کے ذمہ دار احباب خصوصاً مولانا محمد اعظم طارق سے باہمی مشاورت کرتے ہوئے شہر کی زیادہ سے زیادہ بہتر انداز میں خدمت فرمائیں گے حاجی منیر احمد شاہد سے یہ بھی توقع کی جاتی ہے کہ وہ مفاد پرست عناصر سے ہوشیار رہیں گے اور جھنگوی شہیدؒ کے مشن کی مخالفت کرنے والے افراد سے وہی رویہ اختیار فرمائیں گے جس کی جماعت ان سے توقع رکھتی ہے۔

شیخ محمد اشفاق کی رہائی

شیخ محمد اشفاق مرکزی خازن سپاہ صحابہؓ بھی طویل اسارت کے بعد ضمانت پر رہا ہوگئے۔ ان کو پولیس نے بکتر بند کیس میں بلاجواز گرفتار کیا تھا۔ پولیس پہلے دن سے ہی تسلیم کرتی تھی کہ وہ وقوعہ کے وقت جائے وقوعہ سے کافی دور تھا اس کے باوجود اس کو طویل عرصہ تک پس زنداں رکھا گیا۔ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق صاحبان کی انتھک اور مخلصانہ کوشش سے آخر پولیس ان کو بے گناہ لکھنے پر مجبور ہوگئی اور عدالت برائے انسداد دہشت گردی فیصل آباد نے ان کو ضمانت پر رہا کردیا۔

اللہ کی اس کرم نوازی پر جماعت اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتی ہے۔

یکم محرم یوم شہادت فاروق اعظمؓ پر سپاہ صحابہ کے احتجاجی جلوسوں کی رپورٹ

ایم آئی صدیقی

سپاہ صحابہ حکومت پاکستان سے سالوں سے مطالبہ کر رہی ہے کہ خلفائے راشدین کے ایام سرکاری طور پر منائے جائیں اس دن عام تعطیل کی جائے حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی زندگی میں ہی سپاہ صحابہؓ نے حکومت کی سرد مہری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے ۲۲ جمادی الثانی کو جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یوم وفات ہے کو پورے ملک میں احتجاجی جلوس نکالنے کا فیصلہ کیا تھا جو کہ تاحال ہر سال ہر ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر پر نکل رہا ہے اس کے بعد جماعت نے حضرت مولانا حق نواز شہید کے ہی فیصلہ کے مطابق یکم محرم یوم فاروق اعظمؓ پر احتجاجی جلوس نکالنا شروع کیا۔ سپاہ صحابہؓ کا یہ موقف ہے کہ مذکورہ بالا جلوس کوئی عبادت نہیں ہیں بلکہ حکومت پر دباؤ ڈالنے کے لئے نکالے جاتے ہیں اگر حکومت خود ہی ان ایام کو سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کر دے تو یہ جلوس ختم کر دئے جائیں گے۔ سرگودھا شہر اس لحاظ سے مبارکباد کا مستحق ہے کہ وہاں انجمن تاجران سپاہ صحابہ سے تعاون کی بنیاد پر یکم محرم کو دو سال سے تمام مارکیٹیں بند کرنے کا اعلان کر دیتی ہے بلکہ ڈپٹی کمشنر بھی مقامی تعطیل کا اعلان کر دیتا ہے چنانچہ وہاں یکم محرم کو حضرت فاروق اعظمؓ کی سیرت بیان کرنے کے لئے دیگر پروگرام تو منعقد کئے جاتے ہیں لیکن جلوس نہیں نکالا جاتا۔ سرگودھا کے علاوہ پورے ملک میں یوم فاروق اعظم کے جلوس نکالے گئے لاہور میں ایک بہت بڑا احتجاجی جلوس نکالا" گیا جلوس کی قیادت مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے نائب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ صوبائی سرپرست مولانا پیر سیف اللہ خالد مولانا محمد الیاس فاروقی مجیب الرحمن انقلابی نے کی جلوس مسجد شہدا سے شروع ہو کر اسمبلی ہال پر اختتام پذیر ہوا جلوس کے اختتام پر روزنامہ خبریں کی کاپیاں جلائی گئیں۔ کیونکہ اس نے یکم محرم کو حضرت فاروق اعظمؓ پر ایڈیشن شائع نہیں کیا تھا۔ جھنگ میں جلوس جامع مسجد حق نواز شہیدؒ سے شروع ہو کر چوک ریل بازار پر ختم ہوا۔ جلوس کی قیادت چیئرمین بلدیہ حاجی منیر احمد شاہد وائس چیئرمین و صدر شہری تنظیم سپاہ صحابہ جھنگ چوہدری سلطان محمود مولانا عبدالغفور ضلعی صدر سپاہ صحابہ جھنگ نے کی۔ علاوہ ازیں پورے ملک میں یوم فاروق اعظمؓ کے جلوس نکالے گئے۔ جن میں خاص طور سے کراچی' حیدر آباد' ملتان' فیصل آباد' گوجرانوالہ' راولپنڈی' پشاور' خانیوال' بہاولنگر' چیچہ وطنی' ساہیوال' شیخوپورہ' بہاولپور' رحیم یار خان' ٹوبہ ٹیک سنگھ' منڈی بہاؤالدین قابل ذکر ہیں۔ تمام جلوس پرامن نکالے گئے اور مقررین نے حکومت سے خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منانے ملک کو سنی سٹیٹ قرار دینے اور تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت بل فوری طور پر منظور کرنے کے مطالبات کئے۔

Scanned with Cam

امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام العادلین

مولانا محمد الیاس بالاکوٹی جھنگ

امیر المومنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات امت مسلمہ کی وہ واحد عبقری شخصیت ہے جن کے مناقب وفضائل میں مسلم وغیر مسلم سکالرز مورخین یکساں رطب اللسان ہوئے ان کی جلالت شان وفکر رفیع۔ مدبرانہ بصیرت ژرف نگاہی سیاسی سطوت و شوکت کو سلام عقیدت پیش کرنا سبھی نے اپنی سعادت سمجھا اور تنقیص کو شقاوت خیال کیا۔ سیدنا فاروق اعظم کی اس سے بڑھ کر منقبت کیا ہوگی کہ آپ سرور کونین مغفیر موجودات کی دعاؤں و التجاؤں کا ثمرہ بن کر آئے اور امیدوں اور تمناؤں کا مرکز بن کر رہے اور اسلام کی عظمت و سربلندی کے لئے وہ کارنامہ سرانجام دئے گئے جو بعد میں ناممکن الوجود ہو کر رہ گئے۔

قدرت کا یہ عطیہ جو پیغمبرؐ نے مانگا تو مل گیا اور جب آیا تو مکہ ہل گیا اور جب یہ گرجا تو زلزلہ برپا کر دیا اس کے آتے ہی مسلمانوں میں اپنے وجود کا احساس ہو گیا اسلام نے انقلاب کی دہلیز پر قدم رکھا۔ مکہ کے ایک دور افتادہ مکان میں محصورین کعبتہ اللہ کے ساجدین شاکرین ہو گئے۔ اور جو مٹا دینے کی دھمکی دیتے پھرتے تھے اب جوابی دھمکی سن کر سہم سہم گئے اہل اسلام کو حیات نو بخشنے کے اعزاز پر دربار نبویہؐ سے فاروق کے لقب سے ملقب ہوئے۔

وہ جن کی ذاتی و شخصی آراء بھی اس قدر وقیع تھیں کہ نہ صرف رب تعالیٰ کے بعد کائنات کی سب سے بڑی ذات نبی الانبیاء کے مشیر و وزیر ہوئے۔ بلکہ عالم بالا میں بھی ان کی آراء کو کبھی کبھار ہو بہ ہو پذیرائی ملتی تھی۔ اور وہی رائے وحی خداوندی بند کر جبرائیل کی زبانی کلام ربانی ہو کر آجاتی کیا کہنے ہیں اس اعتماد و شرف قبول کے کہ خود محبوب کائناتؐ عمرؓ کو خراج تحسین اس انداز میں دیتے ہیں کہ عمرؓ جس راہ سے گزرے شیطان بھاگ جائے۔ عمرؓ کی صلاحیتیں اور کمالات تو نبوتانہ ہیں اگر سلسلہ نبوت منقطع ہو کر مجھ پر اختتام پذیر نہ ہو چکا ہوتا تو پھر عمر اس منصب پر فائز ہونے کا اہل تھا۔

شاید یہی وجہ ہے کہ سیدنا عمر فاروقؓ کے عادات و خصائل بلکہ کرامات انبیاء کرام کے مشابہ ہیں نیز حضور کا یہ ارشاد بھی ہے

علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل

کہ میری امت کے اہل علم بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں اور ظاہر ہے سیدنا فاروق اعظم سے بڑھ کر امت کا اہل علم ہونے کا مصداق اور کون ہو گا۔ اس نقطہ نظر سے مذکورہ بالا دونوں ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اعلیٰ درجے کی مشابہہ کس شخصیت کو حاصل ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سیدنا عمر فاروق جو محدث امت بھی ہیں کی کرامات انبیاء جیسی ہیں اور اعلیٰ درجے کی مشابہت پاتے ہیں عمر فاروقؓ کا تقاضا ہے یہ نبی کی یادگار جگہ ہے آپ اس کو مصلےٰ بنائیں رب ذوالجلال کی وحی تائید فرماتے ہوئے آئی واتخذو من مقام ابراہیم مصلےٰ تم مقام ابراہم کو نماز کی جگہ بنا لو اور پھر وہ جائے نماز بن گئی عرصہ ہوا رسول اللہ آپ وہاں نہ جائیں وہ جگہ آپ کے شایان شان نہیں وہ لوگ اعتماد کے قابل نہیں۔ ا... یا خود پیغمبر خدا اس سوچ کو ناپسندیدہ قرار دیتے ہیں مگر وحی خداوندی فاروق اعظم کی تائید کرتی ہے غور کیجئے اللہ تعالیٰ کا ایک پیغمبر دریائے قلزم پر لاٹھی مار کر اسے مطیع فرمان بنا کر اپنی قوم کو راہ بنا کر دیتے ہیں تو محدث محمدی سیدنا فاروق اعظمؓ اپنے دارالحکومت مدینہ منورہ سے ہی ایک حکمنامہ دریائے نیل کے نام ارسال کرتے ہیں اور اس طمطراق اور حاکمانہ جلال سے کہ ہائے و شائد۔ لکھا اللہ کے بندے اور مسلمانوں کے امیر عمرؓ کی طرف سے نیل مصر کے نام۔ اے نیل گر تو اپنے اختیار اور مقدرت سے بہتا ہے تو میری قلم رو سے باہر نکل جا اور اگر تیری روانی کا سررشتہ خداوند کے ہاتھ ہے تو ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملتجی ہیں کہ سیدھا ہو کر بہہ اور لوگوں کو رسوا نہ کر۔

عمر کا خط ملتے ہی دریا مطیع فرمان ہوا اور سال بہ سال کی سرکشی سے ہمیشہ کے لئے تائب ہو گیا اور آج تک بغاوت کی ہمت نہیں ہو سکی۔ اللہ تعالیٰ کے ایک پیغمبر ہوا کے دوش پر اڑتے ہیں ہواؤں و فضاؤں سے اپنی حکمرانی کے بل بوتے پر پیغامات ارسال کرتے ہیں تو محمدی خاک نشین اپنی سروری کا ایک پیغام دارالخلافہ میں مسجد نبوی کے منبر سے ہوا کے دوش پر روانہ کرتے ہیں یا ساریہ الجبل الجبل ادھر وہ پیغام نشر ہو جاتا ہے اور ادھر پہنچتا ہے بلا کم کاست ہو۔

بھو انہیں کی زبان و الفاظ میں پہنچتا ہے اور پھر نتیجہ خیز ثابت ہوتا ہے زمین کا ایک حصہ احد کانپنے لرزنے لگا تو محبوب خدا ڈانٹتے ہیں او احد ٹھہرے رہو تمہیں پتہ نہیں تم پر کون موجود ہیں ایک پیغمبر ایک صدیق دو شہید اور ڈانٹ ملتے ہی احد ساکت صامت ہو گیا۔

پھر یہی صاحب حق و صداقت ہی تو تھے جنہوں نے عرب کی زمین جب ہلنے لگی تو اپنا

ورامار کر جھاڑ پلائی کہ زلزلہ کیوں لاتی ہو۔ کیا عمرؓ نے تجھ پر عدل و انصاف کے بجائے ظلم و جور روا رکھا ہے؟

پھر کیا ہوا زمین مار کھاتی ہوئی سہم گئی۔

دنیا کے چند سو گز پر حکمرانی پانے والے اپنے آپ کو شہنشاہ معظم ظل سبحانی اور کیا کیا کہلاتے ہیں مگر اس دنیا کا سب سے بڑا باسطوت بے بدل حکمران جس کی حکمرانی کا یہ عالم تھا مگر جب سطوت و شوکت شان آن رعب و دبدبہ کی نمائش کا سب سے اہم موقع آیا تو وہاں یہ اس شان سے جلوہ افروز ہوئے کہ جسم اطہر کے لباس پر متعدد پیوند لگے ہوتے ہیں اور اپنے ہی غلام کو سوار کئے ہوئے اپنی سواری کی مہارت تھامے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔

مگر دیکھنے والوں نے امعان نظر سے دیکھا اور پرکھا اور بات کی تہہ تک پہنچ گئے اس لباس و وضع قطع والے کی بے وقعتی کا تاثر پیدا ہونے کے بجائے ان کے دل دھل گئے اور اپنی بے بسی لاچارگی کا دل پر ایسا یقین محکم مرتسم ہو گیا کہ خود ہی قدموں پر آ پڑے۔ آج تک کہیں بھی کسی فاتح یا حکمران یا باجبروت سالار کے لئے ایسا نہ ہو سکا۔ نہ ہو سکے گا تواضع و بے نفسی کا یہ عالم کہ کبھی زمین سے تنکا اٹھا کر اپنے نفس کو مخاطب کر کے کہتے ہیں تو اس سے بھی حقیر کمزور ہے۔

ایک موقع پر جب اپنے ایک عمل کی کوتاہی کا گمان گزر گیا تو داد رسی کے اس امیدوار کو ہی کوڑا تھما دیا کہ لے پکڑ اور اسی کوڑے سے عمرؓ کی پیٹھ ٹھونک دے اللہ اللہ عدل و انصاف کے صراط مستقیم پہ باریکی کی جستجو جہاں گری ہو جہاں داہی ہو تو یوں

اور فقیری ہو تو یوں ہو!

بوقت جان سپردگی ہوش آنے پر بھی سوال ہوا
مجھ پر خنجر کس نے چلایا قاتل کون ہے جب علم ہوا
ابولولو مجوسی ہے۔ (رافضیہ کے جد امجد بابا شجاع)

تو اللہ اللہ کی حمد و ثناء کی کہ رب ذوالجلال نے میرے خون سے کسی مسلمان کے ہاتھ کو رنگین ہونے سے بچا لیا۔ ذوالجلال کی آواز میں کائنات کا یہ بے عدیل حکمران اپنی قلم رو اور حکمرانی کی سرحدیں وسیع سے وسیع تر کر کے دینی عمر کی حدیں اپنے پیش رو آقاء نامدار مہبط وحی سرور کونین اور رفیق سفر کے ساتھ ملتے ہی فوراً بغیر درخواست توسیع کے اسی سرحد پر زندگی سے ناطہ توڑ کر انہیں کے پاس جا بسا۔ رضی اللہ عنہ رضی اللہ عنہ۔

سپاہ صحابہ کے انتخابات (پنجاب)

سپاہ صحابہ صوبہ پنجاب کی مجلس عاملہ کے اپنی مدت پوری ہونے پر مرکز کے فیصلہ کے مطابق ۲ جون ۱۹۹۳ء کو قصر فاروق اعظم جیا موسیٰ لاہور میں کرائے گئے۔ انتخابات کے نگران محمد یوسف مجاہد صاحب سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ تھے جبکہ معاون کے فرائض مرکزی قانونی مشیر محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ نے سرانجام دئے۔ انتخابات سے قبل سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ نے اضلاع اور ڈویژنوں کے عہدیداروں کی فہرستیں طلب کیں۔ انہوں نے ۲۱۰ افراد کو ووٹ دینے کا اہل قرار دیا۔ انتخابات قبل دوپہر شروع ہو کر شام تک جاری رہے۔ منتخب ہونے والے عہدیداران سے مرکزی سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہؓ محمد یوسف مجاہد صاحب نے حلف لیا اور تقریب حلف برداری کے بعد سیکرٹری جنرل سپاہ صحابہ محمد یوسف مجاہد اور محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ صاحب نے عہدیداران کو مبارک باد پیش کی۔

تفصیل نو منتخب عہدیدار

سرپرست = پیر سیف اللہ خالد صاحب

صدر = حضرت مولانا قاری محمد نواز بلوچ صاحب

نائب صدر اول = حضرت مولانا محمد احمد لدھیانوی صاحب

نائب صدر سوم = حضرت مولانا خادم حسین رضوی صاحب

نائب صدر چہارم = حضرت مولانا غلام ... صاحب

صوبائی سیکرٹری = جناب محمود اقبال صاحب

ڈپٹی سیکرٹری = جناب منظور احمد شاکر صاحب

سیکرٹری اطلاعات - جناب مجیب الرحمن ... صاحب

سیکرٹری فنانس = کپتان محمد اقبال صاحب

سالار = جناب محمد امین صاحب

دوم = عزیز الرحمن

قانونی مشیر = ناظم دفتر اور نائب صدر سالار ... کے بارے میں طے پایا کہ صوبائی عاملہ اس ... میں مشورہ کر کے نامزدگی کرے گی۔

محمد تنویر خان نے مرکزی سالار اعلیٰ کے ... کا حلف اٹھایا۔ مورخہ ۹۳/۶/۱۸ کو مولانا ... الرحمن فاروقی صاحب نے محمد تنویر خان کو بحیثیت زون سالار اعظم نامزد کر دیا ہے۔ نامزدگی کا اعلان ۲۲ اپریل کو پشاور میں مرکزی شوریٰ نے دیا ... نامزدگی کے بعد محمد تنویر خان نے بحیثیت سالار اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان حلف اٹھا لیا ہے اور انہوں نے اپنے فرائض سرانجام دینے شروع کر دیئے ہیں۔

شیخ حاکم علی مرکزی صدر سپاہ صحابہؓ کا کارکنوں کے نام پیغام

سپاہ صحابہؓ کے تمام عہدیداران و کارکنان کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ مشن جھنگوی شہیدؒ کی تکمیل کیلئے زیادہ سے زیادہ افراد کی ذہن سازی کریں۔ اس کے لئے وہ حضرت جھنگوی شہیدؒ اور موجودہ قائدین کی تقاریر کی کیسٹیں زیادہ سے زیادہ افراد کو سنائیں اور ماہنامہ خلافت راشدہ کا مطالعہ خود بھی باقاعدگی سے کریں دوسروں کو بھی کرنے کی ترغیب دیں۔ جب ذہن پختہ ہو جائے تو ان کو باقاعدہ رکن بنا لیں۔ اپنے اپنے یونٹوں کی باقاعدگی سے میٹنگ بلاتے رہیں۔ سالانہ امدادی فنڈ سکیم کی کاپیاں جہاں اب تک موجود ہوں فوراً واپس کریں۔

Scanned with Cam

نواسۂ رسول حضرت حسین ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کربلا

مجاہد الحسینی

الحمد اللہ وحدہ الصلواۃ والسلام علی من لا بنی بعدہ (امابعد بسم اللہ الرحمن الرحیم وعن یعلی بن مرۃ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسین منی وانا منہ احب اللہ من احبہ الحسن والحسین سبطان من الاسباط (مجمع الزوائد صفحہ نمبر ۸۱ (اوکمال قال علیہ الصلواتہ اسلام)

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں تھے آپؐ نے فرمایا کہ حسینؓ مجھ سے ہے اور میں اس سے ہوں اللہ بھی اس سے محبت کرتا اور دوست رکھتا ہے جسے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما دوست رکھیں اور جس سے محبت کریں یہ دونوں میری اولاد اور میرے خاندان ہی کے چشم وچراغ یا ایک ہی درخت کی شاخیں ہیں۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی عظمت اور فضیلت کے سلسلے میں سب سے بڑی بات اور باعث صد تکریم یہ پہلو ہے کہ آپ کو سید المرسلین محسن انسانیت خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے اور سیدہ النساء اہل الجنتہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کا لخت جگر ہونے کا شرف واعزاز حاصل ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب اور محاسن و اوصاف کے سلسلے میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث مبارکہ ہیں اس وقت جو حدیث مبارکہ بیان کی گئی ہے اس میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بابت دو باتوں کا تذکرہ فرمایا ہے ایک تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ذات گرامی کو اپنی اولاد اور اپنے خاندان کا چشم وچراغ قرار دیا ہے اپنے قوی رشتے اپنے تعلق خاطر اور خاندان کی یگانگت واضح فرمائی ہے۔ اور دوسری بات حضرت امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہا کے ساتھ امت کو محبت و الفت کا رشتہ استوار کرنے کی تاکید و تلقین فرمائی ہے۔ حتیٰ کہ یہاں تک فرمایا ہے کہ حضرت امامین حسن وحسین رضی اللہ عنہما سے الفت و محبت رکھنے والوں کو اللہ تعالیٰ بھی دوست رکھتا اور اظہار محبت کرتا ہے۔

مجمع الزوائد اور طبرانی کی اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی رضا مندی اور محبت کو حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہ کی دوستی اور محبت کے ساتھ مشروط کیا ہے ظاہر ہے کہ حضرت امامین رضی اللہ عنہما انہیں کو اپنا دوست اور محبوب بناتے ہیں جو ان کے ساتھ محبت و الفت کا گہرا تعلق رکھتے تھے یا ان نفوس قدسی کے ساتھ آج محبت و الفت کا صحیح تعلق استوار رکھتے ہیں یہ حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات امامین حسن حسین رضی اللہ عنہما کو سیدا شباب احل الجنتہ یعنی دنوں نوجوانوں کو اہل جنت کے سردار قرار دیا ہے۔

احادیث مبارکہ پر مشتمل مشہور کتاب مجمع الزوائد میں حضرت عراقیؒ اور ابن حجرؒ کی تحریروں کو جمع کرنے والی شخصیت الحافظ نور الدین علی ابن ابی بکر ہیثمیؒ نے مناقب حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے زیر عنوان ایک مستقل باب میں حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت سی احادیث مبارکہ بیان کی ہیں جن میں حضور خاتم النبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ محبت والفت اور پیار کے مظاہرے بیان کئے ہیں ان میں سے ایک واقعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسم نماز عصر ادا فرما رہے تھے کہ چوتھی رکعت میں حضرت حسنؓ اور حسینؓ آئے اور حضور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارکہ پر سوار ہو گئے آپؐ نے نماز سے فراغت کے بعد دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تو حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر مبارک پر سوار ہو گئے آپؐ نے نماز سے فراغت کے بعد دونوں کو اپنے سامنے بٹھا لیا۔ پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ آگے بڑھے تو حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دائیں کندھے پر اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بائیں کندھے پر اٹھاتے ہوئے فرمایا۔ لوگو! کیا میں تمہیں جدی پشتی خیر الناس یعنی نانا' نانی ماں باپ کے اعتبار سے لوگوں میں جو سب سے بہتر ہے اسکی بابت اطلاع دوں ؟ کیا میں تمہیں چچا چچی پھوپھا اور پھوپھی کے لحاظ سے خیر الناس کی بات بتاؤں ؟ کیا تمہیں ماموں اور خالہ کی نسبت سے خیر الناس کے بارے میں خبر کروں۔ ؟ تو سن لو ۔؟ ان دونوں یعنی حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کے جد یعنی نانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کی جدہ یعنی نانی حضرت خدیجہ بنت خویلد رضی اللہ عنہا ہیں ان

Scanned with Car

کی والدہ حضرت فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کا والد حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کے چچا حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان کی پھوپھی حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا ان کے ماموں حضرت قاسم بن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی خالائیں حضرت زینب رضی اللہ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ان کے جد امجد جنت میں ہوں گے ان کے والد اور والدہ جنتی ان کے چچا اور پھوپھی جنتی ان کی خالائیں جنت میں اور یہ دونوں جنت میں ہوں گے اور جو شخص بھی ان دونوں کے ساتھ الفت و محبت کا تعلق قائم کرے جنت میں ہو گا۔ **بقیہ صفحہ ٣٧ پر**

بقیہ صفحہ ٣٧ پر

****

سپاہ صحابہ جولائی ١٩٩٢ء کے آئینے میں اہم واقعات کا سرسری خاکہ
سپاہ صحابہ سے ایک سال قبل کے واقعات

ترتیب محمد تقی عثمانی فیصل آباد

یکم جولائی مولانا ضیاء الرحمن فاروقی مولانا اعظم طارق، محمد یوسف مجاہد، مولانا غلام محمد، مولانا محمد عبداللہ نے صدر غلام اسحاق خان سے ملاقات کی اور جھنگ کے عوام کے ساتھ پولیس تشدد اور پنجاب حکومت کے جانبدارانہ رویہ کے بارہ میں بتایا۔ صدر نے کہا کہ میں آپ کو مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

٣ جولائی پورے ملک میں حضرت سیدنا عمر فاروقؓ کے یوم شہادت پر خلفائے راشدین کے ایام ہائے وفات پر سرکاری تعطیل کا اعلان نہ کرنے کے خلاف مطالباتی احتجاجی جلوس و جلسے سرگودھا میں حضرت عمرؓ کی وفات کے موقع پر سرگودھا کی تمام تاجر تنظیموں کے ساتھ دیگر جماعتوں نے متفقہ فیصلہ کیا کہ آج سرگودھا میں چھٹی کی جائے۔ اور یکم محرم کا احتجاجی جلوس نہ نکالا جائے ڈپٹی کمشنر کو معلوم ہوا جلوس نہیں نکلے گا تو اس نے بھی پورے سرگودھا میں عام تعطیل کا اعلان کر دیا۔

٧ جولائی کمالیہ میں اے سی کی صدارت میں ہونے والا اجلاس شیعہ کی طرف سے کافر کی تفصیل پوچھنے اور سپاہ صحابہ کی طرف سے شیعہ کافر کی وضاحت بتانے پر ہنگامہ آرائی کا شکار ہو گیا۔

١٦/ ایم پی او کے تحت سپاہ صحابہؓ شیخوپورہ کے پانچ رہنماؤں کو ٩٠ دن کے لئے سنٹرل جیل فیصل آباد میں نظربند کر دیا۔

١٢ جولائی شیعہ کے ماتمی خنجربردار جلوس کے شرکا نے دفتر سپاہ صحابہؓ پشاور جامع مسجد صدیق اکبرؓ پشاور پولیس کی اندھا دھند فائرنگ سے سپاہ صحابہ کے ٣ کارکن بھی موقع پر شہید ہو گئے۔

احمد پور شرقیہ میں شیعہ کا ماتمی جلوس مقررہ روٹ سے ہٹ کر مسجد کے قریب سے گزرا اور اس دوران انہوں نے فائرنگ کر دی جس سے سپاہ صحابہ کے کارکن موقع پر شہید ہو گئے

١٣ جولائی مولانا عبدالستار نیازی وفاقی وزیر نے پشاور کی فسادات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ ان واقعات سے سنیوں کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ کام یہودیت (شیعہ) کا ہے۔ سپاہ صحابہ نے ان واقعات کی شدید مذمت کی ہے۔ اور پورے ملک میں احتجاج کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ پولیس نے سپاہ صحابہؓ پشاور کے تین رہنماؤں کو گرفتار کر لیا۔

١٤ جولائی پشاور میں کرفیو کے باوجود ہنگامے توڑ پھوڑ شیعہ کی فائرنگ سے سپاہ صحابہ کے ٣ کارکن اور شہید ہو گئے۔

پشاور میں جمعیت اور سپاہ صحابہ کا مشترکہ احتجاجی جلسہ اور جلوس، مولانا محمد اعظم طارق نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو ٥ تحاریک استحقاق روانہ کی ہیں ان میں سے ایک جھنگ پولیس کا عوام کے پر تشدد کے خلاف ہے۔

١٥ جولائی چنیوٹ میں بھی پشاور جیسا روح فرسا واقعہ جامع مسجد ابوبکر صدیقؓ کو آگ لگا دی گئی ٣٠ نسخے قرآن کریم کے شہید ہو گئے۔ چنیوٹ میں مکمل ہڑتال جلسے اور ١٦ جولائی جلوس مولا[نا] ضیاء الرحمن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق [...] ہری پور، اٹک اور ڈیرہ غازی خان میں داخلہ [...] پابندی لگا دی۔

مولانا عبدالستار نیازی وفاقی وزیر نے کہا کہ جس طرح گستاخ رسولؐ کے لئے سزائے موت ہے اس طرح گستاخ صحابہؓ کے لئے بھی سزائے موت مقرر کی جائے گی۔ ١٧ جولائی جمعہ کے اجتماعات میں پشاور اور چنیوٹ کے واقعات کے خلاف قرار دادیں منظور کی گئی۔ ١٨ جولائی مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے کہا کہ پشاور اور چنیوٹ کے واقعات المیہ مشرقی پاکستان سے بھی بڑے ہیں لیکن صدر اور وزیراعظم خاموش ہیں اور ملزمان کی گرفتاری کے لئے کوئی روایتی بیان بھی جاری نہیں کیا۔

٢٠ جولائی مولانا ضیاء الرحمن فاروقی مولانا ضیاء القاسمی اور قاری محمد حنیف جالندھری نے سرحد کے وزیراعلی سے ملاقات کی۔ اور پشاور کے حالات خراب کرنے والے ملزموں کی گرفتاری کا مطالبہ کیا۔ وزیراعلی نے کہا کہ آپ کے مطالبات تسلیم کئے جائیں گے۔

٢٨ جولائی مولانا محمد اعظم طارق نے چیف آف آرمی سٹاف سے درخواست کی ہے کہ وہ اجلاس بلائیں اسمیں سپاہ صحابہؓ اور فقہ جعفریہ والوں کو بھی بلائیں جنکا موقف غلط ہو انہیں گرفتار کر دیا جائے۔ سپاہ صحابہؓ نے اعلان کیا ہے کہ وہ پی ڈی اے سے کسی قسم کا کوئی تعاون نہیں کریں گے۔ ٢٩ جولائی مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے محرم کے دوران کوٹلہ شیخاں احمد پور شرقیہ میں شہید ہونے والے ٢ کارکنوں کے والدین سے ملاقات کی۔ اور اظہار تعزیت کیا سرگودھا پولیس نے ١٦ ایم پی او کے تحت سرگودھا میں سپاہ صحابہؓ کے صدر اور دیگر کارکنوں سمیت سپاہ صحابہؓ سنٹرل پنجاب کے صدر عبدالروف صدیقی پر مقدمہ درج کر کے گرفتار کر لیا رات گئے سپاہ صحابہؓ کے مرکزی خازن جناب شیخ محمد اشفاق کو ملتان پولیس نے گرفتار کر لیا۔

Scanned with Car

خطاب قائد جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ

عبدالمجید قریشی

****

امیر عزیمت مولانا جھنگوی شہید کا
شجاع آباد ضلع ملتان میں
عظمت اصحاب رسولؐ مدارس عربیہ
کی اہمیت اور منکرین اصحاب رسول پر
فاضلانہ خطاب

ایک تاریخی تقریر

یکم جون ۱۹۸۹ء

صدر جلسہ

حضرت اقدس معزز علماء کرام گرامی قدر سامعین

آج یکم جون بروز جمعرات ۱۹۸۹ء ہے آپ کے شہر کی معروف دینی درسگاہ جامعہ علمیہ کے سالانہ اجتماع میں آپ سے مخاطب ہوں۔ جامعہ علمیہ کے اس سالانہ اجتماع میں مجھے آپ سے پہلی مرتبہ مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ جامعہ میرے شیخ و مرشد اور ہزاروں مسلمانوں کے شیخ طریقت حضرت اقدس حضرت مولانا محمد عبداللہ نور اللہ مرقدہ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے یہ ادارہ ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے ان کے قصبے کی طرف منسوب کیا گیا ہے میں آج مسرت محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے اس ادارے میں آپ سے مخاطب ہونے کا شرف حاصل ہو رہا ہے جو ادارہ میرے پیرو مرشد کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ اس ادارے کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی نصیب فرمائے۔ (آمین)

مدارس عربیہ کے سالانہ اجتماعات چند مقاصد کو سامنے رکھ کر سال میں ایک مرتبہ منعقد کئے جاتے ہیں۔ مدارس کے سالانہ اجتماعات کا بنیادی مقصد یہ ہوتا ہے کہ عوام الناس اور ادارے کے معاونین کو۔ ادارے کے ساتھ محبت اور تعلق رکھنے والے حضرات کو ادارے کی سالانہ کارکردگی سے مطلع کیا جائے آئندہ ادارے کی ضروریات بتلائی جائیں۔ آئندہ اس کے پروگرام سے آگاہ کیا جائے اور ادارے میں تعلیم حاصل کر کے فارغ ہونے والے طلباء کو سند فراغت دی جائے اور انہیں اعزاز کے ساتھ رخصت کیا جائے۔ ساتھ ادارے کا مسلک ادارے کا موقف وہ عوام الناس پر واضح کیا جائے۔ یہ ہیں وہ مختصر مقاصد جنہیں سامنے رکھ کر مدارس عربیہ کے سالانہ اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں آج کے اس اجتماع کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک حیثیت اس کی یہ ہے کہ یہ جامعہ کا سالانہ جلسہ ہے اور دوسری اسکی حیثیت یہ ہے کہ یہ ان افراد کے لئے ہے جو حضرت سے بیعت ہیں ان افراد کی تربیت کی خاطر سالانہ اجتماع کا نام دیا گیا ہے مجھے اجتماع میں جلسے کی ان دونوں حیثیتوں کو سامنے رکھ کر اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے۔ رات تقریبا بیت چکی ہے۔ اس وقت رات کا ٹھیک ایک بجا ہے۔ جلسہ کا یا گفتگو کرنے کا جو صحیح وقت ہے۔ وہ تو بہرحال گزر چکا ہے۔ لیکن آپ حضرات دور دراز سے سفر کر کے کچھ حاصل کرنے کے لئے آئے ہیں اور میں بھی ایک لمبا سفر کر کے کچھ عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اس لئے مجھے اور آپ کو نیند کا خیال کئے بغیر کچھ دیر مزید یہاں تھم رہنا ہے۔ اور میں یہ امید کرتا ہوں کہ اگر ہم اس نیت کے ساتھ یہاں مزید کچھ دیر موجود ہے۔ کہ ہمیں اللہ اور اس کے رسول کی رضا حاصل ہو۔ تو جتنی دیر ہم یہاں موجود رہیں گے۔ وہ لمحات میری اور آپ کی اخروی زندگی کے سنوارنے کا سبب بن سکتے ہیں۔

(انما الا اعمال بالنیات)

عمل کا مدار انسان کی نیت پر ہے۔

نیت ٹھیک ہے عمل کا نتیجہ بہتر نکل آئے گا۔ نیت بری ہے نتائج برے نکل آئیں گے مجھے یہ توقع ہے کہ آپ نیک ارادہ اور نیک نیت لے کر یہاں تشریف لائے ہوں گے۔ آپ حضرات کو بلکہ پاکستان کی بہت بڑی تعداد کو یا یوں کہہ لیجئے کہ ایک خاص تعداد کو جو اہل سنت سے تعلق رکھتے ہیں انہیں میری گفتگو کا انداز اور میرا موضوع سخن میری سوچ اور فکر معلوم ہے۔ الفاظ بدل سکتے ہیں تقریر کا عنوان بدل سکتا ہے۔ لہجہ میں نرمی یا تلخی آسکتی ہے۔ لیکن جہاں تک مقصد کا تعلق ہے وہ نہیں بدل سکتا۔ وہ اس لئے نہیں بدل سکتا۔ کہ میں ملک کے مختلف حصوں میں ایک بار نہیں متعدد مرتبہ یہ عرض کر چکا ہوں کہ میں نے اپنے رب سے ایک وعدہ کیا ہے۔ اور یہ وعدہ کئے ہوئے بہت عرصہ گزر گیا ہے میں آپ کو اپنے دل کی بات بتلا رہا ہوں کہ میں نے اپنے رب سے ایک وعدہ کیا ہے اور وعدہ بھی میں نے اپنے خالق سے ایسے حالات میں کیا ہے۔ کہ آج ان حالات کی سنگینی کو آپ سمجھ نہیں سکتے۔ میں آج اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ بہرحال اتنا ضرور عرض کرتا

Scanned with Cam

ہوں۔ کہ میں نے اپنے رب سے وعدہ کیا ہے اور وہ وعدہ یہ ہے کہ زندگی کے جتنے دن باقی ہیں اور جتنے دن اس نے دئے ہیں وہ دن اور وہ ایام اور لمحات میں ہر قیمت پر اصحاب رسول اور امہات المومنین کی تعریف توصیف اور مدح میں گزاروں گا۔ اور ساتھ ہی دشمنان اصحاب رسول اور دشمنان امہات المومنین کی تکفیر کوملت اسلامیہ پر ہر قیمت پر واضح کروں گا۔ یہ واضح ساموقف میں نے عرض کیا ہے کہ الفاظ بدل سکتے ہیں۔

لہجہ میں موقف میں نرمی یا تلخی آسکتی ہے۔ لیکن موقف اور منزل نہیں بدل سکتی اور صرف یہی نہیں کہ میں اس موقف کو صرف جلسوں تک ہی بیان کر کے کافی سمجھتا ہوں۔ بلکہ یہ خواہش اور تڑپ ہے میری کہ میں اسی موقف کو پاکستان کے اعلیٰ ادارے میں بھی پیش کرنے کی تڑپ رکھتا ہوں۔ جیسے پاکستان قومی اسمبلی کہا جاتا ہے۔ یہ کیوں میں یہ سمجھتا ہوں اور ہر پاکستانی سمجھتا ہے۔ کہ جب تک کسی برائی کو روکنے کے لئے موثر قانون نہ بنایا جائے۔ اور اس قانون پر عمل در آمد نہ کروایا جائے۔ نہ وہ برائی مٹ سکتی ہے۔ نہ رک سکتی ہے نہ روکی جا سکتی۔ آپ حضرات کو بخوبی علم ہے قادیانیت ایک ناسور تھا۔ اور یہ ملعون پودہ انگریز نے لگایا تھا۔ نبی علیہ السلام کی بغاوت قادیانیت میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی ایک عرصہ تک اس فتنہ کے خلاف ملت اسلامیہ نے بھرپور جدوجہد کی۔ علماء وکلاء، طلباء، دانشور، مشائخ عظام نے قادیانیت کے خلاف اپنی جدوجہد کو جاری رکھا اور اس راہ میں انتہائی مشکلات سے گزرنا پڑا۔ آج آپ ان شہداء کو گن نہیں سکتے۔ انہوں نے صرف یہ قصور کیا تھا کہ قادیانیت کے کفر کو سڑکوں پر بیان کیا تھا۔ اور قادیانیت کے غیر مسلم ہونے کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے سوا ان کا کوئی اور جرم نہیں تھا لیکن بہرحال انہیں سنگین حالات سے گزرنا پڑا۔ اتنی بڑی عظیم قربانی دینے کے بعد قادیانیت کی راہ نہیں رکی۔ مسلمان جام شہادت نوش کرتے رہے اور قادیانیت میں اضافہ ہوتا رہا۔ لیکن مسلم امہ نے جدوجہد جاری رکھی۔ مسلسل محنت جاری رکھی۔ ایک دن پھر آگیا۔ جب قادیانی مسئلہ اسمبلی میں زیر بحث آیا اور وہاں بات یہی چلی کہ قادیانیت اسلام کا حصہ ہے یا نہیں بحث کے بعد یہ طے ہو گیا کہ قادیانیت اسلام کا حصہ نہیں۔ انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ اسمبلی نے جب اس کو مان لیا۔ اور قادیانیت پاکستان کے دستور میں غیر مسلم پا گئی۔ تو آج صورتحال بالکل برعکس ہو گئی ہے۔ ایک وقت وہ تھا جب ہم قادیانیوں کو کافر کہتے تھے تو اگلے دن جیل ہتھکڑی ہمارا مقدر تھی آج اس کے بالکل الٹ اگر قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں تو ہتھکڑی اور جیل ان کا مقدر ہے۔

میں یہ بات کیوں کر رہا ہوں۔ یہ ایک دینی ادارے کا جلسہ ہے اور جب تک علماء سیاسی قوت حاصل نہیں کرتے انہیں بھول جانا چاہئے کہ یہ اپنے دین کا تحفظ کر لیں گے۔

میں یہ بات ایک ولی ایک کامل ولی کی موجودگی میں اور ولی ابن ولی کی موجودگی میں عرض کر رہا ہوں اور سوچ سمجھ کر عرض کر رہا ہوں۔ کہ جب تک علماء سیاسی قوت حاصل نہیں کر لیتے۔ تو اس وقت تک یہ عقائد کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ دین کو تحفظ نہیں دے سکتے۔ کب تک آپ قراردادیں پڑھتے رہیں گے۔ کب تک آپ مطالبات پیش کرتے رہیں گے۔

کب تک آپ احتجاج کرتے رہیں گے۔ بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ کیا ہمیں اس پر غور نہیں کرنا چاہئے۔ کہ ہم ہمیشہ جلسے میں یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ فلاں نے رسولؐ کی توہین کی ہے سزا دو فلاں نے صحابی رسولؐ کی توہین کی ہے سزا دو یا ہم یہ قرار داد پڑھتے ہیں کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرو۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا مطالبہ ہے کہ پاکستان میں اسلامی نظام کو نافذ کرو ایک عرصہ سے ہم یہ الفاظ جو کہتے چلے آرہے ہیں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم صرف مطالبہ ہی کریں یا جس سے مطالبہ کر رہے ہیں اس منصب پر قبضہ کریں یعنی بھیک مانگنے ہی میں لطف ہے یا کچھ دینے والے مقام پر ہی ہمیں آنا چاہئے۔ ہاتھ پھیلانے میں لطف آتا ہے۔ اگر تو آپ کی سوچ یہی ہے کہ ہم بھیک مانگتے رہیں تو پھر مرضی ہے اس کی کہ جس سے ہم بھیک مانگ رہے ہیں وہ بھیک دے یا نہ دے اس کی مرضی ہے آپ کو عزت سے رخصت کرے۔ اس کی مرضی ہے آپ کو بے عزتی سے رخصت کرے۔ بہتر یہ ہے کہ ہم لائن بدل لیں۔ اور صرف مطالبہ تک اپنے آپ کو محدود نہ رکھیں بلکہ ہم سوچ یہ پیدا کریں کہ آج ہم جس سے مطالبہ کرتے ہیں کہ خلافت راشدہ کا نظام نافذ کرو۔ یا اسلام نافذ کرو ہم اپنے آپ کو اسی مقام پر خود کیوں نہ لائیں تاکہ مطالبہ کی بجائے ہم خود آرڈر کریں جب تک یہ سوچ نہیں بدلتی۔ میں دیانتداری کے ساتھ کہتا ہوں آپ اپنے دین کو تحفظ نہیں دے سکتے اپنے ایمان کو قطعاً تحفظ نہیں دے سکتے۔ عام طور پر لوگ اس کو نام سیاست رکھ کر اپنے آپ کو بچا لیتے ہیں کہ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اپنے آپ کو اس سے نکال لیتے ہیں کہ غلط کار لوگ برسراقتدار آکر پھر دینی اقدار کو پامال کرتے ہیں اور ہم صرف اپنے آپ کو مطالبے کی حد تک میدان عمل میں اتار لیتے ہیں

قرار داد، احتجاج، مطالبات، جلسہ، جلوس یہ کر کے ہم اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ گویا ہم نے اپنا فریضہ ادا کر دیا ہے اور ہم اپنے فرض منصبی سے عہدہ برا ہو گئے ہیں۔ بلکہ بعض اوقات یہ بھی سنا جاتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ اچھے لوگوں کا یا نیک لوگوں کا ملکی معاملات میں کوئی

Scanned with Cam

دخل نہیں انہیں آنا چاہئے انہیں الگ بیٹھ کر اللہ اللہ کرتے رہنا چاہئے۔ یہ سوچ پیدا کی گئی ہے یہ سوچ پیدا کرنے کے لئے دشمنان اسلام نے وقت صرف کیا ہے۔ دولت صرف کی ہے ذہن صرف کیا ہے۔ قلم صرف کیا ہے۔ اور مقصد صرف ان کا تھا۔ اسلام دشمن کا کہ وہ اسطرح اچھے لوگوں کو اس ادارے سے باہر پھینکیں گے جس ادارے میں بیٹھ کر ملک و قوم کی قسمت سنوارنے کے لئے فیصلے کئے جاتے ہیں اور بہت بڑی تعداد ملک کی اس لائن پر لگ گئی کہ واقعی ہمیں الگ تھلگ بیٹھ کر اللہ اللہ کرنی چاہئے۔ حکومت کوئی اور کرے ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کوئی کرے جب حکومت سے بحث نہیں ہے کہ کوئی کرے تو پھر آپ یہ توقع کیسے رکھتے ہیں کہ آپ اس غلط کارسے اسلام کا مطالبہ کریں گے۔ تو اسلام کیسے آجائے گا۔ آپ یہ پھر کیسے کریں گے کہ صحابہ کرام پر تبرا بند ہو جائے آپ ایک بدمعاش سے کیسے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس سے مطالبہ کریں کہ ملک میں زنا عام ہے تو وہ اس زنا کو روک دے گا۔ یا جواء زنا ہیروئن عام ہے اسے روکو تو وہ روک دے گا پھر آپ ان سے کیسے توقعات رکھیں گے اس برائی کو ایک غلط کار سے ہٹالیں گے۔ یہ توقعات کیسے پوری ہوں گی یہ سوچ کس نے پیدا کی ہے اور کہاں سے آئی ہے میں نے آج اس گفتگو کا آغاز اس لئے کیا ہے کہ آپ سستی جنت تلاش کر رہے ہیں کہ شیخ طریقت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور جنت کے تمام دروازے اپنے لئے کھلوا لئے۔ بھول جاؤ اور اس طرح جنت نہیں ملے گی۔ اگر ملک میں ظلم ہے آپ کو میدان میں آنا پڑے گا ملک میں ستم ہے آپ کو میدان میں آنا پڑے گا اگر ملک میں اصحاب رسول کو گالی دی جا رہی ہے تو آپ کو میدان میں آنا پڑے گا تب جنت ملے گی جس طرح تم جنت تلاش کرتے ہو میں ذمہ داری کے ساتھ کہتا ہوں کہ یوں جنت نہیں ملتی۔

نعرہ تکبیر　　اللہ اکبر

شان صحابہؓ　　زندہ باد

جیوے جیوے　　حق نواز

ہاں ملک میں خلافت راشدہ کا نظام ہوتا آپ بالکل الگ تھلگ رہ کر جنگل میں چلے کاٹتے رہتے تو کوئی فرق نہی پڑتا لیکن آج جنگل میں چلے کاٹنے کا وقت نہیں آج میدان عمل میں اتر کر جابر و ظالم سلطان کا گریبان پکڑنے کا وقت ہے ہرچیز کا ایک وقت ہوتا ہے ہر چیز کے لئے حالات ہوتے ہیں میں آگے چل کر اپنے اس موقف کو مزید واضح کروں گا اور انشاء اللہ وہ ذہن میں ضرور اترے گا چلتے ہوئے یہ کہتا جاؤں کہ اگر میدان سیاست میں اترنا جائز نہ ہوتا تو شیخ الشائخ سلطان اولیاء میرے اور آپ کے مرشد مولانا بہلوی کبھی الیکشن نہ لڑتے۔ آج کی صوفیا صرف مراقبے کو دین سمجھ بیٹھے ہیں انہیں اپنے شیخ کا طریقہ کار دیکھنا چاہئے۔ اگر بہلوی قران جانتا تھا سنت جانتا تھا تو پھر جو اقدام اس نے کیا تھا وہ آپ کو کرنا پڑے گا۔ اللہ ان کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے (آمین) آج ہماری پیروی کا ذریعہ یہی ہے ایک تہجد گزار الیکشن میں کھڑا ہوتا ہے دوس سو ووٹ ملتے ہیں۔ اور ایک بدمعاش کھڑا ہوتا ہے اسے لاکھوں ووٹ ملتے ہیں۔ کبھی آپ نے اس پر غور کیا ہے کبھی آپ نے سوچا ہے کہ یہ طریقہ کار کیا ہے یعنی ایک نیک صالح تہجد گزار اور پرہیزگار کو پبلک اپنی قیادت کے لئے ملکی معاملات کے لئے کیوں منتخب نہیں کر رہی وجہ کیا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ عرض کرتا ہوں آپ رات دن ایک تبلیغ کرتے ہیں کہ بار بار ایک لفظ کا تکرار کرتے ہیں نیک لوگوں کا کوئی تعلق نہیں ہے ملکی معاملات کے ساتھ یہ رب رب کریں۔

پھر جب حالات ایسے آتے ہیں تو وہی آپ کے پڑھائے ہوئے وہی آپ کے تربیت یافتہ آپ کو جواب دیتے ہیں حضرت آپ تو نیک لوگ ہیں آپ کا کیا تعلق ہے سیاست کے ساتھ۔

وہی سبق جو آپ نے یاد کرایا تھا وہی وہ جواب میں پیش کرتے ہیں ورنہ انہیں کوئی ذاتی دشمنی ہے ہمارے ساتھ وہ ایک بدمعاش کو منتخب کرتے ہیں ایک نیک اور صالح کو منتخب کیوں نہیں کرتے اور میں یہ واضح عرض کرتا ہوں کہ جب تک آپ اپنی یہ سوچ بدل نہیں لیتے اس وقت تک آپ اپنے دین کو بھی تحفظ نہیں دے سکتے۔ دینی اقدار کو تحفظ نہیں دیا جا سکتا۔ عقیدے کو تحفظ نہیں مل سکتا۔ آج ہم چیختے اور چلاتے ہیں کہ اصحاب رسول کو گالی دی جا رہی ہے گالی دینے والے کا منہ بند کرو۔ جس سے مطالبہ ہے اگر وہ خود گالی دینے والے طبقات میں سے ہو گا تو وہ گالی بند کرے گا۔

نہیں　　نہیں　　نہیں　　نہیں

تو پھر ہمیں اس تبرے کو بند کرانے کے لئے صرف سال بعد کسی جلسہ میں قرار داد پڑھنا ہے یا کوئی راستہ یا کوئی لائن اختیار کرنی ہے جس سے ہم اس تبرے کو بند کروا سکیں۔ آج جو آپ نالاں ہیں

اور ناراض ہیں کہ عورت سربراہ مملکت بن گئی ہے مجھے اس بحث پر جانا نہیں میں اپنے موضوع اور عنوان پر چلوں گا لیکن تھوڑی سی تمہید باندھنا چاہتا ہوں۔ آپ کو سمجھانے کے لئے عورت اس ملک کی سربراہ بن گئی ہے تو آپ نے اس پر غور کیا ہے کہ وہ کیوں بنی ہے میرے تبلیغی جماعت کے بھائیوں نے الیکشن کے دن بستر اٹھائے اور گئے انہوں نے ووٹ نہیں ڈالے حتی کہ کئی تبلیغی جماعت والوں نے ووٹ نہیں بنوائے اور میرے کئی بھائی اور بزرگ عین الیکشن کے دن مسجد کے صحن میں مراقبہ میں بیٹھ کر تسبیح اور نوافل پڑھتے رہے۔ جب آپ ووٹ نہیں ڈالتے ہیں ووٹ غلط کار ڈالتا ہے منتخب غلط کار ہوتا ہے پھر اسکے انتخاب کے بعد آپ کو اب خدا یاد آیا کہ اب دعائیں مانگتے ہو کہ اب اتر جائے یہ میری بات

Scanned with Cam

آپ کو تلخ لگے گی لیکن میں اس میدان سے گزرا ہوں مجھے یہ تلخ تجربہ ہے اس لئے آج یہ بات کہتا ہے کہ یا آج دعائیں نہ مانگو کہ خدا کا غضب آگیا ہے یا یہ حدیث نہ پڑھو کہ

"وہ قوم برباد ہو گئی جس قوم کی سربراہ عورت بن گئی"

یہ حدیث تمہیں اس وقت معلوم تھی تم نے اس وقت اس کی راہ کیوں نہیں روکی۔ کہ جس وقت قوم اسے منتخب کر رہی تھی تم نے اس وقت کوشش کیوں نہ کی۔ جس وقت اس کی راہ روکی جا سکتی تھی آج محض دعاؤں سے ہٹا لو گے آج محض اپنے آنسو بہا کر ہٹا لو گے آج صرف جلسہ میں حدیث پڑھ کر ہٹا لو گے۔ آج صرف جلسہ میں قوم کو غیرت دلوا کر ہٹا لو گے نہیں مولویت آپنے آپ کو بدلے مولویت میدان میں آئے اگر مولوی میدان میں نہیں آتا تو قوم اسے کیسے ووٹ دے گی۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

شان رسالت زندہ باد

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

یہ ذہن آپ کو بدلنا ہو گا تب جا کر آپ کو اس کے بہتر نتائج نظر آئیں گے ورنہ کوئی نتیجہ نہیں ملے گا برے سے برا آدمی برسراقتدار آتا رہے گا اور آپ اس پر احتجاج ہی کرتے رہیں گے اس پر اس کے سوا اور کچھ نہیں آسکتا اور یہ بھی آپ سے عرض کردوں جس شخص نے سیاست میں حصہ لینا ہے اس کی نگاہ ہوتی ہے ووٹر پر ووٹروں کی زیادہ تعداد برے لوگوں کی ہوتی ہے وہ اسی ذہن کے ساتھ چلتا ہے۔ اس نے تو ووٹ لینے ہیں ووٹروں کی زیادہ تعداد نیک لوگوں کی ہے پھر وہ اس اندازے کے ساتھ چلتا ہے کہ اس نے ووٹ لینے ہیں جس طرح کا ماحول اور معاشرہ اس کو ملے گا۔ وہ اس کے مطابق ڈھلتا جائے گا۔ آپ ایسا ماحول پیدا کریں گے تو لوگ آپ کا ساتھ دیں گے اور

میں آپ کو اپنے مختصر سے تجربہ کی بات عرض کرتا ہوں ہم مایوس نہیں ہیں صرف کام کی کمی ہے بے سروسامانی کے عالم میں میں نے الیکشن لڑا =/ ۳۹۰۰۰ ووٹ حاصل کئے ہیں اس پندرھویں صدی میں پنجاب کی دھرتی پر اور وہ بھی مسجد کا مولوی اتنی بڑی تعداد میں ووٹ لے یہ بظاہر تعجب نظر آتا ہے لیکن میں تجربے کے باعث عرض کر رہا ہوں جب موقف قوم کو سمجھایا جائے بے شک کوئی کتنا ہی غلط کار کیوں نہ ہو۔ اس کے دل میں ایمان کی رمق پائی جاتی ہے اس کے دل میں دین کی محبت باقی ہے۔ وہ ساتھ دیتا ہے لیکن ساتھ لینے کے لئے ہمیں کوئی حرکت کرنی چاہئے یا کہ نہیں کرنی چاہئے۔ آپ کسی کی غمی میں شریک نہ ہوں کسی کی خوشی میں شریک نہ ہوں۔ کسی کو پوچھنے نہ جائیں تو کیا سمجھتے ہیں آپ کہ لوگ آپ کا ساتھ دیں گے نہیں نہیں نہیں دیں گے ساتھ

یہ نفسیاتی چیز ہے یہ فطرت ہے انسان کی جی کرو گے جی کراؤ گے جی نہیں کرو گے جی نہیں کرواؤ گے تو مفت میں پوچھنے کوئی نہیں آتا مجھے اور آپ کو بہرحال بدلنا ہے میں نے یہ یوں کہا مجھے اس کی تمہیداً ضرورت کیوں پیش آئی کہ آج پاکستان کی دھرتی پر اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور امہات المومنین کو دنیا جہان کی ہر گالی دی جا رہی ہے اصحاب رسول کو ماں کی گالی دی جا رہی ہے پاکستان میں تو تحریراً بھی دی گئی ہے یہ بھی نہیں کہ کوئی کتا زبانی بھونک گیا ہے اور بات آئی گئی ہو تحریر ہے ریکارڈ پر ہے

ماں کی گالی

بہن کی گالی

بیٹی کی گالی

یہ دنیا میں سنگین ترین اور فحش گالیاں شمار ہوتی ہیں جو کسی کو ماں بہن اور بیٹی کی گالی دی جائے یہ وہ گالیاں ہیں جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو پاکستان میں دی گئی ہیں اور دشمن نے جرات کے ساتھ اور ڈھٹائی کے ساتھ دی ہیں پوری جرات کے ساتھ دی ہیں اور صرف یہی نہیں ماں بہن کی گالی کے ساتھ ساتھ اسے جو اور گالی ملی ہے اس نے دی ہے اصحاب رسول کو کافر لکھا گیا ہے منافق لکھا گیا ہے ملعون لکھا گیا ہے۔ شیطان سے بڑا جہنمی لکھا گیا ہے فرعون نمرود اور قارون لکھا گیا منافق اور رئیس المنافقین لکھا گیا ہے جہنمی کتا لکھا گیا ہے دجال لکھا گیا ہے دھوکے باز لکھا گیا ہے حتی کہ اصحاب رسول پر لواطت کے الزام کتابوں میں تحریر کئے گئے ہیں یہ تمام وہ لٹریچر ہے یہ وہ تمام کتب ہیں جو پاکستان میں موجود ہیں پاکستانی پریس نے یہ کتابیں چھاپی ہیں اور پاکستانی کتب خانوں میں یہ کتابیں بکتی ہیں اور پوری آزادی کے ساتھ اصحاب رسول اور امہات المومنین کے خلاف اس لٹریچر کو پھیلایا جا رہا ہے کیا میں پوچھ سکتا ہوں پوری امت سے کہ تمہاری مسجد نے اس غلاظت کو روک لیا تمہارے مدرسہ نے اس کفر کو روک لیا تمہاری خطابت نے اس کفر کو روک لیا تمہاری جماعتوں نے اس کفر کو روک لیا ہے تمہاری پارٹیوں نے اس کفر کو روک لیا ہے تمہاری دعا نے اس کفر کو روک لیا ہے اور اگر روک لیا ہے تو بتلاؤ اگر نہیں روکا تو پھر کوئی راستہ اختیار کرنا چاہئے یا کہ نہیں جس سے یہ راستہ روکا جا سکے۔

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

جیوے جیوے حق نواز

میرا مطلب معاذ اللہ یہ نہیں کہ مسجدیں ڈھائی جائیں یا مدارس گرا دئے جائیں نہیں مسجد اور مدرسہ نے تو لائن دینی ہے آگے عمل کا میدان ہے کہ اس پر عمل کیا جائے یا نہ کیا جائے مدرسہ ترتیب دے گا مسجد درس دے گی لیکن اسکے بعد اس درس اور تربیت پر آپ نے عمل کر کے عملی کام کرنا ہے اگر آپ عملی کام نہیں کرتے۔ اور اس پر خوش رہتے ہیں کہ ہم نے آواز بلند کر

Scanned with Cam

دی ہے تو میں نہیں سمجھتا کہ آپ کے لئے جنت کے دروازے کھل گئے ہیں ان حالات میں جب یہاں تک اصحاب رسول کو ننگی فحش اور گندی گالی دی جا رہی ہو ایسے حالات میں میں نہیں تصور کر سکتا اس بات کو کہ آپ آسانی کے ساتھ مسجد کا ساتھ دے کر چلیں جائیں گے اور اس کے لئے کوئی آپ لائحہ عمل تیار نہیں کریں گے۔ آپ کے ذمہ آج کے حالات میں فرض ہے کہ اس کفر کی راہ روکنے کے لئے اپنی صفوں میں نظم وضبط پیدا کریں اور اس کے لئے کوئی لائحہ عمل تیار کریں اس کے لئے کسی لائن پر چل کر عملی میدان میں آئیں اگر آپ ایسا نہیں کرتے تو اصحاب رسول کے خلاف تبرا نہیں رک سکتا۔ میں نے یہ الفاظ محض آپ کے جذبات مشتعل کرنے کے لئے نہیں بولے۔ بلکہ یہ بالکل حقیقت پر مبنی ہیں یہی کاز ہونا چاہئے آپ خود اس کا جائزہ لے سکتے ہیں مطالعہ کر سکتے ہیں لاہور سے ایک کتاب چھپتی ہے جس کتاب کے خلاف مجھے تقریبا محتاط اندازے کے مطابق یہ پانچواں برس جا رہا ہے چیختے چلاتے اور احتجاج کرتے ہوئے۔ لیکن آج تک اس کی شنوائی نہیں ہوئی اسی وجہ سے آج میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احتجاج اور قرار داد اس کفر کی راہ نہیں روکتی ہے کفر کی راہ کو روکنے کے لئے کوئی اور اقدامات ہیں جو مجھے اور آپ کو کرنے ہیں

یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی کلید مناظرہ کے نام سے شائع ہوئی اور اس کتاب کا بدترین کافر مصنف اس پر تحریر کرتا ہے کہ معاویہؓ کی دادی نانی اور والدہ تینوں زنا کار اور فاحشہ عورتیں تھیں (معاذاللہ) پاکستان میں جس کے خلاف کتاب لکھی گئی ہو۔ اور اس کی نانی دادی اور والدہ کا نام لے کر یہ الفاظ لکھے گئے ہوں آپ کوئی اور کتاب بھی پیش کر سکتے ہیں؟ کوئی مولوی کوئی پیر کوئی مرشد کوئی سیاسی لیڈر کوئی حکمران مل جائیں گی کتابیں تنقید مل جائے گی ایک دوسرے پر لیکن یہ الفاظ آپ مجھے کسی عام آدمی کے لئے بھی استعمال کئے ہوئے نہیں دکھا سکتے۔ اور پھر آزادی کے ساتھ وہ مصنف ملک میں پھرتا ہو۔ کس حد تک تباہی آئی ہے اس امت کی کہ صحابی رسول کی ماں نانی اور دادی کے لئے یہ الفاظ ہوں اور پھر اسکے لئے کوئی قانون نہ ہو۔ ضابطہ نہ ہو اور اس کافر کی زبان اور قلم کو کوئی نہ روکے۔

نہ ملک روکے

نہ حکومت روکے

نہ امت روکے

کیا ان حالات میں آپ سمجھتے ہیں کہ آپ جنت چلے جائیں گے اور اس کفر کی راہ روکے بغیر چلے جائیں گے

نہیں نہیں نہیں

اس غلاظت اور اس کفر کی راہ روکنے کے لئے آپ کو تیار ہونا پڑے گا اور میں اسی لئے واضح کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں کچھ لوگ تشدد پسندی کا طعنہ دیتے ہیں تلخ نوائی کا طعنہ دیتے ہیں لیکن ہم اس طعنہ کو برداشت کرتے ہیں میری سوچ یہ ہے کہ کہ جب تک اہم اہل سنت کو اس بات پر آمادہ نہیں کر لیتے کہ شیعت کفر کا نام ہے۔ اسلام کا نام نہیں ہے۔ جب تک ایک ایک سنی بچہ اس ذہن کا نہیں بنا لیا جاتا اس وقت تک صدیق اکبرؓ کے دشمن کا نہ قلم توڑا جا سکتا ہے۔ نہ زبان پکڑی جا سکتی ہے۔ نہ حکومت کو مجبور کیا جا سکتا ہے۔ کہ وہ ان کافروں کو تختہ دار پر لٹکائیں ہر کام کرنے کیلئے زمین تیار کرنی پڑتی ہے ہر کام کرنے کے لئے میدان بنانا پڑتا ہے۔ ہر کام کرنے کے لئے طریقہ کار تجویز کرنا پڑتا ہے۔ مسجد تعمیر کرنی پڑتی ہے۔ تو مسجد کے فضائل بتلانے پڑتے ہیں۔ مسجد بنانی ہو۔ تو اسکے لئے اپیل کا اندازا اختیار کرنا پڑتا ہے مدرسہ بنانا ہے اس کو کامیاب کرنے کے لئے طلباء کو لانے کے لئے محنت کرنا پڑتی ہے اساتذہ کو لانا پڑتا ہے اشتہار دینے پڑتے ہیں مدرسہ کا نظام بہتر کرنا پڑتا ہے۔ خوراک کا انتظام بہتر کرنا پڑتا ہے۔ کوئی بھی کام بغیر محنت کے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچتا اس کے لئے اسباب پورے کریں گے۔ تو کام مکمل ہو جائے گا۔ مسجد کے فضائل نہ بتلایئے احادیث نہ سنایئے ترغیب نہ دلایئے لوگوں کے پاس نہ جایئے جہاں کھڑی ہے کھڑی رہے گی۔ کوئی خود بخود نہیں بنائے گا۔ مدرسہ کی عمارت کھڑی کر دیجئے۔ قابل اساتذہ نہ لایئے ایک طالب علم بھی پڑھنے کے لئے نہیں آئے گا۔ قابل اساتذہ لائے ہو اشتہار نہ دو پروپیگنڈہ نہ کرو اعلان نہ کرو ایک بھی نہ آئے گا جب ہر کام ایڈورٹائزنگ مانگتا ہے محنت مانگتا ہے تو یہ کام بھی محنت مانگتا ہے جب تک شیعہ کے کفر ارتداد دجل شیطنت کو چوکوں پر چوراہوں پر بستیوں میں گلیوں میں شہروں میں قصبات میں عام نہیں کریں گے۔ حکومت شیعت کے منہ میں لگام نہیں دے گی۔

آپ کو ہر کام کرنا پڑے گا۔ اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تلخی ہے تو اس تلخی کے بغیر آپ اصحاب رسول پر تبرا نہیں رکوا سکتے۔ نہ آج تک بند کروایا جا سکا ہے پہلے تمہیں شیعت کو ناسور بنانا پڑے گا۔ پہلے شیعت کا کفر ثابت کرنا پڑے گا۔ پہلے شیعت سے خنزیر کی طرح نفرت دلانا پڑے گی اور جب آپ نے سنی قوم کو اس سطح تک تیار کر لیا۔

سنی ان کے ساتھ رشتہ ناطہ چھوڑ گئے۔

سنی ان کے ساتھ جنازے چھوڑ گئے۔

سنی ان کے ساتھ کھانا پینا چھوڑ گئے۔

سنیت ان کے ساتھ علیک سلیک اور سلام و دعا چھوڑ گئی جس دن سنی قوم کو اس انداز میں تیار کر لیا گیا وہ دن پاکستان میں شیعت کا آخری دن ہو گا اس کے بغیر یہ کام نہیں ہو سکتا۔ اس کے بغیر حکومت سنتی ہے نہ اسکے بغیر شیعہ کا کان دھرتا ہے۔ وہ بکتا ہے اور بھونکتا ہی چلا گیا اور چلا جا رہا ہے حد ہے گالی کی، صحابی رسول کو ماں کی، نانی کی اور والدہ کی گالی تمہیں یہ گالی کوئی لکھ کر تحریر نہیں کرتا۔ کوئی کرے تو سہی اگلے دن بدلہ لینے کے لئے آپ تیار کھڑے ہیں اس وقت تک آپ

Scanned with Car

اپنی تمام تر محلہ داری برادری تعلقات سب بھول جاتے ہیں لیکن اگر صحابی رسول کو گالی دی جاتی ہے تو پھر تعلقات آڑے' برادری آڑے اس وقت آپ بہت نرم مزاج اور بہت ہی زیادہ وسیع القلب بہت ہی زیادہ اپنے آپ کو صوفی بنا لیتے ہیں کہ جی ہم تو ایسی کوئی بات نہیں کرتے یہ باتیں تیغ ہیں اسلام نرمی سے آیا ہے۔ یہ وعظ ہوتا ہے لیکن میں یہ بتلا دینا ضرور چاہتا ہوں کہ میں اس مسئلہ کا انکار نہیں کرتا ضرور اسلام اخلاق سے پھیلا ہے ضرور اسلام نرمی سے آیا ہے۔ لیکن کبھی کبھی اسلام میں بدر بھی آیا ہے۔

کبھی کبھی اس راہ میں احد بھی آیا ہے۔

کبھی کبھی اس راہ میں خندق بھی آیا ہے۔

کبھی کبھی اس راہ میں یرموک اور تبوک بھی آئے ہیں=

اور کبھی کبھی اس راہ میں یہ واقعات بھی آئے ہیں کہ رسول اللہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ بیت اللہ کا غلاف بھی پکڑے تو تب بھی قتل کردو نہیں آئے یہ واقعات۔

صوفو= ایک سبق یاد کرتے ہو باقی بھول گئے ہو اجتماع ہے صوفیوں کا لیکن یہ وہ اجتماع نہیں جو کسی ایرے غیرے پیر اور مرشد کا اجتماع ہو یہ بہلوی جیسے مرشد کے مریدوں کا اجتماع ہے جس نے ہر ظلم کو للکارا ہے اور ہر باطل کو پاش پاش کیا مجھے آج تک یاد ہے میرے شیخ کہا کرتے تھے اعلانیہ کہا کرتے تھے کہ قبر پوجنے والو کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں

نعرہ تکبیر اللہ اکبر

جیوے جیوے حق نواز

پیر طریقت حضرت عبداللہ بہلوی زندہ باد

پیر طریقت حضرت عبداللہ بہلوی زندہ باد

(باقی آئندہ شمارے میں)

فاروق اعظمؓ سیمینار، اسلام آباد

حافظ مظہر اقبال

رپورٹ:۔ حافظ مظہر اقبال اعوان

تنظیم مسلم اساتذہ پاکستان کی طرف سے اسلام آباد میں منعقد ہونے والے فاروق اعظمؓ سیمینار کی روداد

سپاہ صحابہؓ اور پاکستان کی مختلف سنی تنظیموں کی طرف سے اس مرتبہ ملک بھر میں یکم محرم کو حضرت عمر فاروقؓ کی شان میں جلسے' جلوس' مذاکرات اور سیمینار منعقد ہوئے اسی سلسلے میں ایک نہائت پروقار اور تاریخ ساز تقریب ہالی ڈے ان ہوٹل اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ یہ تقریب جسے فاروق اعظم سیمینار کے نام سے منسوب کیا گیا تھا تنظیم مسلم اساتذہ کی طرف سے اپنے انداز کے لحاظ سے منفرد اور اعلیٰ اسلوب کی آئینہ دار تھی اس سیمینار کے مہمان خصوصی قائد محترم حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی تھے۔ جبکہ مولانا عبداللہ صاحب خطیب اسلام آباد صدر اجلاس تھے۔ سیمینار کے مقررین میں وفاقی وزیر مخدوم جاوید ہاشمی ڈپٹی سپیکر حاجی محمد نواز کھوکھر' وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق پیپلز پارٹی کے ایم این اے اور حضرت سلطان باہو کے صاحبزادہ نذیر سلطان اور حضرت صاحبزادہ سید خورشید احمد شاہ نے شرکت کی۔

سیمینار کا انعقاد مسلم تنظیم اساتذہ پاکستان کا تاریخ ساز کارنامہ تھا جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء مشائخ اور مقررین شریک ہوئے۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض تنظیم المسلم اساتذہ کے مرکزی معاون کنوینر پروفیسر اسحق شیخ نے سرانجام دیئے۔ سیمینار میں پروفیسر ڈاکٹر محمد رمضان عظیم دانشور پروفیسر غازی احمد جناب پروفیسر میاں احمد صدیقی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد پروفیسر افتخار احمد پروفیسر ظفر اللہ بیگ نے نہائت قیمتی مقالہ جات پیش کئے حضرت عمر فاروقؓ کی شان مرتبت' خدمات ' کارناموں پر پہلی مرتبہ ایسے پرمغز مضامین اعلیٰ تعلیم یافتہ افراد کے سامنے پیش کئے گئے۔ سپاہ صحابہؓ کے قائد حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے خلافت راشدہ اور حضرت عمر فاروقؓ کی عظمت پر انتہائی پر مغز خطاب کیا۔

قائد موصوف نے فرمایا کہ قرآن عظیم کی دس ایسی بشارتیں ہیں اگر حضرت ابوبکرؓ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو نظر انداز کر دیا جائے یا انہیں مسلمان نہ تسلیم کیا جائے تو ان کا کوئی مفہوم متعین نہیں ہو سکتا۔ علامہ فاروقی نے کہا جس انقلاب محمدی کا راستہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی میں ہموار کیا گیا تھا اس کی بنیاد پر غلبہ اسلام خلافت راشدہ کے دور میں معرض ظہور پر آیا۔

قیصر اور کسریٰ نے ایران کی حکومتوں کا خاتمہ اور قرآنی آیت لیظھرہ علی الدین کلہ تاکہ اسلام تمام دینوں پر غالب آجائے کی عظیم الشان پیش گوئی کی تکمیل اور بعثت رسالت کا مقصد حقیقی سیدنا فاروق اعظمؓ کا حیرت انگیز کارنامہ ہے قائد نے اس موقع پر خمینی اور شیعہ کی حضرت عمر فاروقؓ کے خلاف کتابیں پیش کر کے سپاہ صحابہؓ کا موقف واضح کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ۴۰ سے زائد مقامات پر حضرت عمرؓ کی شان آپ کی عظمت پر مہر تصدیق ثبت کر چکی ہے

Scanned with Cam

قرآن کی ۲۷ آیات کا حضرت عمرؓ کی رائے پر نازل ہونا آپ کے قلب اطہر آئینہ شفاف کا عکاس ہے۔

قائد محترم نے تفصیل کے ساتھ فاروقی عہد کی فتوحات کارناموں پر روشنی ڈالی وفاقی وزیر مخدوم جاوید ہاشمی نے کہا فاروق اعظمؓ کا دور ایک درخشندہ اور تابندہ عہد ہے جس کی روشنی میں پوری انسانیت مستفید ہو رہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے اسلام پر جتنے احسانات کئے اس کی مثال نہیں ملتی۔ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو خدا سے صرف اسلام کی عظمت کے فروغ کے لئے مانگا تھا۔ وفاقی وزیرؒ نے کہا کہ عمر فاروقؓ کا دور حکمرانی کی تاریخ میں سنہرے باب کا اضافہ ہے۔

وفاقی وزیر جناب اعجاز الحق نے کہا کہ حضرت عمرفاروقؓ نے رزق حلال کے دروازے کھولے آپ نے انسانی زندگیوں میں عدل و انصاف کا سورج روشن کر کے حقیقی سکون عطاء کیا۔ دنیا کا کوئی غیر مسلم حضرت عمرؓ کے کارناموں سے صرف نظر نہ کر سکا۔ حضرت عمرؓ نے ایک طرف قیصرو کسریٰ کا خاتمہ کرنے انسانوں کو مظالم سے نجات دلائی دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اتباع اور پاسداری میں سادہ طرز حکومت کو فروغ دیا۔ قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر حاجی نواز کھوکھر نے کہا حضرت عمر فاروقؓ کے کارناموں کے فروغ کے لئے ایسے سیمینار ہر شہر میں منعقد کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈپٹی سپیکر نے تنظیم مسلم اساتذہ کو اس عظیم مشن کے آغاز پر مبارک باد پیش کی انہوں نے کہا کہ حضرت عمر فاروقؓ جیسا خدا ترس ایمان دار اور انصاف کا علمبردار تاریخ نے نہیں دیکھا۔ آپ نے بڑھیا عورتوں سے لے کر بادشاہوں تک ہر جگہ انصاف کا چراغ جلایا جو لوگ حضرت عمرؓ کی تعلیمات سے واقف نہیں گویا انہوں نے اسلام سے کوئی حصہ نہیں پایا۔ حاجی نواز کھوکھر نے کہا نئی نسل کو حضرت عمرؓ کے کارناموں سے شناشائی کرانے کی ضرورت ہے انہوں نے کہا افسوس ہے کہ آج کی نئی نسل ناولوں کی کہانیوں اور غیر اخلاقی کتابوں میں گم ہے اسے فاروقی دور کے زریں کارناموں اور ۲۲ لاکھ مربع میل پر پھیلی ہوئی حکومتوں کے خدوخال اور بہادری اور بسالت کے بے مثال کارناموں کی کچھ خبر نہیں۔

جمعیت علماء پاکستان کے ایم این اے ملک کے نامور خطیب مولانا صاحبزادہ سید خورشید احمد شاہ نے کہا کہ تنظیم مسلم اساتذہ نے فائیو سٹار ہوٹل میں فاروق اعظمؓ سیمینار منعقد کر کے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے انہوں نے کہا کہ اسلام سے عمرفاروقؓ کو نکال دیا جائے پورا دین کھوکھلا ہو جاتا ہے۔ حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دعا کے ثمر تھے۔ آپ کی حیرت انگیز کارگزاری نے دنیا کی ہر قوم کو متاثر کیا۔

آج انسانیت پروری کی جتنی مثالیں جس حکومت میں بھی نظر آرہی ہیں اس کا اسوہ حضرت عمرؓ کی زندگی سے حاصل کیا گیا ہے۔ پیپلزپارٹی کے ایم این اے سلطان باھوؒ کے صاجزادہ نذیر سلطان صاحب نے کہا میں اپنی پارٹی کی پالیسی سے ہٹ کر بھی مولانا فاروقی اور مولانا اعظم طارق سے مذہبی رہنمائی حاصل کرتا رہوں گا۔ صاجزادہ صاحب نے کہا فاروق اعظمؓ اور کسی صحابیؓ پر کوئی پروگرام ہوتو میں ہر جگہ خدمت اور شرکت کے لئے حاضر ہوں ۔ اگر کسی موقع پر خلفائے راشدین کے کسی فنکشن میں پارٹی روکے گی تب بھی میں اپنے عقیدہ کو نہیں چھوڑوں گا۔ صاجزادہ نذیر سلطان نے کہا سپاہ صحابہ تنظیم مسلم اساتذہ صحابہ کرام خلفائے راشدین اور اہلسنّت عظام کی عظمت کے لئے جو کام میرے سپرد کرے گی۔ میں رضا کار کے طور پر وہ ضرور کروں گا۔ مولانا فاروقی مجھے جس چیز کا حکم دیں گے میں بجا لاؤں گا مشہور سکالر پروفیسر احمد میاں صدیقی نے اپنے طویل مقالہ میں حضرت عمرؓ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا سے جس میں ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے حضرت عمرفاروقؓ کو خدا سے خصوصی طور پر مانگا تھا۔

اور مانگنے کی وجہ اسلام کو عزت دلانا تھا یہی وہ شرف ہے۔ کہ مانگنے والا دنیا کا سردار ہو اور دینے والا قادر حقیقی ہوتو کوئی غلط یا مناسب چیز تو نہیں دی جا سکتی۔ حضرت عمر فاروقؓ پر آپ کا مقالہ خلیفہ راشد کی زندگی کے تمام پہلوؤں پر محیط تھا۔ مشہور نو مسلم سکالر اور دانشور پروفیسر غازی احمد نے کہا حضرت عمر فاروقؓ اور باقی خلفاء کا ذکر تورات اور انجیل میں گزر چکا ہے ان کی زندگی کے تمام واقعات پہلی کتابوں میں آچکے ہیں۔ یہی وہ شرف ہے جو اور کسی کے حصہ میں نہیں آیا۔

پروفیسر محمد شریف نے اپنے مقالے میں حضرت عمر فاروقؓ کی ابتدائی زندگی سے لے کر خلافت اور شہادت تک کے تمام واقعات پر تفصیلی روشنی ڈالی انہوں نے سب سے طویل مقالے میں نہائت خوبصورت انداز میں سیر حاصل بحث کی۔ پروفیسر محمد شریف نے کہا حضرت عمرؓ ایک عہد ایک دور ایک صدی اور ایک زمانہ کی حیثیت رکھتے تھے۔

پروفیسر ملک محمد رمضان صاحب نے حضرت عمرؓ کے دور کی معاشی اصلاحات پر روشنی ڈالی انہوں نے کفالت عامہ کے عنوان پر فاروقی قوانین کو نہائت اعلیٰ انداز میں پیش کیا۔ انہوں نے موجودہ ملازمین کے تکیلوں اور عہد فاروقی کے ارکان دولت کی تنخواہ کا موازنہ کر کے جدید عہد اور قدیم اطوار کا حسین امتزاج پیش کیا۔ پروفیسر افتخار احمد نے اپنے مقالے میں حضرت عمرؓ کی شان مرتبت پر روشنی ڈالی انہوں نے نہائت اعلیٰ انداز میں خلیفہ ثانی کی خدمت کا احاطہ کیا پروفیسر ظفر اللہ بیگ نے اپنے نہائت وقیع مقالے میں حضرتؓ عمر کی غریب پروری اور انسانیت دوستی اور کفالت

Scanned with Ca

علماء پر ایسے ایسے واقعات پیش کئے کہ سامعین عش عش کر اٹھے۔

پروفیسر بیگ نے دو درجن کتابوں کا نچوڑ پیش کر کے اپنے مقالے کو نہایت جاندار بنایا۔ بیگ صاحب نے حضرت عمرؓ کی معاشی اور معاشرتی زندگی کا احاطہ کرتے ہوئے عہد حاضر کے لئے حضرت عمرؓ کے طرز حکومت کو ایک اعلیٰ نمونہ قرار دیا۔ کانفرنس کے آخر میں سپاہ صحابہؓ کے قائد علامہ فاروقی نے تنظیم مسلم اساتذہ کو حکم دیا کہ وہ تمام مقالہ جات کو ایک اعلیٰ کتاب کی صورت میں شائع کریں۔ فاروق اعظم سیمینار کے انتظامات کے لئے ابو معاویہ محمد علی اور حافظ نصیر الدین کے علاوہ اسلام آباد کے مختلف جماعتوں کے سنی کارکنوں اور علماء نے اعلیٰ خدمات سرانجام دیں۔ کانفرنس میں خاص طور پر سپاہ صحابہؓ کے جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد ڈپٹی سیکرٹری شعیب ندیم مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولانا عبدالمجید ہزاروی بھی شریک ہوئے۔ مولانا عبداللہ صاحب کی دعا پر یہ سیمینار ختم ہوا۔

ضروری وضاحت

محرم کے پہلے ہفتہ میں قومی اخبارات میں اتحاد بین المسلمین کمیٹی سے منسوب اہل سنت اور اہل تشیع کو باہمی رواداری اور بھائی چارہ اختیار کرنے کی اپیل پر مبنی اشتہارات شائع ہوتے رہے ہیں اپیل کنندگان میں سپاہ صحابہؓ کے قائدین مولانا محمد ضیاء القاسمی مولانا ضیاء الرحمن فاروقی مولانا محمد نواز بلوچ اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کے اسماء بھی لکھے جاتے رہے ہیں۔ جس پر ان قائدین اور جماعت کے کارکنوں نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا۔ اخبارات میں جماعت کے مرکزی سیکرٹریٹ سے مولانا ضیاء الرحمن فاروقی صاحب اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب کی جانب سے اس امر کی تردید بھی شائع ہو چکی ہے کہ سپاہ صحابہؓ کسی ایسی اتحاد بین المسلمین کمیٹی میں کبھی شامل نہیں ہوئی جس میں اہل تشیع بھی شامل ہوں کیونکہ اہل تشیع سے اہل سنت کے بنیادی اختلافات ہیں تاہم صورتحال کی وضاحت معلوم کرنے کے لئے میں نے قائدین سے رابطہ کیا تو مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب نے وضاحت فرمائی کہ پنجاب حکومت نے محرم میں امن وامان قائم رکھنے کے لئے ایک اجلاس طلب کیا تھا جس کے آخر میں اخبارات میں امن قائم رکھنے کے لئے اپیل شائع کئے جانے کی بات ہوئی تھی سپاہ صحابہؓ کے قائدین نے بااصرار یہ بات طے کرائی تھی کہ اہل سنت کی جانب سے علیحدہ اشتہار ہونا چاہئے اخبارات میں جب مشترکہ اشتہار آیا تو پنجاب حکومت سے رابطہ قائم کیا گیا اور شکائت کی گئی کہ طے شدہ بات کی خلاف ورزی کیوں کی گئی۔ ہوم سیکرٹری نے ساری ذمہ داری ڈپٹی کمشنر لاہور پر ڈالتے ہوئے معذرت کرلی ان سے کہا گیا کہ اہل سنت کی جانب سے علیحدہ اشتہار شائع کریں۔ ہوم سیکرٹری پنجاب نے علیحدہ اشتہار تو شائع نہ کرایا تاہم متنازعہ اشتہار کو فوراً بند کرا دیا۔

امید ہے کارکنان کے اطمینان کے لئے یہ وضاحت کافی ہوگی۔

محمد یوسف مجاہد مرکزی جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہؓ

حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نزع کی حالت میں ارشاد

حضرت بلالؓ کا قصہ بہت مشہور ہے کہ آپ کے انتقال کے وقت آپ کی بیوی جدائی پر رنجیدہ ہو کر کہنے لگی کہ ہائے افسوس آپ کو کتنی تکلیف ہے۔ حضرت بلالؓ نے فرمایا "سبحان اللہ" مزہ آرہا ہے "کل کو محمدؐ کی زیارت کریں گے۔ اور صحابہؓ سے ملیں گے۔"

سپاہ صحابہؓ کے قائدین کی وزیراعظم پاکستان میاں نواز شریف سے ملاقات کی رپورٹ

محمد یوسف مجاہد
مرکزی جنرل سیکرٹری سپاہ صحابہؓ

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۹۳ء کو وفاقی وزراء احمد نواز اور چودھری امیر حسین کے ذریعہ وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف کی دعوت پر سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی' نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد' ڈپٹی سیکرٹری محمد شعیب ندیم سیکرٹری نشرواشاعت مولانا عبدالمجید ہزاروی اور اے آر بٹ وزیر اعظم سے ملاقات کے لئے گئے وزیراعظم کی معاونت چوہدری امیر حسین وفاقی وزیر برائے پارلیمانی امور و رائے احمد نواز وفاقی وزیر نے کی۔

ملاقات کے دوران سپاہ صحابہؓ کے قائدین نے وزیر اعظم کی توجہ اس جانب مبذول کرائی کہ حکومت اگر فرقہ واریت کے خاتمہ میں مخلص ہے تو سپاہ صحابہؓ کا پیش کردہ تحفظ ناموس صحابہؓ و اہل بیتؓ بل فوراً منظور کیا جائے انہوں نے شیعوں کی کافی ایسی کتب دکھائیں جن پر صحابہؓ کرام خصوصاً خلفائے راشدین کی تکفیر تک کی گئی تھی اور ان کی زبردست توہین کی گئی تھی۔ وزیر اعظم کو یاد دلایا گیا کہ اس سے قبل ۲۸ دسمبر ۱۹۹۱ء کو سو سے زائد کتب کے اقتباسات کی فوٹو کاپیوں پر مشتمل ایک فائل پیش کی گئی تھی اور وہ تمام کتب ضبط کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ حکومت کی طرف سے وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار نیازی کی سربراہی میں جو فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے کمیٹی بنائی گئی اس نے بھی اس بات کی سفارش کر دی تھی کہ وہ تمام کتب ضبط کر لی جائیں۔ لیکن حکومت نے اب تک کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ وزیراعظم اس روز پیش کی گئی کتابوں کی بعض تحاریر پر بڑے حیران

Scanned with Cam

ہوئے اور شیعت کے خلاف نفرت کا اظہار کیا۔
وزیر اعظم کو پورے ملک میں سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں پر قائم کیے گئے تمام ناجائز مقدمات ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا جس پر وزیر اعظم نے تمام مقدمات کی رپورٹ طلب کر لی۔ جھنگ کے عوام کی پسماندگی کا ذکر کرتے ہوئے وزیر اعظم کو بتایا گیا کہ ماضی میں جھنگ کو ترقیاتی فنڈ پورے نہیں دیے گئے۔ اب وہ کمی دور کر کے پورے فنڈز دیے جائیں۔

وزیر اعظم سے مطالبہ کیا گیا کہ خلفائے راشدین کے ایام سرکاری سطح پر منانے کا اعلان کیا جائے۔ خصوصاً یکم محرم جو کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا یوم شہادت ہے ملاقات سے اگلے روز متوقع تھا کہ تعطیل ضرور کی جائے گی لیکن وزیر اعظم نے کہا کہ وہ کابینہ کی منظوری کے بغیر فوری طور پر اس تعطیل کا اعلان نہیں کر سکتے۔ تاہم حضرت عمر فاروقؓ کی مناسبت سے ٹی وی پر اپنا پیغام ریکارڈ کرایا۔

وزیر اعظم سے مطالبہ کیا گیا کہ بیت المال اور زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں میں اہل تشیع کی تقرری پر پابندی لگائی جائے۔ خانہ فرہنگ ہائے ایران کی پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت روکی جائے۔ وزارت تعلیم شیعہ کے سپرد کی گئی ہے جس کی وجہ سے نصاب تعلیم میں صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفائے راشدین کے مقام کو گرایا جا رہا ہے۔ نویں جماعت کی انگلش کی کتاب میں ہجرت کا واقعہ درج کیا گیا ہے۔ لیکن اس میں رفیق سفر حضرت ابوبکر صدیقؓ کا کوئی ذکر تک نہ ہے اس کتاب کی درستگی کا مطالبہ کیا گیا۔

سپاہ صحابہؓ نے وزیر اعظم کو یقین دلایا کہ اگر وہ سینٹ سے پاس شدہ شریعت بل اور تحفظ ناموس صحابہؓ و اہل بیت بل اصلی حالت میں پاس کر کے عملاً نافذ کر دیں اور سپاہ صحابہؓ کے دیگر مطالبات پورے کر دیں تو وہ ان کی حمایت کرے گی۔

مولانا محمد اعظم طارق ایم این اے

جھنگ کا ۲۹ جون کو مشترکہ پارلیمنٹ کے اجلاس سے تہلکہ خیز خطاب

تقریر کا پس منظر و پیش منظر

رپورٹ ایم آئی صدیقی

☆ ..... ۲۹ جون بمطابق ۸ محرم کو مشترکہ پارلیمنٹ کے اجلاس سے پی ڈی اے کے ممبران قومی اسمبلی و سینیٹر صاحبان خطاب کرتے ہوئے ایک ہی بات پر زور دے رہے تھے کہ یہ اجلاس محرم کی وجہ سے ملتوی ہونا چاہئے شیعوں کی دل آزاری ہوگی۔ امام حسین کی شہادت کا پوری قوم کو غم ہے۔ پارلیمنٹ کا اجلاس بلانا ہی زیادتی ہے۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب نے جب یہ محسوس کیا کہ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کو حضرت عمر فاروقؓ و حضرت عثمانؓ کی شہادتوں سے زیادہ ترجیح دی جا رہی ہے تو انہوں نے مندرجہ ذیل لاجواب اور مدلل تقریر فرمائی جس سے پی ڈی اے کے ارکان کا طرز استدلال ختم ہوگیا۔ مسلم لیگ کے وزراء نے ڈیسک بجا بجا کر مولانا محمد اعظم طارق کی تقریر کی داد دی۔ مولانا کی تقریر پر بی بی سی' روزنامہ جنگ اور نوائے وقت نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ مولانا محمد اعظم طارق کی تقریر سے ہاؤس میں سناٹا چھا گیا۔ ہاؤس میں خاموشی طاری ہوگئی۔ حکومت جن خیالات کو فرقہ واریت کہتی تھی انہیں کی تائید حکومتی ارکان نے کی۔ اب آئندہ حکومت اس کو فرقہ واریت نہیں کہہ سکے گی۔

مدعی لاکھ پہ بھاری گواہی تیری

یہ کتنی خوشی کی بات ہے آج ہمارا سارا کا سارا ہاؤس اللہ کے فضل سے حسینی ہے۔ ہر بات سے اختلاف ہو سکتا ہے لیکن کیا آج ہم ایک قرارداد نہ پیش کر دیں کہ آج کے بعد جو طرز حکومت جو انداز زندگی جو اسلوب اور جو روشن نقوش حضرت حسینؓ نے چھوڑے ہیں ہم ان سے انحراف کر کے کمیونزم سوشلزم اور باقی ازم جو ہم نے بنائے ہوئے ہیں ہم ان پر لعنت بھیجتے ہیں اور ان سے نفرت کا اظہار کرتے ہیں۔ آج چلیں اس بات پر تو قرارداد پیش کریں۔ حضرت حسینؓ نے عظیم مقصد کیلئے قربانی دی لیکن آج مقاصد کی طرف کوئی نہیں دیکھتا صرف اپنے مفاد کے حصول کے لئے نام لئے جاتے ہیں پہلی بات مذہبی طور پر میں عرض کرنا چاہوں گا شہادت نعمت ہے یا مصیبت اگر شہادت مصیبت ہے تو رویا جائے گا ماتم کیا جائے گا پیٹا جائے گا اور اگر شہادت نعمت ہے تو خراج تحسین پیش کیا جائے گا۔ شہادت نعمت ہے اور شہید زندہ ہوتا ہے۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن
نہ مال غنیمت نہ کشور کشائی

تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج یہاں سے کیوں نہ شروع کریں آج طے کر لیں کہ شہادت کے دن سے پہلے سوگ منانا ہے یا بعد میں۔ پہلے منانا ہے تو کتنے دن پہلے شروع کرنا ہے۔ اور بعد میں کتنے دن تک منانا ہے اسلام کی تاریخ شہیدوں کے خون سے رنگین ہے کیا اسلام کی تاریخ میں ایک ہی امام مظلوم حضرت حسینؓ ہیں۔ نہیں آپ کو اسی تاریخ میں وہ مظلوم بھی نظر آئے گا جس کے در اقدس پہ حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ پہرہ دیتے رہے وہ چالیس دن تک پیاسے رہ کر پیغمبرؐ کے شہر میں ۴۴ لاکھ مربع میل پر جب حضرت عثمانؓ شہید ہوئے تھے آج اس دن عید منائی جاتی ہے کیوں ہوا اجلاس اس دن۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کا دن تھا کیوں ہوا اجلاس یکم محرم کو جو امام عدل و حریت حضرت عمر فاروقؓ کی شہادت کا دن کیوں ہوا اجلاس ۲۱ رمضان المبارک کو جو حضرت علی المرتضیٰ کی شہادت کا دن ہے۔ کیوں ہوا

Scanned with Cam

اجلاس ۲۲ جمادی الثانی کو جو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی وفات کا دن ہے اور کیوں ہوا اجلاس اس دن جو پیغمبرؐ کے ارشاد کے مطابق سید الشہداء حضرت حمزہؓ کی شہادت کا دن ہے جن کو تمام شہیدوں کا سردار آپ نے نہیں میرے پیغمبرؐ نے کہا تھا۔ ان شہیدوں کے ایام پر اجلاس کیوں ہوئے۔ آؤ آج طے کریں ہم تاریخ اسلام کے ان عظیم شہیدوں کے ایام پر یا اجلاس نہیں کیا کریں گے اور پورے ملک میں تعطیل کریں گے اور اگر ان شہیدوں کی شہادت پر اجلاس کیا جائے گا تو پھر تمہیں اپنا یہ انداز اور طریقہ بھی بدلنا پڑے گا۔ یہ کیا مظلومیت ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ ہم سنی لوگوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔ ہمارے دلوں پہ چھرے چلتے ہیں جب فاروق اعظمؓ کی شہادت کا دن آتا ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ آپ تاریخ اسلام کو دیکھیں تو کوئی دن بھی شہادت سے خالی نہیں ملے گا۔ چھٹی کیجئے گھروں کو سب جائیں سارے دن تو شہیدوں کے دن ہیں کیا شہیدوں نے ہمیں چھٹی کرنا سکھایا ہے۔ شہیدوں نے ہمیں درس دیا ہے آیئے دس محرم کو اجلاس رکھئے اور یہاں بیٹھ کر فیصلہ کیجئے کہ حسینؓ جس عظیم مقصد کیلئے تو نے جان دی ہے ہم تیرے عظیم مقصد یعنی اسلام کیلئے اسلام کے خلاف جو سازشیں اٹھیں گی جو اسلام کے خلاف کسی انداز سے کوئی سازش سامنے آئے گی ہم اس کا بیڑہ غرق کر کے دم لیں گے۔ ہم انہیں کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے یہ عزم اسی ایوان میں ہم دس محرم کو کیوں نہ کر لیں۔ اسی ہال میں دس محرم کو اجلاس ہوا اور ہم فیصلہ کریں کہ حسینؓ نے ہمیں رونے کیلئے نہیں چھوڑا۔ حسینؓ نے ہمیں پیٹنے کے لئے نہیں چھوڑا کیا بات ہے آج حضرت حسینؓ کا نام وہ لیتے ہیں جنہیں نماز ہی نصیب نہیں۔ قرآن کی تلاوت نصیب نہیں آج سیدہ ام کلثومؓ سیدہ زینبؓ اور سیدہ فاطمہؓ جن کے جنازے رات کی تاریکی میں اٹھے کی بات وہ کرتے ہیں جن کے دن کے اجالے میں بال بکھرتے رہتے ہیں۔ کیا توقع ہے اور کیا نسبت ہے اور کیا تعلق ہے ان عظیم شخصیات سے۔ ان سے تعلق ہے تو اسے آج ہمیں طے کرنا ہوگا۔ آیئے میں قرارداد پیش کرتا ہوں کہ اس ملک میں ہم قرآن و سنت اسلام پیغمبرؐ کی وراثت جس کے لئے امام حسینؓ نے جان دی تھی۔ ہم اس کے خلاف کوئی آواز نہیں سنیں گے۔ ہم اس کے خلاف کوئی قانون برداشت نہیں کریں گے۔ ہم اس کے خلاف کوئی نظام نہیں چلنے دیں گے ہم اس کے خلاف کسی کو کوشش کرنے کی جرات نہیں کرنے دیں گے۔ یہ حسینیت ہے اور اگر نام حسینؓ کا لیا جائے رشوت عام ہو نام حسینؓ کا لیا جائے شراب کے دور چلیں نام حسینؓ کا لیا جائے فحاشی عام ہو نام حسینؓ کا لیا جائے بے حیائی عام ہو نام حسینؓ کا لیا جائے رات کو شراب و شباب کی محفلیں جمیں یہ حسینی نہیں ہیں یہ یزیدی ہیں ان کا حسینؓ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ حسینؓ سے تعلق اسی کا ہو جو حسینؓ کے کردار کو اپناتا ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

●●●●●●

اسلامی مساوات

محمد اقبال صدیقی

مرتب محمد اقبال صدیقی۔

حضرت ابو بکرؓ جب خلیفہ منتخب ہوئے تو صبح اٹھ کر تجارت کے لئے کپڑا لے کر بازار کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ ملے اور دریافت کیا کہ یا خلیفۃ الرسول اللہ کہاں جا رہے ہیں حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا کہ بازار جا رہا ہوں۔ ان دونوں نے عرض کیا کہ آپ پر تو دربار خلافت کا بوجھ ہے بازار میں جاکر کیا کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ پھر اپنے متعلقین کی پرورش کہاں سے کروں گا؟ انہوں نے کہا کہ آپ تشریف لے چلیں ہم آپ کا وظیفہ مقرر کریں گے۔ آپ ان دونوں کے ساتھ تشریف لائے تو ان حضرات نے بعد مشورہ مسلمانان آپ کا معمولی خرچ کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

جیسا کہ گل از خلافت اپنے مال سے خرچ کرتے تھے اور سفر و غیرہ کے لئے سواری مقرر کر دی اور دو چادر دیں کہ جب پرانی ہو جائیں تو دوسری لے لیں۔ حضرت عمر فاروقؓ کے خلافت کے زمانہ میں ایک دفعہ یمن سے چادریں آئیں تو آپ نے مسلمانوں میں ایک ایک کر کے تقسیم کر دی اور خود بھی ایک لی۔ پھر نماز کے وقت دو چادریں اوڑھ کر تشریف لائے۔ خطبہ دیتے کھڑے ہوئے تو فرمایا سنو اور اطاعت کرو سلمانؓ نے برجستہ کہا کہ نہ ہم سنیں گے اور نہ اطاعت کریں گے۔ آپؓ نے پوچھا کیوں؟ انہوں نے کہا کہ ہر ایک کو ایک ایک چادر ملی اور خود دو لے لیں آپ نے فرمایا کہ تم نے بڑی جلدی کی۔ آپؓ نے فوراً اپنے بیٹے حضرت عبداللہؓ کو بلایا اس نے عرض کی کہ اے امیر المومنین میں حاضر ہوں فرمایا کہ بتاؤ دوسری چادر جو میرے پاس ہے کس کی ہے؟ عبداللہؓ نے فرمایا کہ میری ہے حضرت عمر فاروقؓ نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ میں نے یہ چادر عبداللہ سے مستعار لی ہے جب حضرت سلمانؓ کو تسلی ہوئی تو فرمایا اب ہم آپؓ کی بات سنیں گے بھی اور اطاعت بھی کریں گے۔ حضرت علیؓ کی زرہ ایک یہودی نے لے لی تھی آپؓ ہی کا زمانہ خلافت تھا۔ آپ مدعی بن کر قاضی شریح کی عدالت میں جو کھڑے ہوئے اور اپنی گواہی میں حضرت حسینؓ اور اپنے غلام قنبر کو پیش کیا قاضی نے ان کی شہادت لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ بیٹے کی شہادت باپ کے لئے اور غلام کی شہادت آقا کے لئے قبول نہیں کی جا سکتی۔ اس پر حضرت علیؓ نے فرمایا کہ آپ حسنؓ کی شہادت قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں حالانکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حسن اور حسین دونوں نوجوانان جنت کے سردار ہیں کیا جنت کے

Scanned with Cam

سرداروں کی شہادت مسترد کی جا سکتی ہے ☐ قاضی ابو شریح نے کہا کہ ہم زمین پر موجود ہیں آپؓ ذکر جنت کا فرما رہے ہیں۔ آپ اپنے دعوی کی کوئی اور دلیل پیش فرما دیں۔

یہودی یہ دیکھ کر سخت حیران ہوا کہ اسلام کا ایسا سچا انصاف ہے جب قاضی شریح کی عدالت سے آپ کا دعوی خارج ہو گیا تو یہودی عدالت سے باہر نکل کر عرض کرنے لگا کہ آپ کی صداقت میں کوئی شک نہیں یہ زرہ آپ کی ہے اور وہ یہ کہہ کر مسلمان ہو گیا۔

حضرت عمرؓ کے عہد خلافت میں مسجد نبویؐ ہی ایوان حکومت تھا اور اس کے کچے فرش پر بیٹھ کر پوری دنیا کی قسمتوں فیصلے ہوا کرتے تھے پانچوں وقت کی نماز بھی خلیفہ وقت اسی مسجد میں پڑھا کرتے تھے غرض ہر وقت مسجد آنے جانے والوں سے بھری رہتی تھی۔ حضورؐ کے چچا عباسؓ کا مکان بھی مسجد نبویؐ سے متصل واقع تھا اور اس کا پرنالہ مسجد نبوی میں گرتا تھا بعض اوقات اس سے پانی آتا تو نمازیوں کو تکلیف ہوتی حضرت عمرؓ نے اپنے عہد خلافت میں مسجد کے احترام اور نمازیوں کے آرام کی خاطر اس پرنالے کو اکھڑوا دیا حضرت عباسؓ مالک مکان اتفاق سے اس وقت موجود نہ تھے حضرت عباسؓ جب باہر سے تشریف لائے تو یہ منظر دیکھ کر حیران ہوئے اور فوراً مفتی شہر کے ہاں خلیفہ وقت کے خلاف مقدمہ دائر کر دیا۔

مفتی شہر حضرت سید الانصار ابی بن کعب نے دنیا کے سب سے بڑے حکمران کے نام فرمان جاری کر دیا کہ آپ کے خلاف حضرت عباسؓ بن عبدالمطلب نے مقدمہ دائر کیا ہے اور انصاف چاہا ہے آپ حاضر ہو کر مقدمے کی پیروی کریں کوئی معمولی حاکم یا بادشاہ ہوتا تو اس طلبی کو اپنی سخت توہین سمجھتا مگر عرب و عجم کا شہنشاہ مقررہ تاریخ پر حضرت ابی بن کعبؓ کے مکان پر حاضر ہو گیا اندر جانے کی اجازت بہت دیر میں ملی کیونکہ حضرت ابی ابن کعبؓ نہایت مصروف تھے اتنی دیر حضرت امیرالمومنینؓ باہر کھڑے انتظار کرتے رہے۔

مقدمہ پیش ہوا تو حضرت عمرؓ نے پہلے کچھ کہنا چاہا لیکن فاضل جج نے فوراً روک دیا اور فرمایا کہ مدعی کا پہلے حق ہے کہ وہ اپنا دعوی پیش کرے آپ خاموش رہیں بات قاعدہ کی تھی امیرالمومنین

چپ ہو گئے۔ اور مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی۔

جناب حضرت عباسؓ نے بیان دیا کہ جناب میرے مکان کا پرنالہ شروع سے مسجد نبوی کی طرف تھا آنحضرتؐ کے زمانہ میں بھی یہیں تھا اور خلیفہ اول سیدنا صدیق اکبرؓ کے دور میں بھی یہیں رہا۔ مگر اب امیرالمومنین نے اسے اکھاڑ کر پھینک دیا جس سے میرا نقصان بھی ہوا اور مجھے بے حد تکلیف بھی ہوئی میری گزارش ہے کہ مجھے انصاف فراہم کیا جائے۔

حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا بے شک آپ کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔ فرمائے امیر المومنین آپ صفائی میں کچھ کہنا چاہیں گے۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بے شک پرنالہ میں نے اکھڑوا دیا ہے اور میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں

ابی بن کعب = آپ کو دوسرے کے مکان میں اجازت کے بغیر اسطرح کی بے جا مداخلت نہیں کرنی چاہئے تھی۔ آپ وجہ بتائیں کہ آپ نے ایسا کیوں کیا۔

حضرت عمرؓ = اے محترم ابوالفضل پرنالہ میں سے بعض اوقات پانی آتا تو چھینٹیں اڑ کر نمازیوں پر پڑتیں اس لئے لوگوں کی سہولت اور آرام کے لئے میں نے پرنالہ اکھڑوا دیا اور اس معاملہ میں جہاں تک میں سمجھتا ہوں میں نے کوئی غیر مناسب بات نہیں کی۔

ابی بن کعبؓ = بولیے ابوالفضل آپ اس کے جواب میں کیا کہنا چاہتے ہیں

حضرت عباسؓ = واقعہ یہ ہے کہ حضرت رسول کریمؐ نے میرے لئے خود اپنی مبارک چھڑی سے زمین پر نشانات قائم کئے اور میں نے انہیں نشانات پر مکان قائم کیا جب مکان بن چکا تو یہ پرنالہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے حکم سے اس جگہ رکھوایا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے کندھوں پر کھڑے ہو جاؤ اور پرنالہ یہاں لگا دو میں نے ادب کی وجہ سے انکار کر دیا۔ مگر حضورؐ نے بہت اصرار فرمایا چنانچہ حضورؐ نیچے کھڑے ہو گئے اور میں نے حضورؐ کے ارشاد مبارک کی تعمیل کرتے ہوئے حضورؐ کے کندھے پر چڑھ کر یہ پرنالہ یہاں لگا دیا تھا۔ جہاں سے اب امیرالمومنین نے اسے اکھاڑ دیا ہے۔

ابی بن کعبؓ = ابوالفضل کیا آپ اس واقعہ کا کوئی گواہ پیش کر سکتے ہیں۔

حضرت عباسؓ = ایک دو نہیں بلکہ متعدد گواہ پیش کئے جا سکتے ہیں

ابی بن کعبؓ = اچھا لائیے اور ابھی لائیے تاکہ جھگڑے کا فیصلہ ابھی ہو جائے۔

حضرت عباسؓ باہر نکلے چند انصاریوں کو تلاش کر کے لائے جنہوں نے شہادت دی کہ آنحضورؐ نے ہمارے سامنے حضرت عباسؓ کو اپنے کندھوں پر چڑھا کر پرنالہ نصب کرنے کا حکم دیا تھا۔ گواہی ختم ہوتے ہی دنیا کا سب سے بڑا حکمران جو اب تک آنکھیں نیچی کئے سامنے کھڑا تھا فوراً آگے بڑھا اور حضرت عباسؓ سے کہنے لگا۔ اے ابوالفضل۔ خدا کے لئے میرا قصور معاف کر دیجئے مجھے ہرگز علم نہ تھا کہ آنحضرتؐ نے خود پرنالہ یہاں لگوایا تھا ورنہ بھول کر بھی مجھ سے یہ فعل سرزد نہ ہوتا بھلا عمرؓ کی کیا مجال تھی کہ آنحضورؐ کے لگوائے ہوئے پرنالہ کو اکھڑوا دے یہ جو کچھ ہوا لاعلمی میں ہوا۔ اور اب اس کی تلافی اس طرح ہو سکتی ہے کہ آپ میرے کندھوں پر کھڑے ہو کر پرنالہ کو اپنی جگہ پر لگا دیں۔

ابی بن کعبؓ = ہاں امیرالمومنین انصاف یہی چاہتا ہے اور آپ کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ تھوڑی دیر کے بعد لوگوں نے دیکھا کہ قیصروکسری جیسے بادشاہ کو شکست دینے والا جرنیل نہایت مسکینی کے ساتھ دیوار کے ساتھ کھڑا ہے اور حضرت عباسؓ ان کے کندھوں پر چڑھ کر اسی جگہ پرنالہ لگا رہے ہیں سیاہ صحابہ کے ساتھیوں دنیا بھر کی تاریخ کھنگال ڈالو کسی حکمران کی طرف سے عدالت کی ایسی

Scanned with Cam

اطاعت و تکریم اور عدل و انصاف عدل اور مساوات کا ایسا عظیم کارنامہ تم کہیں لکھا ہوا نہیں پاؤ گے۔ جب پرنالہ نصب ہو چکا تو حضرت عباسؓ فوراً نیچے کود پڑے اور کہنے لگے اے امیر المومنین یہ جو کچھ ہوا اس حق کے لئے ہوا جو واقعی میرا تھا اب جبکہ آپؓ کی انصاف پسندی کی وجہ سے وہ حق مل گیا ہے تو میں اس بے ادبی کی آپؓ سے معافی چاہتا ہوں اور نہایت خوشی کے ساتھ اپنے سارے مکان کو خدا کی راہ میں وقف کرتا ہوں اور آپؓ کو اختیار دیتا ہوں کہ آپ اسے گرا کر مسجد نبویؐ میں شامل کر لیں تاکہ تنگی کی وجہ سے نمازیوں کو جو تکلیف ہوتی ہے وہ ایک حد تک دور ہو جائے اللہ تعالیٰ میری اس قربانی کو قبول فرمائے۔

وعلیکم السلام

ایم۔ آئی صدیقی

ماہنامہ خلافت راشدہ کا مئی جون ۹۳ء کا شمارہ ایک کتب فروش کے پاس دیکھا اتنا خوبصورت تھا کہ اپنا اعزازی رسالہ پہنچنے کا انتظار کئے بغیر فوراً خرید لیا تمام مضامین خصوصاً اداریہ بہت ہی جامع اور مدلل پایا۔ رسالہ کی نئی مجلس منتظمہ خصوصاً ایم آئی صدیقی کی محنت اور کاوش قابل قدر ہے۔

(مولانا محمد ضیاء القاسمی چیئرمین سپریم کونسل سپاہ صحابہؓ) نئی مجلس منتظمہ نے جن حالات میں رسالہ کو سنبھالا ہے ان کو کنٹرول کر کے رسالہ کو مزید معیاری بنایا جائے گا۔ آپ کی شفقت اور تنقید کے منتظر رہیں گے۔ (انشاء اللہ)

ماہنامہ خلافت راشدہ کی نئی مجلس منتظمہ مبارک باد کی مستحق ہے مئی جون کا رسالہ بہت خوبصورت ہے مضامین بھی بہت اچھے ہیں جماعتی کارکردگی اور کانفرنسوں کی رپورٹیں بھی بڑی اچھی ہیں آئندہ بھی جماعتی کارکردگی سے قارئین کو ضرور آگاہ کرتے رہیں گے تاکہ ہر کارکن کو معلوم ہو جائے کہ جماعت کیا کر رہی ہے۔

(مولانا ابوریحان ضیاء الرحمن فاروقی سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ) جماعت کے سرپرست اعلیٰ کی طرف سے ہماری حوصلہ افزائی ہمارے لئے بڑا اعزاز ہے آپ کی شفقت توجہ اور مفید مشوروں سے رسالہ کو انشاء اللہ مزید بہتر بنائیں گے۔

خلافت راشدہ کی مستقل طور پر بروقت اشاعت اور معیاری مضامین و جاندار طریقہ سے اداریہ لکھنے کی جو ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی اس کے پیش نظر مجلس شوریٰ کے اجلاس میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جس نے ماہ مئی اور جون کا شمارہ شائع کر کے کارکنوں کی توقعات پر کافی حد تک پورا اترنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔

تاہم کتابت اور پرنٹنگ کی چند خامیاں اور زیادہ سے زیادہ جماعتی خبریں شائع کرنے کی ضرورت کی طرف احساس دلانا ضروری سمجھتا ہوں اور تمام قارئین سے اس شمارہ کے لئے مفید مشوروں کا خواستگار ہوں تاکہ حقیقی معنوں میں اس ترجمان اہلسنت کی افادیت سے عوام مستفید ہوں (مولانا محمد اعظم طارق نائب سرپرست اعلیٰ سپاہؓ صحابہ) موجودہ شمارہ میں آپ یقیناً" محسوس فرمائیں گے کہ کتابت اور پرنٹنگ کی غلطیوں پر کافی حد تک قابو پا لیا گیا ہے آپ کی نگرانی اور قارئین کے مشوروں سے رسالہ کا معیار انشاء اللہ بلند سے بلند تر ہوتا جائے گا۔

مئی جون ۹۳ء کے شمارہ کے تمام مضامین بہت پسند آئے۔ خاص طور سے اسلام میں فرقہ واریت کی گنجائش نہیں محمد یوسف مجاہد بمقابلہ فخرالدین صدیقی بہت ہی پسند آیا۔

(ماسٹر محمد معاویہ مٹھہ ٹوانہ ضلع خوشاب) ماہنامہ خلافت راشدہ آپ کا اپنا رسالہ ہے آپ کی آراء اور تنقید اس کو مزید معیاری بنانے میں مدد دیں گی۔

مئی جون کے رسالہ میں صفحات کی غلطیاں بہت ہیں۔ آئندہ مضامین میں دیے گئے صفحات کے مطابق مضامین نہیں پائیں گے آئندہ ایسی غلطیوں کو دور کریں۔

(خالد محمود دہاہ بھکھڑی نی سنال مین بازار شورکوٹ) ہم اپنی غلطی کو تسلیم کرتے ہیں انشاء اللہ آئندہ صفحات کی ترتیب صحیح ہو گی۔ آئندہ بھی آپ کی تنقید کا انتظار رہے گا۔

مئی جون کا شمارہ پڑھ کر احساس ہوا کہ رسالہ اب اپنے معیار میں ترقی کر رہا ہے۔ ٹائٹل کی ڈیزائننگ اور رنگ بہت ہی جاذب نظر تھے اداریہ بڑا جامع اور مدلل تھا

(عبدالمجید قریشی جھنگ) آپ جیسے مستقل قاری اور مضمون نگار کی طرف سے رسالہ کی تعریف پر ہمارے حوصلے مزید بلند ہوئے۔ آپ کے قیمتی مضامین کی رسالہ کو بڑی ضرورت ہے امید ہے پابندی سے ارسال فرمائیں گے۔

مئی جون ۹۳ء کا شمارہ پڑھا۔ دل خوش ہو گیا۔ اداریہ مذہبی اور سیاسی لحاظ سے بڑا جامع پایا سپاہ صحابہ کے مطالبات بڑے مدلل انداز میں پیش کئے گئے نئی مجلس منتظمہ کو اتنا اچھا شمارہ نکالنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

(محمد سلیم بٹ ایڈووکیٹ قانونی مشیر سپاہ صحابہؓ) جناب بٹ صاحب آپ کی حوصلہ افزائی کا خصوصی شکریہ آپ سے امید کی جاتی ہے کہ قارئین کو روز مرہ پیش آنے والے قانونی معاملات میں آپ خلافت راشدہ کے ذریعہ ان کی رہنمائی فرمائیں گے۔

Scanned with Cam

قرارداد

جناب عالی= نہائت آداب و احترام سے اقوام اہلسنت و الجماعت کرم ایجنسی بذریعہ انجمن فاروقیہ سپاہ صحابہ پاکستان فاروقیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کرم سٹوڈنٹس سوسائٹی پشاور یونیورسٹی کرم ایجنسی میں حالیہ واقعات پر جس میں ایجنسی بھر کے ایک کمزور علاقے اور نہائت معمولی گاؤں بغیراہ مینگل پر علاقہ پکینہ اور انجمن حسینیہ کے سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کرم ایجنسی کے طوری (شیعہ) قبائل نے لشکر کشی کی۔ ہم اقوام اہلسنت و الجماعت ایسے واقعات کی پر زور مذمت کرتے ہیں۔ اور حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ

ا= کرم ایجنسی کے ان واقعات کے تحقیقات کے لئے غیر جانبدارانہ انکوائری ٹیم مقرر کر کے معاہدہ کوہاٹ کے تحت شرپسند عناصر کو سخت سے سخت سزا دی جائے یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پی اے کرم جناب ارباب شہزاد صاحب اے پی جناب عبدالقادر خٹک صاحب اور خاص کر جناب ربنواز خٹک صاحب کمانڈنٹ کرم ایجنسی ملیشیائی نے فوری اقدامات کر کے نہائت پامردی کے ساتھ حالات قابو میں کئے۔ اور امن وامان قائم کیا لیکن ان شرپسندوں نے جنگ تمام ایجنسی تک پھیلا دی مگر کرم ایجنسی کی انتظامیہ کی فوری مداخلت کی وجہ سے شرپسند عناصر کے عزائم خاک میں مل گئے۔ تاہم شرپسندوں نے فساد شلوازن تنگی دلاسہ کے بوراز تنگی اور تری مینگل تک پھیلانے میں کامیابی حاصل کی۔ کرم ایجنسی کی موجودہ انتظامیہ نے زبردست جدوجہد کے بعد تمام علاقہ پر کنٹرول حاصل کرلیا۔ حالانکہ کرم لیوی فورس جانبداری کرتے ہوئے طور پر ناکام ہو چکی تھی۔

جناب والا! آج بمورخہ ۷ جون ۱۹۹۳ء کو اقوام متحدہ اہلسنت والجماعت کرم ایجنسی کے اقوام کا ایک عظیم الشان اجتماع مرکزی جامع مسجد پاڑہ چنار میں منعقد ہوا جس میں کرم ایجنسی کی انتظامیہ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اور ہر قسم کے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے سرکار عالیہ سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے اور امید ظاہر کی کہ کرم ایجنسی میں طاقت کا توازن برقرار رکھتے ہوئے مطالبات پر ہمدردانہ غور فرمایا جائے گا۔

مطالبات مندرجہ ذیل ہیں

ا= حالیہ واقعات کی تحقیقات کے لئے غیر جانبدارانہ ٹیم مقرر کر کے شرپسندوں کو معاہدہ کوہاٹ کے تحت سخت سزا دی جائے وہ شیعہ تخریب کار جو افغان انقلاب کے وقت کرم ایجنسی میں تخریب کاری کر رہے تھے۔ اب کرم ایجنسی میں موجود ہیں اور سنی شیعہ میں شرفساد کے لئے مصروف ہیں۔

۲= انگریز کے رائج کردہ انتقال ایکٹ کو فوری طور پر ختم کر کے اقوام اہلسنت والجماعت کو بھی جائیداد خریدنے اور فروخت کرنے کا حق دیا جائے۔ نیز کرم ایجنسی میں ہندو پراپرٹی پر قابض کو مالکانہ حق دیا جائے۔

۳= کرم ایجنسی کچہری کلیریکل سٹاف اور دیگر لوکل سٹاف میں برابری کر کے توازن رکھا جائے اور برابری کی بنیاد پر بھرتی کیا جائے۔ کیونکہ ایک فریق کے سٹاک کی وجہ سے کرم ایجنسی شیعوں کی ریاست بن چکی ہے۔ جو ناقابل برداشت ہے۔

۴= کرم ترقیاتی فنڈز لور کرم اپر کرم اور ایف آر کے مابین برابری کی بنیاد پر تقسیم ہونے چاہئے۔

۵= انصاف کا تقاضا ہے کہ اہلسنت والجماعت کے عوام کو بلاوجہ تنگ نہ کیا جائے چار قومی معززین اور قومی مشران کی تصدیق اور ضمانت دینے پر ڈومیسائل سرٹیفکیٹ پاسپورٹ شناختی کارڈ دئے جائیں۔ بے حال اور بار بار اغراض پر پابندی عائد کی جائے۔

۶= ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال پاڑہ چنار کو اطلاع پاباں سے سنی العقیدہ مسلمان زنانہ سٹاف نہ بھیجا جائے۔ کیونکہ مذکورہ ہسپتال پر صرف زیتران کے شیعہ عوام کا قبضہ ہے اور اس ہسپتال میں اہلسنت وزنانہ سٹاف کی عزت آبرو اور ناموس محفوظ نہیں جو سنی شیعہ فسادات کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتا ہے۔

۷= سابقہ سول ہسپتال پاڑہ چنار کو دوبارہ کھول کر اس میں سنی العقیدہ سٹاف مقرر کر کے سنی عوام کے حقوق بحال کئے جائیں۔ اور زنانہ ہسپتال میں موجود لیڈیز ڈاکٹرز کو یہاں سے فوری طور پر تبدیل کیا جائے۔

۸= عید گاہ اہلسنت والجماعت کی اراضی سے مختلف منڈیاں ہٹا کر اور وہاں پر موجود ٹریفک ٹرکیٹرز پک اپ وغیرہ کو ہٹا کر ارد گرد دیواروں میں غلط راستوں کو بند کیا جائے۔ ورنہ تمام تر ذمہ داری انتظامیہ پر ہوگی۔

۹= نوشہرہ میں منظور شدہ سٹیٹ ٹاؤن کو بحال کر کے اہلسنت والجماعت کے عوام کو درپیش رہائشی مشکلات کا ازالہ کیا جائے۔ اور کرم ایجنسی پاڑہ چنار میں جنوب کی طرف مغرب کی طرف نزد شبلان واگرہ شابلاتی اور سرکاری اراضیات پر عوام کو رہائشی سہولت کے طور پر رہائشی ٹاؤن تعمیر کیا جائے تاکہ ہمارے عوام کو رہائشی مشکلات سے چھٹکارا حاصل ہو سکے۔

۱۰= بعض شیعہ اقوام اہلسنت والجماعت کے طلبہ اور قومی مشران پر اعتراضات کر کے کرم ایجنسی کے مالکان حقوق سے محروم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور افسوس کا مقام ہے کہ اس میں بعض کلیریکل سٹاف والے بھی ملوث ہیں۔ اور یکطرفہ کارروائی کرتے ہوئے اہلسنت والجماعت کے عوام کو مفلوج کرنا چاہتے ہیں جو ناقابل برداشت ہے اور کرم ایجنسی کسی کی ذاتی ریاست نہیں۔ اس لئے ہمارا پر زور مطالبہ ہے کہ کرم انتظامیہ یکطرفہ کارروائی سے اجتناب کرے۔ بلکہ ہمارے قومی مشران و کشران سے پوچھ لیا کریں۔

۱۱= کرم ایجنسی میں اقوام متحدہ حاجی خلیجی کے

Scanned with Cam

مطابق سابق وزیر اعظم جناب ذوالفقار علی بھٹو اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کے حکم کے مطابق مالکانہ حقوق اور جلد از جلد دئے جائیں جنہوں نے ۱۹۴۸ء سے لے کر آج تک حکومت کی خدمت کرتے ہوئے ہر آڑے وقت میں بہترین تعاون کیا ہے۔

سرکار عالیہ سے امید واثق ہے کہ ہمارے مطالبات پر ہمدردانہ غور کیا جائے گا۔

آپ کے وفادار رعایہ اقوام اہلسنت والجماعت کرم ایجنسی ایف آر

بذریعہ سپاہ صحابہ پاکستان

سن ہجری اور ہماری ذمہ داریاں

محمد سعید الرحمن علوی۔

گردش لیل ونہار کا سلسلہ جب سے جاری ہے اس وقت سے سن وسال کی یہ ترتیب رہی جو آج ہے یعنی سال کے ۱۲ مہینے مہینہ کے ۴ ہفتے، ہفتہ کے ۷ دن اور دن کے ۲۴ گھنٹے۔ رسالت مآب محمد عربی خاتم النبیین والمومنین صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ وسلم کی بعثت سے قبل مختلف ممالک خطوں میں اور علاقوں میں بسنے والی اقوام نے اپنے اپنے مخصوص حالات ونظریات کے تحت اپنے لئے تقویم اور کلنڈر کا اہتمام کیا جن میں سے "سن عیسوی" کو رومن امپائر کی سرپرستی کے سبب بہت ترقی ہوئی اور ماضی میں برطانیہ عظمی کے جبری پالیسی کے سبب اس وقت بھی اس سن کو بڑی اہمیت حاصل ہے حتی کہ مملکت خداداد پاکستان جیسے اسلامی جمہوری ملک سمیت بہت سے نام نہاد مسلم ممالک میں بھی یہی سن رائج و جاری ہے۔

مسلمانوں کا مکی دور ظاہر ہے بڑا ہی ابتلاء و آزمائش کا دور تھا۔ جان کے تحفظ کے ساتھ ایمان و عقیدہ کی حفاظت جیسے کٹھن مسائل سے دو چار تھے۔ اس لئے اپنے لئے کسی خاص تقویم و کیلنڈر جیسی باتوں کا سوچنا بھی مشکل تھا اور گو کہ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کو ایک مضبوط بیس میسر آگئی تھی۔ تاہم آٹھ ہجری تک جزیرۃ العرب کے مختلف قبائل بالخصوص قریش کے نبرد آزمائی نے بہت سے معاملات پر سوچنے کا موقعہ فراہم نہ کیا اس کے بعد پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب قریب دو اڑھائی سال کی حیات مبارکہ میں بھی بعض سنگین مسائل درپیش رہے اس لئے اس موضع پر کوئی پیش رفت نہ ہو سکی حتی کہ پیغمبر انسانیت اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور ان کی مقدس پاک باز جماعت کے سب سے اہم فرد سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ نے سند خلافت سنبھالی ان کے دور میں اندرونی استحکام کا شدید چیلنج درپیش تھا کیونکہ منافقین نے کئی قسم کے مسائل کھڑے کر دئے۔ حالات کے چرکا یہ عالم تھا۔ علم و دانش اس سے وقف ہین جناب ابوبکر رضی اللہ تعالی نے محض سوا دوسالہ دور خلافت میں وہ کارہائے نمایاں سرانجام دئے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ جیسے فرد فقیہ صحابی بول اٹھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم ایسے حالت میں گر گئے کہ اگر اللہ تعالی جناب ابوبکر کے ذریعہ ہم پر احسان نہ فرماتے تو ہم ہلاک ہو جاتے۔ فتنوں کی سرکوبی سے اندرونی استحکام نصیب ہونے کے بعد قدرت نے آپ کو دنیا سے اٹھا لیا۔ تو مراد رسالت سیدنا فاروق اعظم سند خلافت کے وارث قرار پائے اس وقت آپکا تقاکہ مسلمان اپنے کلینڈر کا اہتمام کرتے چنانچہ دستور کے مطابق مجلس مشاورت کے اجلاس میں مشورہ ہوا تو سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ تعالی جیسے بزرگ صحابہ کی تحریک اور سبھی حضرات کی تائید سے "ہجرت نبوی" کے واقعہ کو بنیاد بنا کر تقویم کا سلسلہ شروع کیا گیا خلافت راشدہ خلافت بنوامیہ خلافت بنو عباس اندلس کے خلافت اموی حتی کہ عثمانی خلافت میں بھی یہی تقویم جاری رہی۔ تاآنکہ پہلی جنگ عظیم کے ساتھ انہوں نے کی بے وفائی اور بیگانوں کے ظلم و ستم نے اس خلافت کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جس کے نتیجہ میں سن ہجری والا کیلنڈر پس منظر میں چلا گیا۔ اور آج دنیا کے ۵۴ مسلم ممالک میں محض چند ہی ملک ایسے ہیں جہاں یہ سن نظر آتا ہے۔ ہمارے یہاں حکومتی سطح پر ہی نہیں خالص دینی اداروں میں اور علمی مراکز میں بھی اس کا نشان نہیں ملتا۔ اور اس قسم کے اداروں کا تمام کاروبار بھی سن عیسوی پر چلتا ہے۔

لیل ونہار کی گردشیں پوری کرتے اب اس تقویم کے ۱۴۱۳ سال گزر چکے ہیں اور حالیہ محرم سے ۱۴۱۴ ویں سال کا آغاز ہو گا۔ چند سال قبل جب صدر کا اختتام ہوا تو نئی صدی کے ابتداء پر ساری دنیا میں تقریبات ہوئی بہت کچھ لکھا گیا۔ اور کہا گیا ایک مسلمان قوم اجتماعی سطح پر اپنے تمام معاملات میں اس تقویم کو اپنانے کا اہتمام نہ کر سکی۔ جو ایک المیہ ہے گزشتہ صدی میں اس بات کا خوب چرچا رہا کہ یہ صدی گویا دنیا کی آخری صدی ہے اور اس حوالہ سے عجیب و غریب باتیں گشت رہین لیکن وقت نے ثابت کر دیا کہ ایسا نہ تھا دنیا کے اختتام کا فیصلہ تو رب العزت نے کرنا ہے۔ جب اس کا امر و حکم ہو گا یہ ہو جائے گا جب تک یہ دنیا قائم ہے ایک بندہ مومن کا فرض سجدہ ایثار یہ دنیا قائم ہے ایک بندہ مومن کا فرض سجدہ و ایثار اور قربانی ہے جس سے گریز ممکن نہیں۔

سن ہجری کی ابتداء محرم سے کی گئی ہر چند کہ ہجرت کا واقعہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت وفات کی طرح ربیع الاول میں پیش آیا لیکن

چونکہ مہینوں کی یہی ترتیب پہلے سے جاری تھی اور لوگ اس سے مانوس تھے۔ اس لئے اس کو تبدیل نہ کیا گیا تو محرم کا مہینہ ان چار مہینوں میں سے ایک مہینہ ہے جنہیں حرمت کے مہینے شمار کیا گیا۔ اسلام سے قبل بھی اہل عرب ان کا احترام بجالاتے گو کہ ایک دور میں انہوں نے اپنی سفلی خواہشات کے تحت ان کی ترتیب میں ردو بدل کا مکروہ دھندا بھی شروع کر دیا۔ جس کا تذکرہ اللہ تعالی نے سورۃ توبہ کے پانچویں رکوع کی آخری دو آیات میں کیا اور اس رویہ پر شدید تنقید کی محرم ہی کا مہینہ ہے جس میں قیامت کے وقوع پذیر ہونے کا تذکرہ ہے اس مہینہ کی دسویں تاریخ کو موجودہ بڑی کو بوجوہ بڑی اہمیت حاصل ہے بہت سے بزرگ علماء نے اس پر قلم اٹھایا۔

حدیث کی معروف کتاب بخاری کے معروف حنفی شارح علامہ عینی احمد اللہ تعالی سے صوفیائے بحتہ کی اہم شخصیت نصرت شیخ عبدالقادر حسن جیلانی رحمتہ اللہ تک نے اس کا تذکرہ کیا اور دسویں محرم جسے یوم عاشورہ کہتے ہیں اس کی تاریخی حیثیت کو اجاگر کیا انہی سے وابستہ ہے ان کی نسبت سے الفتح الربانی اور غنیتہ الطالبس نامی دو کتابیں بہت اہم ہیں عقیدہ کی صحت و درستگی پر ان کے یہاں بڑی شدت ہے ساتھ ہی ایک مقرر اعظم کے طور پر ان کا مقام بڑا نمایاں ہے ان کا دور ایسا تھا کہ حکومتی ذرائع سے رفض و بسائیت کی سرپرستی ہو رہی تھی۔ اور بدقسمتی سے محرم کے دس ابتدائی دن حضرت صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان اقدس میں گستاخی کا بازار گرم رہتا۔ حضرت والا گیارہویں محرم کو ایک وعظ فرماتے ہیں جس کے ذریعے دس دنوں کی پھلائی ہوئی غلط فہمیوں اور غلط بانیوں کا بڑی حد تک ازالہ ہو جاتا اور قوم ان کی مشکور ہوتی۔ افسوس یہ ہے کہ شیخ کی اس گیارہویں کو ایسے علم میں تبدیل کر دیا گیا جس سے مخصوص افراد و عناصر کو مادی فوائد میسر آجاتے ہیں۔ اور ان کا پیٹ بھر جاتا ہے۔ اس سے شیخ جیسے عظیم مصلح اور موحد کے نام سے بے راہ روی اور بدعقیدگی پھیلانے کی جسارت کی جاتی ہے۔ اللہ تعالی رحم فرمائے شیخ کی کتاب غنیتہ الطالبس بہت معروف ہے عربی زبان کی اس کتاب کا اردو ترجمہ عام طور پر میسر ہے اس کتاب کے عربی ایڈیشن کا نسخہ بطبوعہ لاہور ١٣٩٦/١٩٧٦ھ ١٩ ے سامنے ہے۔ دوسری جلد کے صفحہ ٥٥ پر دس محرم کو یوم عاشورہ کے جانے کے سبب بیان کرتے ہوئے اپ ان دس خصوصی انعامات کا تذکرہ فرماتے ہیں جن کا تعلق مختلف انبیاء علیہم سے ہے اور یہ سارے انعامات اللہ تعالی کی طرف سے اپنے رسولوں کو محرم کی دس تاریخ کو نصیب ہوئے تفصیل اس طرح ہے۔

١= آدم علیہ اسلام کی توبہ ٢= ادریس علیہ اسلام کا بلند مقام کی طرف رفع ٣= سفینہ نوح علیہ اسلام کا سلامتی سے ودی پہاڑی پر رکنا۔ ٤= ابراہیم علیہ اسلام کی پیدائش، خلیل اللہ قرار دیا جانا اور نار نمرود سے حفاظ ٥= داؤد علیہ اسلام کی توبہ ... اور سلیمان علیہ اسلام کی حکومت کی پالیسی ٦= ایوب علی اسلام کا جسمانی بیماری سے صحت مند ہونا ٧= موسیٰ علیہ اسلام کا دریائے نیل کو عبور کرنا اور فرعون کا فرق ہونا ٨= مچھلی کے پیٹ میں سے یونس علیہ اسلام کا باہر آنا ٩= ہمیں علیہ اسلام کا زندہ آسمان کی طرف اٹھایا جانا۔ ١٠= پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت

آخری بات ایسی ہے جس میں نصرت الشیخ کا نقطہ نظر باقی سب معزات سے مختلف ہے گویا یہ ان کی انفرادی رائے ہے کہ عام طور ولادت نبوی کا مہینہ ربیع الاول ہی مشہور ہے اور اس کی ٩ تاریخ دلائل کے اعتبار سے زیادہ معتبر ہے تاہم چونکہ شیخ کا نقطہ نظر یہی تھا۔ دیانت داری کے حوالے اس کا ذکر ضروری تھا۔ دوسرے علماء دسویں نمبر میں سورۃ فتح کے ابتداء میں حضور اقدس پر ہونے والے انعامات کا تذکرہ فرماتے ہیں بہرحال یہ طے ہے کہ محرم کی دسویں تاریخ کی ابتداء سے ہی بڑی اہمیت تھی اور دس انبیاء علیہم اسلام کے حوالہ سے اہم واقعات اور انعامات ربانی کا تعلق اس تاریخ سے ہے اسی مناسبت سے احادیث میں اس تاریخ کے روز کو باعث اجر ثواب وقرار دیا گیا۔ پیغمبر اسلام نے خود روزہ رکھا صحابہ نے اہتمام کیا اور امت کے صلحاء اس کا اہتمام کرتے ہیں جبکہ ہمارے یہاں براعظم ہندو پاک میں اس تاریخ کی نسبت سے سیدنا حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی مظلومانہ شہادت ہی کا چرچا ہے اور بس سیدنا حسین کی شاسدت مظلومانہ شہادت تھی اور اتفاق سے وہ اسی تاریخ کو پیش آئی۔ لیکن ان کی شہادت کے پس منظر میں جو تاریخی مواد معلوم و مشہور ہے وہ ایک نئی حقیقت سامنے لاتا ہے۔ جس کا عام طور چرچا ہوتا ہے۔ قضاء قدر کے حوالہ سے یہ ایک حادثہ تھا جو ہو گیا بلاشبہ ابتداء میں سیدنا حسین مدینہ اور پھر مکہ معظمہ سے مخصوص عوامل کے تحت نکلے اکابر صحابہ اور ان کے قریبی اعزہ کسی مرحلہ ان کے سفر کے حق میں نہ تھے۔ لیکن وہ مان کر نہیں دئے اور تشریف لے گئے ان کے ساتھ ان کے خاندان کے چند عزیزوں محض خواتین اور بچوں کے ساتھ کوفہ کے نوہ ٤٠ افراد بھی تھے جو انہیں مہم جوئی کے لئے برانگیختہ کر رہے تھے لیکن حالات کی سچی تصویر سامنے آتے ہی انہوں نے اپنا رخ دمشق کی طرف پھر کر یزید سے ہر قسم کے کے معاملات طے کرنے کی ٹھان لی حتی کہ شیعہ سنی کتاب کی تصریح کے مطابق براہ راست بیعت کا فیصل کر لیا۔ جس سے مشتعل ہو کر ان چالیس کوفیوں نے آپ اور آپ کے محدود رفقاء کو شہید کر دیا۔ جس کے رد عمل میں وہ ٤٠ بدبخت حکومتی حفاظتی دستہ کے ہاتھ مارے گئے اس حادثہ کے بعد آپ کے خاندان کی خواتین اور فرزند سیدنا علی بن حسین وغیرہ سیدھے دمشق جاکر

Scanned with Cam

بہت دیر تک حکومت اس کے یزید کے مہمان رہے۔ آپ کی ہمشیرہ محترمہ حضرت زینب آپ کے حقیقی چچا زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہما کی اہلیہ تھیں حضرت عبداللہ بن جعفر شدت سے حضرت حسین کے سفر کے خلاف تھے۔ اور اپنی اہلیہ کو انہوں نے اس لئے طلاق دیدی کہ اس خاتون نے خاوند کی مرضی و اجازت کے علی الرغم برادر عزیز کے ساتھ سفر کیا۔

حضرت عبداللہ بن جعفر کی صاحبزادی یزید کے نکاح میں تھیں اس اعتبار سے وہ یزید کے خسر تھے ہرچند کہ وہ بچی حضرت زینب کے علاوہ ان کی دوسری اہلیہ کے بطن سے تھیں لیکن بہرحال حضرت زینب کی بیٹی تو تھیں گو کہ سوتیلی سہی اس لئے حضرت زینب نے مستقل وہاں رہائش رکھنے کا فیصلہ کیا کہ بھائی کی شہادت اور خاوند کی طلاق کے بعد ان کے لئے کوئی جائے پناہ نہ تھی۔ اس خاتون کا بڑے اعزاز واکرام کے ساتھ دمشق میں پانے داماد یزید کے پاس مستقلا مقیم اہنار اور یہیں انتقال کرنا ہی ایک ایسی دلیل ہے جو دس محرم کے مخصوص من گھڑت واقعات کی تردید کے لئے کافی ہے۔ ایک افسوس کہ ہمارے یہاں کے بہت سے سنی واعظمین مبلغین اہل قلم و دانش اور بھاری تعداد میں عوام حقائق سے بے خبری کی بنا پر یا عقیدت کے غیر اسلامی پیمانوں کا شکار ہو کر وہی راگ الاپتے ہیں جو دشمنان صحابہ و قرآن کا ہے اور محرم کے دس ایام اور بالخصوص دسویں تاریخ اس طرح گزرتی ہے کہ شیعہ چھوڑ سنی عوام کی بڑی اکثریت بھی لوگ کی کیفیت کا شکر لایعنی حرکات اور مواعظ و تقاریر میں غرق رہتی ہے۔ شیعہ برادری نے صدیوں کے پروپیگنڈے سے ایسے حالات کر دیئے کہ سچائی کا اظہار مشکل ہو گیا ہے اور بہت سے مدعیان سنت و جماعت تک حقائق کا اظہار کرنے والوں کے پیچھے پیچھے جھاڑ کر پڑ جاتے ہیں حالانکہ انبیاء علیہم اسلام پر ہونے والے انعامات کے سبب یہ دن شکر نعمت کا ہے۔

حضرت حسین کی مظلومانہ شہادت بھی ان کے زندہ جاوید ہونے کا ثبوت ہے اور اس اعتبار سے بھی لوگ کے لئے کوئی جوا نہیں۔ پھر لوگ کے ساتھ کس طرح کی بازاری زبان تقاریر و مرثیہ میں استعمال کی جاتی ہے۔ وہ اعلی انسانی روایات واقدار کے منافی اور فلاحی پستی کی دلیل ہے جس سے بسا اوقات معاشرہ میں تلخی پھیلتی اور سرپھٹوں ہوتا ہے اور گستاخی کا ارتکاب کرتے ہیں اور مطلق نہیں سوچتے کہ وہ کیا کر رہے ہیں اور کیا کہہ رہے ہیں۔؟

دنیا کی اقوام نے نئے سال کی آمد پر خوشی و مسرت کے ساتھ ماضی کا احتساب اور مستقبل کے لئے نئی صف بندی کرتی ہے۔ لیکن ہمارے لوگ ماتم' بد زبانی اور ایسی مشاغل عام ہوتے ہیں حکومتی مناسب پر فائز عقل و دانش اور علم و شرافت سے بے بہرہ بے وقار ننگ انسانیت اور ننگ اسلام افراد ہوں یا شیعہ برادری ان سیکھ کتنا بھینس کے سامنے بین بجانے کے مترادف ہے تاہم غلط نہ ہو گا۔ کہ ہم سنی برادری بالخصوص اس برادری کے عمائدین اہل علم قلم خطباء آئمہ مدرسین پروفیسر اور ایسے ہی حضرات سے درخواست کریں کہ وہ قوم کو اس ماحول سے نکالیں اسے گردش لیل ونہار تقویم کی اہمیت سن ہجری کی عظمت محرم اور اس کی دس تاریخ کے تاریخی اور دینی مقام اور مخالفین اسلام کی پھیلائی ہوئی غلط فہمیوں سے واقف کریں اور انہیں حقائق سے آگاہ کریں تاکہ وہ آئے سال اغیار و اشرار کی شرانگیزی کا شکار نہ ہو سکیں اور اپنی سچی تاریخ' حقیقی حالات اور روایات سے آگاہ ہو سکیں اگر ملت کے ذمہ دار نے پانی ذمہ داری کا احساس نہ کیا تو وہ ماضی کی بہت سی اقوام کی طرح حالات کے طوفان کا شکار ہو کر قصہ پارین اور نشان عبرت بن کر رہ جائیں گے اللہ تعالی ہم سب کو اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق بخشے۔

بقیہ حضرت حسین رضہ ابن علی رض

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری بیماری کے دنوں میں ایک روز حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہ کو آپ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دونوں آپ کی اولاد اور بیٹے ہیں انہیں کچھ وارث عطا فرمائیے۔ تو حضورؐ محسن انسانیت رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ

حسنؓ کے لئے تو میری ہیبت' میری شرافت وبزرگی اور قوم کی سیاست و سرداری ہے اور حسینؓ کے لئے میری جرات و شجاعت اور میری جود و سخاوت ہے بہرنوع اس طرح کی احادیث مبارکہ میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی آل اولاد اپنے اہل بیت میں سے خصوصیت کے ساتھ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے مناقب آپ کے محاسن و اوصاف اور خوبیوں کی بابت بہت کچھ ارشاد فرمایا ہے ان میں سب سے زیادہ اس پر زور دیا گیا اور تلقین فرمائی گئی ہے کہ جو شخص بھی حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی ذات گرامی اور ان کے محبوب دوستوں کے ساتھ محبت و الفت رکھے گا۔ اللہ تعالی بھی انہیں پسند کرے۔گا اور دوست رکھے گا اور جو ان سب کے ساتھ محبت رکھے گا اور انہیں محبوب سمجھے گا جنت الفردوس میں ہو گا۔ اللہ تعالی ہم سب کے دلوں میں اپنے ان جرات مند حق گو اور جان نثار بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق سے نوازے (آمین) (واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العلمین)

Scanned with CamScanner

موافقت علیؓ براقدامات عمرؓ

(۱) اخراج یہود

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں نجران کے یہودیوں کو ارض حجاز سے جلا وطن کر دیا تھا۔ آپ کا یہ عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے تحت تھا کہ

"میں پورے جزیرہ عرب میں یہود و نصاریٰ کو نکال دوں گا اور اس میں مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ رہنے دوں گا۔"

(ترمذی جلد نمبر۱ ص ۱۹۴ من جابرؓ)

آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مرض وفات میں جو وصیتیں فرمائی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی تھی۔

مشرکین کو جزیرہ عرب میں نہ رہنے دو۔ (صحیح بخاری جلد نمبر ۲ ص ۸۵ مصر)

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ عمل عین منشاء رسالت کے مطابق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ اور ان کے پیروکار (روافض) سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے خاص عداوت رکھتے ہیں۔ اور ان کی ساری کوشش ہوتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو بدنام و بدکام بتایا جائے

لیکن جب سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دور مبارک آیا اور آپ مسند خلافت راشدہ پر جلوہ افروز ہوئے تو آپ سے ان اعدائے اسلام نے درخواست کی کہ ہمیں واپس بلا لیا جائے۔ سیدنا حضرت علی رضہ اللہ عنہ نے ان کی اس درخواست کو شدت سے مسترد کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"عمر رضی اللہ عنہ کا فیصلہ صحیح تھا اور اس سے زیادہ صحیح الرائے کون ہو سکتا ہے؟" (کتاب الخراج ص ۷)

یعنی جو کام سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کیا ہے چونکہ وہ عین منشائے رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم تھا اسی لئے میری کیا مجال ہے کہ میں اس کو ختم کروں (اللہ اکبر) غور فرمایئے۔ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے روافض کے عقیدے کی کس قدر صراحت کے ساتھ تردید کر دی ہے۔ (فللہ الحمد)

(۲) اسی طرح ایک مرتبہ سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے تو آپ نے ایک مسئلہ پر فرمایا۔

"جو گرہ عمر نے لگا دی ہے۔ میں اس کو نہیں کھولوں گا"

(کتاب الخراج یحییٰ بن آدم ص ۲۳ مصر)

مراد یہ کہ جو کام سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شروع کر دیے ہیں ان میں تبدیلی نہیں کروں گا۔

(۳) عبد کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ =

"عمرؓ بن الخطاب (کان موفقا) بہتر توفیق دے گئے تھے۔ (رشیداً" فی الامور) امور (خلافت) میں درست فیصلہ کرنے والے اور صحیح معاملہ فہم تھے اللہ کی قسم جو کام عمرؓ نے کر دیئے ہیں ان کو میں تبدیل نہیں کروں گا"

تاریخ کبیر بخاری جلد ۲ ص ۱۳۵)

(۴) سیدنا حضرت حسین بن علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہما بھی فرماتے ہیں کہ:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ جب مدینہ سے کوفہ تشریف لائے تو مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی مخالفت کی ہو یا ان کے کسی کام میں تغیر پیدا کر دیا ہو۔"

(ریاض النضرۃ لمحب الطبری جلد نمبر۲ ص ۸۵ رحماء بینہم ص ۱۴۱)

اس قسم کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت علی المرتضےٰ رضی اللہ عنہٗ نے اپنے دور میں بھی سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے کئے ہوئے فیصلوں کی توثیق و تائید کی اور انہیں اسی مقام پر بحال رکھا۔ جس مقام پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رکھا تھا۔ اگر بالفرض سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے سارے کام غلط در غلط تھے تو کیا سیدنا علی المرتضےٰ اپنے دور خلافت میں ان کو بحال رکھتے؟ سوچیں اور فیصلہ کریں۔

(اقتباس از "اسلام میں صحابہ کرام کی آئینی حیثیت" مصنفہ مورخ اسلام حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی صہ ۲۵۸ تا ۲۶۰)

Scanned with Cam

بجٹ اجلاس میں مولانا اعظم طارق ایم این اے کی تقریر

تحریر محمد وسیم انجم ہاشمی
محلہ حق نواز شہید جھنگ صدر

۹۴-۱۹۹۳ء کے بجٹ پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے مولانا محمد اعظم طارق نے قومی اسمبلی میں خطاب فرمایا۔

جناب سپیکر میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ کے عنوان پر بحث کرنے کا موقع فراہم کیا۔ پاکستان کی برسراقتدار اسی جماعت نے جو ۱۹۹۰ء میں اسلام کے نام پر برسراقتدار آئی تھی۔ یہ تیسرا بجٹ پیش کیا ہے اور بڑے دکھ سے یہ بات کہنا پڑتی ہے کہ یہ تیسرا بجٹ بھی سود در سود پر مبنی ہے اور اس تیسرے بجٹ کو پیش کرتے وقت بھی ہماری حکمران پارٹی نے یہ احساس نہیں کیا کہ وہ جس وعدے اور جس نعرے پر پی پی کے مقابلے میں ٹھیک اٹھارہ ماہ بعد الیکشن جیت چکی تھی۔ اسے ان وعدوں کی تکمیل کرنا چاہئے تھی۔ اسے اس نعرے کو پروان چڑھاتے ہوئے اپنے ملک کو سودی سسٹم سے پاک کرنے کی طرف عملی قدم آگے بڑھانا چاہئے تھا۔ یہاں پر ہمارے ممبران حکمران جماعت نے قبلہ درست کرنے کے لئے کبھی قائد اعظم کبھی علامہ اقبال کے فرمودات کو سند کے طور پر پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ میں اس سلسلے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتا کہ آپ اسلام کے نام پر برسراقتدار آئے ہیں اور جس سود پر مبنی آپ کے بجٹ کا سارا دارومدار ہے وہ سود وہ سود ہے جسے اللہ کی لاریب کتاب میں واضح طور پر فرمایا گیا ہے۔ اے ایمان والو سود کو چھوڑ دو اور اگر تم سودی کاروبار سے باز نہیں آتے تو فاذنو بحرب من اللہ و رسولہ تو اللہ اور اس کے رسول سے جنگ کے لئے تیار ہو جاؤ مجھے افسوس ہے کہ تمہاری برسراقتدار جماعت اسلام کے نام پر برسراقتدار آئی اس نے تیسرا بجٹ بھی سودی بجٹ پیش کر کے پوری قوم کو اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑنے کے لئے کھڑا کر دیا ہے بحیثیت مسلمان جب اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ہم جنگ کے لئے کھڑے ہو جائیں اور پھر ہم یہ سمجھیں کہ ہم اس بھنور سے اس مصیبت سے اس پریشانی سے نکل جائیں گے بحیثیت مسلمان یہ بات ہمارے حاشیہ خیال میں نہیں آنی چاہئے۔ آج بڑے دکھ کی بات ہے ہم دیگر اقوام کے حوالے دیتے ہیں ہم دیگر ملتوں کے اپنی قوم کے سامنے نقشے پیش کرتے ہیں۔

افسوس کہ ہمارے سامنے جو ایک ہی راستہ اور جو ہمارے سامنے ترقی کا ایک ہی زینہ ہے ہم اس کی طرف چلنے اور اس پر چلنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اور جناب سپیکر یہ بات بھی بڑی عجیب ہے کہ ہمارے ہاں اختلاف برائے اختلاف کی ایسی ریت چل پڑی ہے۔ کہ ہم نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہم کیونکہ حزب اختلاف سے تعلق رکھتے ہیں لہٰذا جو اس بجٹ کے خلاف ہم سے ہو سکا ہمیں کہنا چاہئے۔ اور وزیر خزانہ کو جس طرح بھی ہم رگید سکیں کہنا چاہئے کہ آپ نے یہ کر دیا آپ نے وہ کر دیا۔ اور اس کے برعکس جو حزب اقتدار سے تعلق رکھتے ہیں وہ فرمائیں گے۔ جناب آپ تو آسمانوں سے سورج اتار لائے ہیں۔ جناب آپ نے تو ایسا کمال کر دیا ایسا بجٹ تو کوئی پیش ہی نہیں کر سکتا تھا۔ ایسا بجٹ تو جبرئیل بھی نہیں لا سکتا تھا۔ جیسا بجٹ آپ لے کر آئے ہیں۔

میرا خیال ہے کہ جب تک ہم اس بات سے اپنے آپ کو جدا کر کے حقائق کا مطالعہ کرنے اور حقائق کی نشاندہی کرنے کی ریت نہیں ڈالتے اس وقت ہم صحیح سمت پر سفر نہیں کر سکتے۔ میں یہ بھی عرض کروں گا۔ کہ جناب والا کہ ہماری ان تقریروں کا کیا فائدہ ہے الحمد اللہ ہمارے پاس جھنگ میں بلدیہ ہے۔ میں نے خود اپنی موجودگی میں بلدیہ کا بجٹ پیش کروایا۔ اور ہمارے ہاں وہاں حزب اختلاف بہت تھوڑی ہے میری موجودگی میں بعض کونسلروں نے کھڑے ہو کر کہا کہ اس بجٹ میں یہ یہ کمی ہے۔

میں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔ ہم چاہتے تو ہم اکثریت کے بل بوتے پر بجٹ پاس کروا سکتے تھے لیکن میں نے اپنا بجٹ اس وقت تک موخر کر دیا جب تک ساری ترامیم دوبارہ بجٹ میں شامل نہیں ہوئیں۔ اور پھر ہم نے متفق بجٹ پاس کروایا میں عرض کرتا ہوں کہ ہمیں یہاں تقریر کرنے کا کیا فائدہ ہے کہ جو چیز آپ نے پیش کر دی ہے اگر وہ وہی ہے اگر وہ ناقابل تنسیخ ہے اگر اس میں ردو بدل نہیں ہو سکتا۔ تو یہ ہمارا وقت ضائع کرنا ہے اگر یہ سارا ہاؤس روتا رہے چیختا رہے کہ پٹرول کی قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے اسے کم کر دیجئے۔ اگر بجٹ میں بالکل تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور اسکا دروازہ وزیر خزانہ صاحب نے لاک کر دیا ہے تو کیا ضرورت ہے ہمیں بولنے کی۔ پٹرول کے مسئلہ پر ویسے بھی مجھ کو سمجھ نہیں آتی۔ کہ سعودی عرب میں ہم عمرہ کے لئے گئے۔

وہاں جناب پاکستان کے حساب سے دو روپے لیٹر پٹرول ملتا ہے۔ آپ کو تین روپے مل جاتا ہوگا یا آپ چار روپے لیٹر خریدتے ہوں گے۔ چار روپے خرید کر آپ قوم کو چودہ روپے دیتے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ پھر بھی ہمارا ملک خسارے میں جا رہا ہے۔ پھر بھی ہمارا خسارہ پورا نہیں ہوتا۔ کہ بیرون ممالک میں یہ عالم ہے اور

Scanned with Cam

ہمارے ہاں یہ عالم ہے ٹیلی فون پر آپ نے یہ ایک مہربانی کی اور اگر آپ مہربانی کرتے ہیں تو جتنی اس پر ایکسائز ڈیوٹی تھی وہ ساری کی ساری واپس لے لیں۔ آج کل تو یہ حال ہے کہ آپ ایک کمرے میں بیٹھے ہیں اور آپ کا پی اے دوسرے کمرے میں بیٹھا ہے۔ آپ اس کے ساتھ بھی ٹیلی فون پر بات کرتے ہیں۔ آپ اس وقت بھی ڈیڑھ دو روپے خرچ کرتے ہیں چھوٹی چھوٹی بات پر اور بڑی مایوسی ہوئی ہمارے ملازم طبقہ کو وہ اس آرزو کے ساتھ یہاں آئے تھے اور ٹی وی کے سامنے بیٹھے تھے کہ ہماری تنخواہ میں اضافہ ہوگا لیکن ان کی تنخواہ میں کوئی اضافہ نہ ہوا۔ لیکن جب وہ گھر سے نکلتے ہیں تو گاڑیوں کے کرائے بڑھ چکے ہیں۔ رکشے کا کرایہ بڑھ چکا ہے۔ بجٹ کے بعد وہ گھر سے نکلتے ہیں انہیں استعمال کی چیزیں مہنگی مل رہی ہیں اور ہمیں بھی یہ پتہ نہیں چلتا یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ابھی بجٹ پیش نہیں ہوتا۔ لوگوں کو پتہ ہوتا ہے کہ چیز مہنگی ہونی ہے آخر کیوں یہ ہمارا راز کیسا راز ہے جس کو ہر آدمی جانتا ہے بجٹ پیش ہونے سے پہلے کسی پٹرول پمپ پر پٹرول نہیں مل رہا تھا۔ مجھے وہی دیکھ کر شک ہو گیا تھا کہ پٹرول کی قیمت بڑھ جائے گی۔ میں نے ایک پمپ والے سے پوچھا وہ کہنے لگا کہ پٹرول کی قیمت بڑھ رہی ہے یہ کیسا آپ کا راز ہے جو آپ کے یہاں پیش کرنے سے پہلے ہی فاش ہو جاتا ہے لوگوں کو پہلے ہی سے علم ہو جاتا ہے کہ فلاں چیز کی قیمت بڑھ رہی ہے۔ فلاں کی کم ہو رہی ہے جناب والا میں خاص طور یہاں عرض کروں گا جو چیزیں حکومت نے مثبت طور پر پیش کی ہیں ہم اس کی تائید کرتے ہیں۔

خاص طور پر دھاگے پر ڈیوٹی کم کی گئی ٹیلی فون پر جو ڈیوٹی کم کی گئی ہم اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ آپ کی اس بہترین کوشش کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں لیکن آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ آپ نے خاص طور پر پٹرولیم میں اضافہ کیا اور باقی ٹیکسز آپ نے زیادہ لگائے خدا کے لئے آپ اس پر نظر ثانی کیجئے اور سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو ضروری بنایا جائے جن چیزوں کی قیمت بڑھی نہیں ہے بازار میں جائیں تو قیمت بڑھ چکی ہے اس کا بھی تو کوئی سدباب ہونا چاہئے۔ جو کنٹرول ریٹ ہے ان کی کوئی پابندی کروانے والا نہیں ہے ہمارے ہاں تو جناب والا حالت یہ ہے کہ اگر ایک آدمی رشوت دیتے ہوئے پکڑا گیا تو یہ مقولہ مشہور ہے رشوت دیتے ہوئے یا لیتے ہوئے پکڑا جائے تو مزید رشوت دے کر چھوٹ جائے اور جو کنٹرول کمپنیاں ہیں وہ صرف اور صرف کیا ہیں وہ اپنی کمپنی کا رعب جما کر رشوت وصول کر کے بلکہ سہارا دیتی ہیں وہ دوسرے آدمی کو شلٹر دیتی ہیں آپ جو چاہیں قیمت بڑھاتے چلے جائیں۔

آپ سے کوئی پوچھ گچھ نہیں ہوگی۔ جناب سپیکر یہاں پر بجٹ پر بحث کرتے کرتے عورتوں کی نمائندگی کی بھی بات چلی تو میری بات اس سلسلے میں یہ ہے کہ بے شک ہمارے انتخاب کے نظام میں عورتوں کے لئے کوئی پابندی نہیں ہے۔ منتخب ہو کر عورتیں یہاں آتی ہیں۔ لیکن اگر عورتوں کو نمائندگی دینی ہے تو میرا بھی یہ مطالبہ ہے کہ مزدوروں کو بھی نمائندگی دی جائے اور جو الیکشن نہیں لڑ سکتے کسانوں کو نمائندگی دی جائے جو الیکشن لڑ کر یہاں نہیں آسکتے اسی طرح وکلاء کو دانشوروں و علماء کرام کو بھی نمائندگی دی جائے جو پیسے کے ریلیے اور دولت کے بل بوتے پر یہاں نہیں پہنچ سکتے۔ تاکہ وہ بھی یہاں آکر اپنے محروم طبقوں کی نمائندگی کر سکیں۔ تاکہ پتہ چل سکے کہ وہ کس ظلم کی چکی میں پس رہے ہیں کونسی مصیبتوں اور پریشانیوں کا شکار ہیں۔ اور اس طرح یہاں پر فرقہ واریت کی بات کی گئی ہے میں یہ بات بانگ دہل کہنا چاہتا ہوں ہمارے ہاں صرف فرقہ واریت کا ایک نام لے کر پھر اس کی زد میں لوگوں کو پیسنے کا ایک رجحان پیدا ہو چکا ہے کوئی آدمی یہ سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہے کہ فرقہ واریت کیا ہے۔ فرقہ واریت کا کوئی معنی تو کر کے بتائے کہ فرقہ واریت کیا ہے کسی کو پتہ نہیں فرقہ واریت کیا ہے خود قومیت کے نام سے لسانیت کے نام سے سیاست کے نام سے دوسرے کا گلہ کاٹ دیں ملک کے ٹکڑے کر دیں۔ ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کر دیں تو یہ ہوگی سیاست اور اگر کوئی مذہب کے لئے بات کرے تو ہوگی فرقہ واریت اور سن لیجئے آج یہ بات آپ کے اس تین سالہ دور اقتدار میں پاکستان میں تین سو کتابیں پاکستان کے مصنفین شائع کر چکے آج عام مارکیٹوں میں کتابیں دستیاب ہیں جن کتابوں کے ایک ایک صفحے پر ایک ایک سطر اور ایک ایک ورق میں پیغمبر کی شان میں توہین کی گئی۔ اور صحابہ کی مقدس جماعت کے مقدس افراد کو نام لے کر معاذ اللہ کافر اور کیا کیا نہیں کہا گیا۔ اگر اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا آپ کی نظروں میں فرقہ واریت ہے تو میں اس کو فرقہ واریت نہیں سمجھتا میں نہیں سمجھتا آج کوئی لیڈر اپنی جماعت کی قیادت کی توہین برداشت نہیں کرتا۔ آج کوئی لیڈر قائد اعظم کی توہین برداشت نہیں کرتا اور ہمیں کہا جائے کہ ہم حضرت صدیق اکبرؓ اور حضرت عمر فاروقؓ اور پیغمبر کی جماعت کی توہین برداشت کریں اور خاموش رہیں اور اگر اس پر واویلا کریں احتجاج کریں تو یہ فرقہ واریت دہشت گردی کہلائے اگر اصحاب رسول کے ناموس کے تحفظ کا نام دہشت گردی ہے تو میں کہہ دینا چاہتا ہوں کہ ہم سب سے بڑے دہشت گرد ہیں۔ جاؤ جس سے جو بگاڑا جا سکتا ہے ہمارا بگاڑ کر دکھائے۔ ہم اصحاب رسولؐ کے تحفظ کے لئے میدان میں آئے ہیں جتنی مظلوم صحابہ کرام کی جماعت ہے اتنی کوئی نہیں تین سو کتابیں پاکستان کے ظالم رشدیوں نے لکھ کر مارکیٹوں میں رکھ دی

Scanned with Cam

میں جس نے ایک ایک نکتے پر قائد اعظم کے سپاہی کے کارناموں اور قائد کی اسلامی ملک ہونے پر اسلام اور ان کی توہین ہم نے ان کے صحابہ کے لئے اس صحابہ کی بات کی ہے۔

وہ صحابہ کرام کی توہین کرے اسے عزت کی سزا دی جائے وہ اس جماعت کو جس جماعت کو اللہ کے قرآن نے تحسین کیا اور رضی اللہ عنہ اس جماعت کو کافر کہے وہ قرآن کا انکار ہے حق ہے اسے موت کی سزا دی جائے سوال یہ ہے کہ اس میں اللہ کی کونسی بات ہے جس سے کسی کو اختلاف ہو سکے یہ کہا جاتا ہے کہ آپ صحابہ کی توہین برداشت کریں اور صبر کریں یہ بات ماننے کے خیال سے نکال دی جائے۔ ہم کبھی بھی اس نکتے پر نہ تو سودے بازی کر سکتے ہیں نہ مفاہمت کر سکتے ہیں ناموس صحابہ کی ان مقصد کے لئے لائے ہیں ہم اپنی مقدس شخصیات کی توہین کسی طور پر برداشت نہیں کر سکتے۔ چاہے وہ پاکستان کا رشدی ہو تب بھی برداشت نہیں ہے چاہے یورپ کا رشدی ہو تب بھی اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ جناب والا خاص طور پر میں اس موقع پر میں یہ چیز ضرور آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا۔ جو رویہ ہمارے ساتھ روا رکھا گیا خاص طور پر اپوزیشن کے ساتھ اور آج وہ رویہ مفاہمت کے دروازے پر آیا ہوا ہے جہاں آپ اپوزیشن کے ساتھ مفاہمت کر رہے ہیں مجھے دکھ کے ساتھ کہنا پڑتا ہے آج جبکہ اسمبلی ٹوٹنے کے بعد سنئے یہ بات بھی مجھے سیاسی صورتحال پر بحث کرنے کا موقع نہ مل سکا۔ ورنہ میں عرض کرتا ہم نے وکٹ استعفے دے دیئے تھے۔ ہمیں آج بھی استعفے دینے پر کوئی شرمندگی نہیں ہے کوئی ندامت نہیں ہے ہم نے استعفے دیئے تھے احتجاج کرتے ہوئے جناب آپ کے ظالمانہ رویے پر آپ کو یاد ہو گا میں آپ کے چیمبر میں آیا تھا آپ نے کہا تھا کہ آپ گلیاں لے کر قومی اسمبلی کے دروازے کیوں ہو گئے ہیں۔

میں نے کہا جناب قومی اسمبلی میں آنے کی دیر ہے ہماری عزتیں محفوظ نہیں دیکھیے ہماری بیٹیاں محفوظ نہیں ہیں بارہ بارہ سال کی بچیوں کو تھانے میں لے جا کر ننگوں سے جلایا جاتا ہے۔ چودہ چودہ سو شریف گھریلوں کو ایک دن میں پکڑ کر تھانوں میں لاٹھیوں سے چلایا جاتا ہے اور انہیں کہا جاتا ہے کہ اعظم طارق کو حوالے کیا جائے جب یہ سلسلہ ہمارے ساتھ ہو گا جب تین سال کے عرصے میں پورے جھنگ کے لئے صرف دس لاکھ روپے دے کر وہ بھی روک لیا جائے گا بھرے ہوئے شہر کو کھنڈرات میں تبدیل کر دیا جائے گا جھوٹے مقدمات کی بھرمار کر دی جائے گی۔ پھر آپ یہ سمجھیں کہ ہم آپ کے لئے دعائیں کریں اور پھر ہم یہ کہیں اللہ آپ کا سایہ دراز رکھے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ آپ نے حد کر دی تھی ظلم کی یہ خوشی کی بات ہے کہ ہمارے وزیر اعظم نے مفاہمت کا ہاتھ بڑھایا ہے میں اس موقع پر کہنا چاہتا ہوں آپ کو ۳۷ یا ۳۸ دن میں بہت کچھ احساس ہوا ہے اور میں ایک شعر کو تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔

اے شمع جس طرح تجھ پہ کل کی رات بھاری تھی
ہم پہ تو گذری اس طرح عمر ساری تھی

آپ پر تو ایک رات بھاری گزری ہم تو ساری عمر ان مصیبتوں سے گزار رہے ہیں وہ مشکلات ہم نے دیکھی ہیں وہ پریشانیاں دیکھی آپ کو بیان نہیں کر سکتے۔ آپ نے مفاہمت کا ہاتھ بڑھایا۔ ہم اسے ویلکم کہتے ہیں۔ ہم تیار ہیں لیکن ایک اور اہم بات یہاں پر میں کہنا چاہتا ہوں جس طرح اقتدار کی طرف سے حزب اختلاف کے ساتھ مفاہمت کا ہاتھ ہے اسی طرح صدر محترم کے بارے میں جو الزام تراشی ہو رہی ہے صدر محترم کے خلاف اشتہار بازی ہو رہی ہے اور جناب جو چاہتا ہے بولتا چلا جاتا ہے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ بات بھی اچھی نہیں ہے آپ مفاہمت کے لئے بڑھیں آپ کی طرف سے مفاہمت کی آواز آنی چاہیے۔ اس ملک میں جس طرح وزیر اعظم کی ایک حیثیت ہے اس طرح صدر محترم کا بھی ایک مقام ہے۔ عاقبت اندیش لوگوں کو روکئے جو بغیر سوچے سمجھے اس بات کو طول دینا چاہتے ہیں جو آپ میں شدت پیدا کرنا چاہتے ہیں کیسے کیسے بدبخت لوگ یہاں پیدا ہو گئے ہیں۔ یہاں وہ پورے کے پورے نظام کو تباہ کرنے کے لئے کبھی سپریم کورٹ میں جاتے ہیں۔ کہ جناب صدر پاکستان کا علاج کروایئے تماشا دیکھنے کے لئے یہ بات تسکین دل کے لئے ٹھیک ہو گی لیکن اس کے نتائج کیا نکلیں گے اس کے نتائج بے حد خوفناک نکلیں گے اس لئے جس طرح آپ نے اپوزیشن سے مفاہمت کا ہاتھ بڑھایا ہے ہم بھی اپنے دل کو صاف کر کے آپ کے بڑھائے ہاتھ میں ہاتھ دینے کے لئے تیار ہیں اور میری آپ سے اپیل ہے کہ آپ صدر محترم سے بھی مفاہمت کی کوشش کیجئے۔ اگر آپ کم از کم مفاہمت کے لئے آگے نہیں بڑھتے تو ان ناعاقبت اندیشوں کو روکئے جو اس سلسلے میں بے تکی چھوڑتے چلے جاتے ہیں۔ اور جو آپ کے درمیان اختلافات کی خلیج کو وسیع تر کرنے کے لئے چلے جاتے ہیں تاکہ ملک کی معیشت مستحکم نہ ہو سکے۔ غیر ملکی سرمایہ دار یہ دیکھتے ہی کہ آپس میں اتنا ٹکراؤ ہے۔ صدر محترم ایک طرف وزیر اعظم ایک طرف اتنی ٹسل ہے اتنے اختلافات ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اسمبلی آج ہے کل نہیں ہے اس حکومت کا کیا بنے گا۔ اپوزیشن کچھ کہہ رہی ہے حزب اقتدار کچھ کہہ رہی ہے تو یہ وہ وجوہات ہیں جہاں ہماری معیشت تباہ ہو کر رہ جاتی ہے

شکریہ جناب سپیکر

قائد سپاہ صحابہ کا دورہ پشاور۔

قاری خورشید الحسن جھاوریاں

قائد سپاہ صحابہؓ کا دورہ پشاور

چوتھی سالانہ دفاع صحابہؓ و حق نواز کانفرنس نے مخالفین کا چین و سکون ختم کر دیا

سات روزہ دورہ پشاور میں بنوں' ڈیرہ اسماعیل خان میں زندگی کے ہر طبقے سے تعلق رکھنے والوں کی سپاہ صحابہ میں شرکت

بے پناہ رکاوٹوں کے باوجود کانفرنس کی کامیابی سے کئی مہربان بوکھلا اٹھے

حضرت مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے فوراً بعد ۱۶ مارچ ۱۹۹۰ء کو لاہور میں پہلی سالانہ حق نواز کانفرنس منعقد ہوئی مجلس شوریٰ کے فیصلوں کے مطابق اس کانفرنس کے دیرپا اثرات کی وجہ سے ہر سال مختلف صوبوں میں کانفرنس کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ اگلے سال ۲ جون ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد' ۲۴ اپریل ۱۹۹۳ء کو نشتر پارک کراچی میں کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

امسال چوتھی کانفرنس پشاور کی حصے میں آئی۔

پروگرام کے مطابق قائد سپاہ صحابہؓ ابتدائی انتظامات کے لئے ۱۳ اپریل کو ایک روزہ دورے پر پشاور پہنچے اس موقع پر آپ نے ڈسٹرکٹ بار پشاور میں خطاب کے ساتھ ساتھ کانفرنس کے اعلیٰ انتظامات کا جائزہ لیا اور ایک روز دس سے زائد اجلاسوں کی صدارت کی۔ مختلف کمیٹیوں کی تشکیل عمل میں آئی۔

قائد سپاہ صحابہ کا ۱۸ اپریل کو بذریعہ چناب ایکسپریس فیصل آباد سے پشاور کا پروگرام طے ہوا۔ قائد موصوف نے چونکہ ضلع سرگودھا میں منڈی بھلوان کے ممتاز اور جید عالم دین حضرت مولانا فضل الٰہی رحمتہ اللہ علیہ اور بھلوال میں حضرت مولانا مفتی محمود کے دیرینہ رفیق اور اکابرین جمعیت کے پرانے ساتھی ڈاکٹر ناصر کے انتقال پر تعزیت کرنی تھی کہ قائد سپاہ صحابہؓ شام ۸ بجے بھلوال پہنچے۔ ڈاکٹر ناصر مرحوم علاقہ بھلوال کے انتہائی قابل احترام بزرگ تھے عید الفطر کے روز ان کی وفات نے پورے ماحول کو سوگوار بنا دیا تھا۔ ڈاکٹر ناصر انتہائی مرنجان مرنج طبیعت کے مالک تھے اکابرین کے منظور نظر تھے آپ نے اپنی اولاد کو اعلیٰ دینی تعلیم دلانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی صاحبزادگان میں مفتی مسعود اور دوسرے بھائیوں نے مختلف دینی اداروں میں تعلیم پائی ڈاکٹر صاحب کے بڑے صاحبزادے ڈاکٹر محمود سے قائد محترم تعزیت کر کے منڈی بھلوان پہنچے یہاں حضرت مولانا فضل الٰہی کے صاحبزادے مولانا انیس الرحمن صاحب موجود تھے۔ مولانا فضل الٰہی کا شمار ضلع سرگودھا کے ممتاز علماء دین میں ہوتا تھا آپ نے نصف صدی تک علم و فضل کی بہاریں قائم ہیں منڈی بھلوان کی مرکزی جامع مسجد انکے فیضان کی بہاریں قائم ہیں منڈی بھلوان کی مرکزی جامع مسجد انکے فیضان کا کھلا ثبوت ہے۔ آپ ایک عرصہ تک ڈسٹرکٹ خطیب بھی رہے اپنے صاحبزادگان کو علم دینہ سے ہم آغوش کیا مولوی انیس الرحمن جامع اشرفیہ کے فارغ التحصیل ہیں۔

قائد محترم نے منڈی بھلوان میں متحدہ عرب امارات دبئی سپاہ صحابہؓ کے راہنما قاری انعام الحق اور پروفیسر اکرام الحق کے والد جناب حافظ غلام یاسین سے بھی ملاقات کی یہاں دیگر کارکنوں اور اخباری نمائندوں سے دو گھنٹے تک بات چیت ہوئی۔ قاری ممتاز اور جماعتی احباب نے ساڑھے دس بجے آپ کو چناب ایکسپریس پر سوار کیا

اگلے روز قائد محترم جب پشاور کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے تو منصور پراچہ بابر شعیب اور بشیر الحق صاحب نے آپ کا استقبال کیا۔

۱۹ اپریل کو بعد نماز مغرب کانفرنس کی انتظامی کمیٹیوں کی کارکردگی ملاحظہ کی گئی رات گئے تک کانفرنس کے انتظامات' علماء اور مشائخ کی آمد اور رہائشوں اور استقبال پر گفتگو ہوتی رہتی کئی افغان علماء اور مجاہدین کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی گئی

تین بجے سہ پہر پریس کلب پشاور میں پریس کانفرنس سے خطاب کے بعد حضرت مولانا عبدالباقی کے مکان پر پہنچے اسی روز جنرل فضل حق صاحب مرحوم کے گھر گئے اور جنرل صاحب کے صاحبزادہ ڈاکٹر ارشد کو کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی۔

عشاء کے بعد لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں آپ نے سپاہ صحابہ کے ایک زخمی کارکن کی عیادت کی۔ ۲۰ اپریل کو قائد سپاہ صحابہ بذریعہ کار بنوں روانہ ہو گئے جہاں میلاد پارک میں ناموس صحابہ کے عنوان پر ایک عظیم الشان جلسہ سے خطاب کیا نماز عصر کے بعد صوبائی ناظم طارق مسعود کے مکان پر پریس کانفرنس اور عصرانہ کا اہتمام تھا بعد مغرب یہ قافلہ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے لئے روانہ ہو گیا۔

ڈیرہ اسمٰعیل خان کے سفر میں بنوں سے ۱۵ میل کے فاصلے پر مدرسہ مطلع العلوم ڈیرہ میں حضرت علی شاہ صاحب کے مدرسہ چائے کے لئے وقفہ ہوا قائد محترم رات دس بجے ڈیرہ پہنچے یہاں دارالعلوم عثمانیہ مریالی میں قاری محمد نواز فاروقی کے ہاں بہت بڑا جلسہ ہوا رات یہیں قیام ہوا اور علی الصباح قائد موصوف پشاور کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستے میں درہ آدم خیل میں بعد نماز ظہر علماء اور طلباء کا عظیم اجتماع ہوا جس میں معززین علاقہ اور قبائلی سردار کافی تعداد میں جمع تھے قائد محترم نے سپاہ صحابہ کے پروگرام اور نصب العین پر سیر حاصل تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد سینکڑوں خواتین اور سرداروں نے سپاہ صحابہؓ میں شمولیت کا اعلان کیا۔

نماز مغرب کے قریب یہ قافلہ پشاور کے لئے

Scanned with Cam

روانہ ہوا۔ رات حاجی لال جان صاحب مینگل کے ہاں قیام ہوا۔ یہیں رات کو گیارہ بجے جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق مرکزی صدر شیخ حاکم علی بھی پہنچ گئے۔

۲۲ اپریل کو دارالعلوم حماویہ میں مرکزی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا جس کی تفصیل سابقہ شمارہ میں آچکی ہے۔ اجلاس کے بعد قائد سپاہ صحابہؓ کا قیام سپاہ صحابہؓ کے جنرل سیکرٹری سید مجاہد علی شاہ کے گھر میں تھا۔ یہاں آپ کے عملہ کے تمام احباب اور دیگر ساتھی بھی قیام پذیر تھے۔ اسی رات دو بجے کانفرنس کی اجازت ملی۔ تاخیر کی اجازت کی وجہ سے انتظامات میں بعض امور حل طلب رہے۔ جناح پارک کی بجائے عین موقع پر افغان گراؤنڈ یعنی شاہی باغ میں اجازت ملنے سے کچھ ساتھیوں نے برا منایا تاہم افغان گراؤنڈ سیکورٹی پوائنٹ کے لحاظ سے نہایت موزوں تھا۔ یہاں ۲۳ اپریل کو انٹرنیشنل دفاع صحابہؓ و حق نواز کانفرنس میں شرکت فرمائی جس کی رپورٹ سابقہ شمارہ میں آچکی ہے۔ کانفرنس کے بعد قائد محترم کا قیام اسی مکان میں ہوا اگلے روز قائد محترم اور مولانا اعظم طارق نے بذریعہ گاڑی اسلام آباد کا سفر کیا۔ راستے میں قائد محترم اور پورے قافلے نے دارالعلوم حقانیہ میں قائد جمعیت علماء اسلام مولانا سمیع الحق کے پاس ایک گھنٹہ قیام کیا اٹک کے قریب عثمانیہ ریسٹورنٹ میں حافظ حبیب الرحمن کی طرف سے لنچ میں شرکت کی اس طرح قائد سپاہ صحابہ ہفتہ دوپہر کے بعد اسلام آباد پہنچے اور رات کے سفر کے بعد ۲۵ اپریل صبح ۵ بجے سمندری پہنچ گئے۔

ملک کی سیاسی صورت حال پر۔

مولانا محمد اعظم طارق کا تبصرہ

ایم۔ آئی صدیقی

(حالیہ شمارہ آخری مراحل میں تھا کہ ملک میں سیاسی نظام کی بساط الٹ دی گئی۔ اس پر اداریہ لکھنا ممکن نہ تھا۔ چنانچہ ملک کی سیاسی صورت حال پر جناب ایم آئی صدیقی سے مولانا محمد اعظم طارق نائب سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہؓ و سابق ایم این اے نے گفتگو فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل تبصرہ فرمایا۔ جو کہ شمارہ کے آخری صفحات کی زینت بن سکا۔

___ ملک میں کئی ماہ سے مسلسل سیاسی محاذ آرائی کی وجہ سے جو پاکستان کی تاریخ کا بدترین سیاسی بحران پیدا ہوگیا تھا آخر وہ اپنے منطقی انجام کو پہنچ گیا۔ کئی ماہ کی غیر یقینی صورت حال کی وجہ سے ملک کی معیشت کو بھی زبردست نقصان پہنچا۔ غیر ملکی سرمایہ کاری رک گئی تھی۔ پاکستانی کرنسی کی قیمت میں عالمی کرنسیوں کے مقابلہ میں کافی کمی واقع ہوگئی تھی۔ ملک کی اعلیٰ عدالتیں بھی ہمہ وقت اسی بحران کے حل کی کوشش میں مصروف ہوگئی تھیں جس کی وجہ سے دیگر مقدمات میں حصول انصاف میں تاخیر ہوئی۔ اس بحران کے حل کیلئے علماء کرام نے بھی قابل قدر کوششیں کیں حالات نے ایسا رخ اختیار کرلیا تھا کہ ملک کے بڑوں کے درمیان کوئی مفاہمت ہوتی نظر نہیں آرہی تھی عوام الناس ذہنی طور پر اپنے آپ کو مارشل لاء کیلئے تیار کرچکے تھے ایسے وقت میں چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید خان نے ملک اقتدار کو اپنی دلہن بنانے کی بجائے اپنا تاریخی کردار ادا کرکے قوم کو اس بے یقینی کی کیفیت سے نکالا۔ پوری قوم جنرل عبدالوحید خان اور انکے دیگر رفقاء، کور کمانڈروں کے اس کردار پر انکو خراج تحسین پیش کرتی ہے۔

اب جبکہ نئے انتخابات یقینی نظر آتے ہیں نگران حکومت کو چاہئے کہ ۴۵ سالہ ماضی کے انتخابی و سیاسی تجربات کو مدنظر رکھتے ہوئے ایسا انتخابی نظام وضع کرے جسکے نتیجہ میں ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کو یقینی بنایا جاسکے ملک کے قابل اور مخلص ترین افراد ملک کی مقننہ کے ارکان منتخب ہوسکیں۔ سرمایہ، برادری ازم، لسانیت اور دھونس دھاندلی و غنڈہ گردی کی بنیاد پر لوگ منتخب نہ ہوسکیں۔ جس عظیم مقصد کی خاطر یہ ملک حاصل کیا گیا تھا وہ آج تک تشنہ تکمیل ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ملک میں عملاً نظام اسلام کے نفاذ کی ابتدائی صورت بھی نظر نہیں آتی، اور حکومت کی جانب سے اسلام کے بنیادی اور متفق علیہ تحریم ربو جیسے احکامات کی بھی علی الاعلان مخالفت کی جاتی رہی ہے۔ نگران حکومت اپنے انقلابی اور فوری اقدامات کے ذریعے انتخابی نظام میں ایسی تبدیلیاں کرے جس سے ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی عملی صورت کا راستہ ہموار ہوجائے اور انتخابی نتائج کو تسلیم نہ کئے جانے کا عمل نہ دہرایا جاسکے۔

سپاہ صحابہؓ بھی دیگر مذہبی و سیاسی جماعتوں کی طرح پرزور مطالبہ کرتی ہے کہ انتخابات متناسب نمائندگی کی بنیاد پر کرائے جائیں۔ الیکشن کمیشن کے ارکان و دیگر انتخابی عملہ کی غیر جانبداری کو یقینی بنایا جائے۔ انتخابات کے روز حالات کو پرامن رکھا جائے تاکہ رائے دہندگان آزادانہ طور پر اپنی رائے کا استعمال کرسکیں۔ اگر ہم پولنگ سٹیشن پولیس فورس کے ساتھ ساتھ پاک فوج کا کم از کم ایک نوجوان بھی موجود ہو تو شرپسند عناصر بلاجھجک اپنی تخریبی کارروائیاں نہیں کرسکیں گے۔

مولانا محمد اعظم طارق نے سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں سے اپیل کی ہے کہ وہ انتخابات میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں کسی رافضی کو کسی اسمبلی کا ممبر نہ بننے دیں۔ اپنی صفوں میں اتحاد قائم رکھیں۔ انتخابات کے سلسلہ میں مرکز کی جانب سے طے کی جانے والی پالیسیوں پر عمل پیرا رہیں۔

مولانا محمد اعظم طارق نے تمام دینی جماعتوں پر زور دیا کہ وہ غیر دینی ذہن رکھنے والی محض سیاسی جماعتوں کا آلہ کار بننے کی بجائے اپنے تمام اختلافات ختم کرکے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں۔ قوم دینی جماعتوں کے قائدین سے اپنے مشن میں مخلص ہونے کا عملی ثبوت مانگتی ہے۔ اگر وہ اسلامی نظام کے علمبردار ہیں لیکن اس موقع پر متحد نہیں ہوتے تو قوم ان کو ان کے دعووں میں غیر مخلص سمجھنے میں حق بجانب ہوگی۔

"ماہنامہ خلافت راشدہ" کا اکاؤنٹ نمبر ۷۷۱ مسلم کمرشل بنک ریلبازار جھنگ صدر ترسیل زر کیلئے یاد رکھئے

Scanned with Ca

فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

سید سلمان احمد عباسی خطیب جامع مسجد مرکزی ٹوبہ ٹیک سنگھ

امیر المومنین فاروق اعظمؓ ۔۔۔ نبی کا جانشین فاروق اعظمؓ
عمید عارفین فاروق اعظمؓ ۔۔۔ عماد کاملین فاروق اعظمؓ
نبی نے جس کو خود اللہ سے مانگا ۔۔۔ مراد مرسلین فاروق اعظمؓ
رفیق قبر و حشر و حوض کوثر ۔۔۔ خلافت کا نگیں فاروق اعظمؓ
اشداء علی الکفار تو ہے ۔۔۔ عدو الکافرین فاروق اعظمؓ
حمایت میں تری قرآن اترا ۔۔۔ تو فخر المسلمین فاروق اعظمؓ
تجھے دیتا ہے جنت کی بشارت ۔۔۔ امام المرسلین فاروق اعظمؓ
تری بیٹی تو ام المومنین ہے ۔۔۔ نجابت کا امین فاروق اعظمؓ
تو داماد علیؓ و فاطمہؓ ہے ۔۔۔ شرافت کا نگین فاروق اعظمؓ
برادر نسبتی حسنینؓ تیرے ۔۔۔ کوئی منکر نہیں فاروق اعظمؓ
خلیفہ دوسرا راشد ہمارا ۔۔۔ تو ہی ہے بالیقین فاروق اعظمؓ
تو شام و مصر اور ایران کا فاتح ۔۔۔ سپہ سالار دین فاروق اعظمؓ
وہ ہوں ابوبکرؓ یا عثمان وحیدرؓ ۔۔۔ ہو تم سب راشدین فاروق اعظمؓ
صداقت کا علم صدیق اکبرؓ ۔۔۔ عدالت کا امین فاروق اعظمؓ
حیا و حلم میں عثمانؓ کامل ۔۔۔ امام المتقین فاروق اعظمؓ
شجاعت ہے علی المرتضےؓ کی ۔۔۔ نظام شرع و دین فاروق اعظمؓ
تو صدر بزم اہل بیتؓ و اصحابؓ ۔۔۔ امام الصادقین فاروق اعظمؓ
تجھے چمگادڑیں کس طرح دیکھیں ۔۔۔ تو ہے شمس مبین فاروق اعظمؓ
ترا منکر ہو، اور جنت میں جائے ۔۔۔ نہیں ہرگز نہیں فاروق اعظمؓ

ترا ادنی عقیدت مند سلمان
تو ہے سردار دین فاروق اعظمؓ

(بشکریہ خدام الدین لاہور)

●●●●●●●●

مومن کی پہچان

تحریر= شہادت علی طاہر جھنگوی

مرسلہ حافظ محمد ادریس قاسمی خیرپور ٹامیوال

مصائب میں نہ گھبرانا یہی مومن کی پہچان ہے
سم ہس کے جو سہ جائے وہی کامل مسلمان ہے

کئے ہر دور میں باطل نے حق والوں پہ ظلم و ستم
مگر ہرگز نہیں چھوڑا کبھی مسلم نے میداں ہے

بھڑکتی آگ پہ جلتا رہا حضرت بلال حبشیؓ
موقف پر قائم رہا بہت مضبوط ایماں ہے

سمیہؓ ہو گئی ٹکڑے کلیجہ دیکھ حمزہؓ کا
زنیرہؓ کی گئی آنکھیں کہاں یہ دین آساں ہے

گزارا گو کیا شعب ابی طالب میں پتوں پر
صحابہؓ نے نہیں چھوڑا رسول اللہ کا داماں ہے

جنازہ ابو حنیفہ کا بالاخر جیل سے نکلا
تلے کوڑوں کے احمد بن حنبل کی گئی جان ہے

سنو دنیا کے مسلمانو اور صحابہؓ کے پروانو
صحابہؓ دے گئے جانیں کیا گھر مال قرباں ہے

صحابہؓ کے سپاہی ہو تو جھیلوں سختیاں ہنس کر
گزر جائیگی شام غم سحر ہونے کا امکاں ہے

بیعت جھنگوی سے کی تم نے محبت کا ہو دم بھرتے
وفادارو نبھاؤ جو کیا تھا عہد و پیماں ہے

ذرا ایثارؒ کے ایثار کو تو جھانک کر دیکھو
تو کہاں خاک اوکاڑہ ہے ہوا کس جاں پہ قربان ہے

کراچی سے چلا طارق جلا دی کشتیاں آ کر
اگر سمجھو تو جھنگ والو یہ کتنا اسکا احساں ہے

ادا حق جانشینی کا ہے فاروقی نے کر چھوڑا
یہ وہ بحر دلائل ہے کہ خائف جس سے ایراں ہے

مشن ایثارؒ نے جھنگوی کا پہنچایا اسمبلی میں
اے اعظم تیرے کیا کہنے اسمبلی آج لرزاں ہے

اے ناموس صحابہؓ کے اسیرو حوصلہ رکھنا
مصر کی قید کے بدلے ہی ملتا تاج شاہاں ہے

اے واہ جذبہ میرے مزدور و تاجر کا کسانوں کا ملازم کا
یہی طرز مسلماں ہے یہی شیوۂ مرداں ہے

گرانٹیں روک لینے سے یا جیلوں گولیوں سے ہم
مشن کو چھوڑ جائیں گے حکومت کتنی ناداں ہے

Scanned with Ca

اظہار تشکر

۱۸ جون ۱۹۹۳ء بروز جمعۃ المبارک کو مظلومؓ مدینہ کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والے علماء کرام، بریلوی، دیو بندی، اہلحدیث اور عوام الناس کارکنان سپاہ صحابہؓ جو پابندی کے باوجود ظلم و ستم سہتے ہوئے ڈی گراؤنڈ میں مظلوم مدینہ داماد رسولؐ امام المسلمین خلیفہ سوئم سیدنا عثمان غنیؓ کو خراج تحسین پیش کرنے ڈی گراؤنڈ تشریف لائے۔

قائد سپاہ صحابہؓ جانشین امیر عزیمت حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب چیئرمین سپریم کونسل سپاہ صحابہؓ پاکستان حضرت مولانا محمد ضیاء القاسمی صاحب اور محرک ناموس صحابہؓ بل حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب ایم این اے جھنگ چودھری سلطان محمود وائس چیئرمین بلدیہ جھنگ جن کی قیادت میں ڈی گراؤنڈ جلوس داخل ہوا۔

ہم ان اہالیان پیپلز کالونی جماعت کے قائدین اور ڈی گراؤنڈ میں تشریف لانے والے ہزاروں عوام کو سلام پیش کرتے ہیں جنہوں نے انتظامیہ کے جبر کو سہتے ہوئے صحابہؓ کرام کے غلاموں کے ساتھ تعاون کیا مشن حق نواز جھنگوی شہیدؒ کی آواز حق انشاء اللہ آئندہ سال ذوالحج میں دوسری سالانہ مظلومؓ مدینہ کانفرنس ڈی گراؤنڈ میں بلند کی جائے گی۔

منجانب: کنوینر تحصیل فیصل آباد محمد زبیر بٹ پیپلز کالونی یونٹ ڈی گراؤنڈ

Scanned with Car

Scanned with Ca